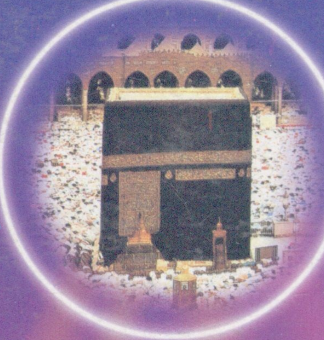


وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ

اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دعا مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا

آدابُ الدُّعاء والدَّواء

زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق مستند دعائیں

اور دعا سے علاج کا مسنون طریقہ

صحیح احادیث کی روشنی میں

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبدالخالق محمد صادق

نظر ثانی

محقق العصر فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ (سورۃ غافر)

اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ تم مجھ سے دُعا مانگو، میں تمہاری دُعائیں قبول کروں گا

لَيْسَ شَيْءٌ أَكْرَمَ عَلَى اللهِ تَعَالَى مِنَ الدُّعَاءِ

اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعا سے زیادہ کوئی چیز قابلِ قدر نہیں

آداب الدُّعاء والدَّواء

زندگی کے ہر شعبہ سے متعلق مستند دعائیں اور دعا سے علاج کا مسنون طریقہ

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبد الخالق محمد صادق حفظہ اللہ

نظرثانی

محقق العصر فضیلۃ الشیخ ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ

طالب دعا: حاجی نذیر احمد

237- بی چاندنی چوک، ماڈل ٹاؤن، گوجرانوالہ

نام کتاب : آداب الدعاء والدواء

مؤلف : عبدالخالق محمد صادق

ناشر : حاجی نذیر احمد

ماڈل ٹاؤن۔ گوجرانوالہ

تعداد : 3600

تاریخ طباعت اکتوبر 2004ء رمضان 1425 ہجری

طبع : پنجم

اہتمام طباعت : انٹرنیشنل دارالسلام پرنٹنگ پریس لاہور

فون:042-7240024

ہر وہ آدمی جس نے اس کتاب کی طباعت و تیاری میں کسی بھی انداز سے حصہ لیا ہم اس کے شکر گزار ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو بمع والدین رحمت، برکت اور مغفرت سے نوازے۔ آمین

کتاب ہذا کو مفت تقسیم کے لیے شائع کرنے والے احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ فرمائیں

عبدالحی انصاری، ادارۃ العلوم الاثریہ، منٹگمری بازار، فیصل آباد

آفس فون:041-642724 گھر:041-635868

فہرست مضامین

تقریظ

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین وعلی الہ وصحبہ و من تبعھم باحسان الی یوم الدین' امابعد:

اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے جن وانس کو اپنی بندگی کے لئے پیدا کیا۔ اپنی بندگی اور عبادت کا حکم دیا اور یہی حکم اپنے انبیاء کرام کے ذریعہ اپنے بندوں کو پہنچایا۔ اسی عبادت کا ایک تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کی جائے۔ دعاء کے معنی ہیں پکارنا' سوال کرنا' مانگنا' طلب کرنا اور بلانا۔ دعاء سے گویا انسان اظہار بندگی کرتا ہے اپنی محتاجی اپنی ناتوانی اور بے کسی کا اعتراف کرتا ہے اور یہ اعتراف صرف زبان سے نہیں دل کی گہرائیوں سے کرتا ہے۔ گڑگڑاتا ہے دل کھول کر روتا اور عرق انفعال سے اپنا چہرہ و دامن تر کرلیتا ہے اور چیخ چیخ کر عرض کرتا ہے۔

الٰہی! شاہ تو ہے میں گدا ہوں
الٰہی! تو غنی اور میں بے نوا ہوں
الٰہی! تو غفور اور میں گنہگار
الٰہی! تو کریم اور میں گرفتار
الٰہی! تو قوی اور ناتواں میں
الٰہی! کہاں تو اور کہاں میں

دل و جان سے یہ اظہار بندگی' عبادت ہی نہیں بلکہ افضل العبادۃ بھی ہے۔ یہ مومن کا ہتھیار ہے۔ بے سہاروں کا سہارا ہے' بے وسیلہ لوگوں کی روحانی ڈھارس ہے۔ دیر ادھر سے ہے اس طرف سے نہیں۔

وہ تو فرماتا ہے کہ تم ایک بالشت میری جانب آؤ میں ایک ہاتھ تمہاری طرف آتا ہوں۔ تم چل کر آؤ میں بھاگ کر آتا ہوں۔ تم پکارو میں جواب دیتا ہوں۔ سونا کجا مجھے تو اونگھ نہیں آتی' اپنے بندے کی پکار کا منتظر رہتا ہوں۔ سب انس وجن کو ان کی خواہشات کے مطابق عطاء کردوں پھر بھی میرے خزانہ میں رتی بھر کمی نہیں آئے گی۔ اس لئے جو چاہو' جب چاہو' جیسے چاہو مجھ سے مانگو۔ نہیں مانگو گے تو ناراض ہو جاؤں گا۔ اس لئے بندہ مومن کو چاہئے کہ وہ ہر لحظہ اللہ تعالیٰ سے مانگے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کو دیکھئے جو "اعبدالناس" اور ہمارے لئے "اسوۂ حسنہ" ہیں۔ آپ کی دعائیں جیسا کہ اس مجموعہ "آداب الدعاء والدواء" میں آپ دیکھیں گے ہمہ وقت تھیں۔ بیداری کے وقت' صبح وشام' رات' دن' سفرو حضر' اٹھتے بیٹھتے' جلوت و خلوت میں دعائیں ہیں اور کوئی لمحہ دعاء سے خالی نہیں گویا پوری حیات طیبہ دعاء سے عبارت ہے۔ آپ کی انہی دعاؤں کو ہمارے فاضل بھائی مولانا عبدالخالق محمد صادق حفظہ اللہ نے ایک سلیقہ سے اس مجموعہ میں جمع کردیا ہے۔ میری دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کوشش کو قبول و منظور فرمائے۔ اپنے بندوں کو اس سے استفادہ کی توفیق بخشے اور اس مجموعہ کی طباعت میں بہرنوع تعاون کرنے والوں کے لئے صدقہ جاریہ بنائے۔ (آمین)

ارشادالحق اثری

8/12/98

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ رب العالمین فارج الھم کاشف الغم مجیب دعوۃ المضطرین القائل فی کتابہ وقال ربکم ادعونی استجب لکم۔ ان الذین یستکبرون عن عبادتی سید خلون جھنم داخرین۔ و صلی اللہ علی المبعوث رحمہ للعالمین القائل لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین ○ اما بعد۔

قانون فطرت ہے کہ محتاج اپنی حاجت براری اور مصیبت زدہ دکھ سے نجات پانے کے لئے اس کی طرف رجوع کرتا ہے جو اس کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کر سکے۔ فطرت سلیمہ تقاضا کرتی ہے کہ انسان اپنی تمام ضروریات اور مصائب و تکالیف کے وقت بارگاہ الٰہی میں اپنی عرضداشت اور درخواست پیش کرے چونکہ اسلام دین فطرت ہے اس لئے وہ ہمیں یہی تعلیم دیتا ہے کہ ہم جو مانگیں جب بھی مانگیں صرف اسی سے مانگیں وہ سوال کرنے پر خوش ہوتا ہے' فقیری و امیری میں اس سے مانگتے ہی رہنا چاہئے۔

اس دربار عالی میں اپنی معروضات پیش کرتے وقت دربار عالیشان کے آداب کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ پیش نظر رسالہ اسی غرض سے پیش خدمت ہے تاکہ ہم دعاء کرنے کے وہ آداب اور طریقے جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائے ہیں وہ معلوم کر سکیں اور ان کے مطابق اللہ کی بارگاہ میں اپنی درخواستیں پیش

کریں۔

گو اس موضوع پر بہت کچھ اور بہتر سے بہتر لکھا جا چکا ہے لیکن میں بھی اپنے برادر مکرم حاجی محمد یعقوب صاحب کے اصرار اور شیخ محترم عارف جاوید صاحب کی تشجیع پر اس کار خیر میں شریک ہونا چاہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دعاء گو ہوں کہ وہ اس حقیر سی محنت کو قبول فرمائے اور عامہ المسلمین کے لئے نفع مند بنائے۔ آمین

اس موضوع پر اردو ترجمہ کے ساتھ جو کتابیں میری نظر سے گزری ہیں ان میں سے حسن ترتیب اور خوبی تعبیر میں سب سے بہتر کتاب حضرت العلام مولانا عطاء اللہ حنیف رحمہ اللہ علیہ کی "پیارے رسول ﷺ کی پیاری دعائیں" ہے اور جامعیت اور صحت روایات کے اعتبار سے "حصن المسلم" جو کہ استاذ الاساتذہ شیخ الحدیث حافظ عبدالسلام بھٹوی صاحب کے انتہائی عمدہ ترجمہ کے ساتھ شائع ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام بزرگوں کو اس خدمت کا بہترین صلہ عطا فرمائے۔ آمین

پیش نظر رسالہ میں صرف صحاح و حسان احادیث ہی درج کی گئی ہیں حتی المقدور کوشش کی گئی ہے کہ کوئی ساقط عن الاعتبار روایت نقل نہ کی جائے اور اس سلسلے میں عصر حاضر کے محققین محدثین کرام کی تصحیح و تحسین پر اعتماد کیا گیا ہے چونکہ تخریج مقصود نہیں تھی اس لئے بعض مصادر و مراجع ذکر کرنے پر ہی اکتفا کیا گیا ہے۔

قارئین سے درخواست ہے اسے پڑھ کر جب بھی اپنے مالک کے حضور دست سوال دراز کریں تو اس وقت ہم فقیروں کو بھی یاد رکھیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کی دنیا و آخرت بہتر بنائے اور اپنی مرضیات کی توفیق بخشے۔ آمین

طالب دعاء

عبدالخالق محمد صادق

الکویت۔ ۱۹۹۸/۹/۲۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دعا کا مفہوم: دعاء عربی زبان کا لفظ ہے اور "دعا یدعو" سے مصدر ہے لغت عرب میں یہ لفظ کئی معنوں میں مستعمل ہے مثلاً

۱۔ سوال کرنا۔

۲۔ کسی کو پکارنا یا بلانا۔

۳۔ کسی کام کی ترغیب دلانا۔

۴۔ مدد طلب کرنا۔

۵۔ عبادت۔

شرعی مفہوم: حافظ ابن حجر رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ هُوَ اِظْهَارُ غَايَةِ التَّذَلُّلِ وَالْاِفْتِقَارِ اِلَى اللّٰهِ وَالْاِسْتِكَانَةِ لَهٗ" (فتح الباری ۱۱/۹۸)

"اللہ تعالیٰ کے حضور انتہائی عاجزی و انکساری اور محتاجگی ظاہر کرنے کا نام دعاء ہے۔"

اور علامہ مبارک "پوری فرماتے ہیں:

"اَلدُّعَاءُ هُوَ طَلَبُ الْاَدْنٰى بِالْقَوْلِ مِنَ الْاَعْلٰى شَيْئًا عَلٰى جِهَةِ الْاِسْتِكَانَةِ" (تحفۃ الاحوذی ۹/۲۱۸)

"کسی کمتر مانگت کا اپنے بزرگ و برتر آقا و مولیٰ سے نہایت عجز و فروتنی کے ساتھ کسی چیز کا سوال کرنا دعاء کہلاتا ہے۔"

مندرجہ بالا تعریفات سے چند امور کی وضاحت ہوتی ہے۔

دعاء: دعاء کی دو قسمیں ہیں۔

(الف) دعا مسألہ: یعنی اللہ تعالیٰ سے کسی چیز کا سوال کرنا مثلاً اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ۔ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کہ اے اللہ! میرے گناہ بخش دے۔ میرے پروردگار! میرے علم میں اضافہ فرما' وغیرہ۔

(ب) دعائے عبادت: جیسا کہ ایمان' عبادت اور تمام قسم کے نیک اعمال اور گناہوں سے اجتناب کی دعاء کرنا وغیرہ۔

2۔ مَدْعُوّ: (جس سے دعا کی جائے) میں چند صفات کا پایا جانا ضروری ہے۔

(۱) **الوجود:** یعنی جسے پکارا جائے وہ قائم بالذات اور واجب الوجود ہو یعنی اپنے وجود میں کسی کا محتاج نہ ہو۔

(۲) **الغنیٰ:** جسے پکارا جائے وہ صاحب غنی ہو اور کسی کا محتاج نہ ہو' کیونکہ جو خود محتاج ہو وہ کسی کا مطالبہ کیسے پورا کرے گا۔

(۳) **السمع:** جسے پکارا جائے اس میں ہمیشہ ہر کسی کی ہر بات سننے کی صلاحیت ہو کیونکہ جو کسی سائل کا سوال سن ہی نہ سکتا ہو وہ اس کی حاجت اور ضرورت کیسے پوری کرے گا؟

(۴) **الکرم:** یعنی جس سے سوال کیا جائے وہ سخی اور کریم ہو کیونکہ بخیل سے سوال کرنا بے سود ہے وہ تو اپنے لئے خرچ نہیں کرتا دوسرے کو کیا دے گا۔

(۵) **الرحمة:** جس سے دعاء کی جائے وہ ارحم الراحمین ہو کیونکہ سنگدل سے مانگنا جو کہ ٹس سے مس تک نہ ہوتا ہو' فضول ہے۔

(۶) **القدرة:** یعنی جس سے مانگا جائے وہ دینے اور حاجت پوری کرنے پر قادر ہو اس لئے کہ عاجز اور بے چارہ سے مانگنا عبث ہے کیونکہ وہ کچھ کر ہی نہیں سکتا۔

(۷) **الارادة والاختیار:** جس سے مانگا جائے وہ خود مختار ہو' کسی سے

اجازت لینے یا مشورہ کرنے کا پابند نہ ہو بلکہ اپنی مرضی سے جسے چاہے' عطا کرے کوئی اس سے پوچھنے والا نہ ہو۔

ذرا غور فرمایئے کہ مذکورہ بالا تمام صفات سے صرف اور صرف اللہ رب العزت کی ذات بابرکات متصف ہے لہٰذا دعاء بھی صرف اللہ تعالیٰ ہی سے کرنی چاہئے۔

دعاء کی فضیلت و اہمیت: دعاء اللہ رب العزت کے تقرب کا بہت بڑا وسیلہ' مشکلات و مصائب میں مومن کا سب سے قیمتی ہتھیار اور خیر و برکات کے حصول کا سب سے اعلیٰ ذریعہ ہے۔ اس کی اہمیت اسی سے ظاہر ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے اس کی ترغیب دلائی اور اپنے سے مانگنے کا حکم دیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْ أَسْتَجِبْ لَكُمْ۔" (غافر:٦٠)

"اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے مانگو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔" نیز فرمایا: وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَإِنِّيْ قَرِيْبٌ أُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔" (البقرۃ=١٨٦)

اور (اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم) جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق دریافت کریں تو انہیں فرمایئے کہ میں ان سے بہت ہی قریب ہوں' جب بھی کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی پکار سنتا ہوں لہٰذا میرے بندوں کو چاہئے کہ وہ میرے حکم مانیں اور مجھ پر ایمان رکھیں تاکہ رشد و ہدایت پاسکیں۔"

اور اپنے تئیں دعاء سے مستغنی خیال کرنے والوں اور غرور و تکبر کی بناء پر

اپنے رب سے سوال نہ کرنے والوں کے بارے میں وعید شدید ہے۔

"اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دَاخِرِیْنَ۔" (غافر=٦٠)

"بے شک وہ لوگ جو گھمنڈ میں مبتلا ہو کر مجھ سے دعاء نہیں کرتے وہ ذلیل و بے آبرو ہو کر جہنم میں جائیں گے۔"

فرامین رحمت عالم ﷺ: 1۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"لَیْسَ شَیْءٌ اَکْرَمَ عَلَی اللّٰهِ تَعَالٰی مِنَ الدُّعَاءِ۔

(صحیح سنن الترمذی ۱۳۸/۳، صحیح الجامع الصغیر و صحیح الادب المفرد)

"اللہ تعالیٰ کے ہاں دعاء سے زیادہ قابل قدر کوئی چیز نہیں۔"

2۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

" لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ اِلَّا الْبِرُّ۔" (صحیح سنن الترمذی ص۱۷۴۳)

"دعاء سے قضاء ٹلتی اور نیکی سے عمر میں برکت ہوتی ہے۔"

3۔ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّهُ مَنْ لَّمْ یَسْأَلِ اللّٰهَ یَغْضَبْ عَلَیْهِ۔" (صحیح سنن الترمذی ۳۶۱۳، ابن ماجہ ۳۸۲۷)

"جو اللہ سے سوال نہ کرے اللہ تعالیٰ اس سے ناراض ہوتے ہیں۔" کسی نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے

ؔ اَلرَّبُّ یَغْضَبُ اِنْ تَرَکْتَ سُؤَالَہٗ

وَ بَنِیْ آدَمَ حِیْنَ یُسْأَلُ یَغْضَبُ

"رضائے رحمان ہے پیہم سوال میں

رضائے انسان ہے عدم سوال میں"

یعنی خالق اور مخلوق میں یہی فرق ہے کہ خالق سے مانگا جائے تو وہ خوش ہوتا ہے اور مخلوق سے مانگا جائے تو وہ ناراض ہوتی ہے۔

سوال: اگر تقدیر اٹل ہے یعنی جو کچھ مقدر میں لکھا ہے ہو کر رہے گا تو پھر دعاء کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

جواب: قادر مطلق نے کتاب تقدیر میں بعض اشیاء کو اسباب کے ساتھ معلق اور مرتبط کیا ہے یعنی تقدیر میں لکھا جاچکا ہے اگر فلاں شخص اس سبب کو اختیار کرے گا تو فلاں چیز حاصل کرے گا اور نہیں کرے گا تو حاصل نہیں کرسکے گا۔ مثلاً اگر کھائے پیئے گا تو پیٹ بھرے گا ورنہ بھوکا رہے گا' اولاد کے حصول کے لئے شادی کرے گا اور بیوی سے مقاربت کرے گا تو اولاد مل جائے گی ورنہ نہیں۔ زمین میں بیج کاشت کرے گا تو کھیتی یا پودے اگیں گے اگر نہیں کرے گا تو محروم رہے گا' جانور کو ذبح کرے گا تو اس کی روح نکلے گی وگرنہ زندہ رہے گا اسی طرح جنت اور دوزخ کا حصول نیک و بد اعمال سے مربوط ہے۔ الغرض مسببات کو جن اسباب سے معلق کیا گیا ہے ان میں سے دعاء بہت قوی اور مضبوط سبب ہے۔ جس طرح کھانے اور پینے کے فوائد کا انکار ناممکن ہے اسی طرح دعاء کی تاثیر اور فوائد کا انکار بھی نہیں کیا جاسکتا۔ لہٰذا اگر کسی کے مقدر میں تکلیف لکھی جاچکی ہے۔ تو ساتھ یہ بھی لکھا جاچکا ہے کہ اگر یہ شخص دعاء

کرے گا تو اس کی تکلیف رفع ہو جائے گی تو گویا کہ تکلیف کا آنا اور دعاء کرنا دونوں چیزیں تقدیر میں لکھی جاچکی ہیں۔ وگرنہ اگر دعاء کرنا بے فائدہ اور بے سود ہوتا تو اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا حکم ہی نہ دیتے۔ یہی نظریہ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا جیسا کہ مشہور واقعہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنے دور خلافت میں شام کی طرف جارہے تھے۔ راستے میں اطلاع ملی کہ شام میں طاعون کی بیماری پھیل چکی ہے۔ تو آپ ؓ نے صحابہ کرام ؓ سے مشورہ کیا تو بعض نے کہا کہ ضرور جانا چاہیے وہی ہو گا جو تقدیر میں لکھا جاچکا ہے، بعض نے کہا واپس پلٹ جانا چاہیے تو اسی اثناء میں حضرت عبدالرحمان بن عوف جو پیچھے رہ چکے تھے پہنچ گئے تو انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سنایا کہ جس شہر میں طاعون پھیل جائے وہاں کے باسیوں کو شہر سے باہر نہیں آنا چاہیے اور باہر والے لوگوں کو شہر میں نہیں جانا چاہیے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے واپسی کا حکم دیا تو حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے کہا "افرار من قدر اللہ" کہ اللہ کی تقدیر سے بھاگ رہے ہو؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا نَفِرُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ تَعَالٰى اِلٰى قَدَرِ اللّٰهِ تَعَالٰى" کہ جس طرح وہاں طاعون کی بیماری تقدیر میں لکھی ہوئی تھی اسی طرح ہمارا واپس پلٹنا بھی تقدیر میں لکھا ہوا ہے۔ (بخاری و مسلم) اور قرآن بھی اسی عقیدے کی تائید کرتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"يَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَ يُثْبِتُ وَ عِنْدَهٗۤ اُمُّ الْكِتٰبِ۔" (الرعد: ۳۹)

"اللہ جس کو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جسے چاہتا ہے باقی رکھتا ہے اور لوح محفوظ اسی کے پاس ہے۔"

لہٰذا تقدیر میں لکھا جاچکا ہے کہ دعاء کے ذریعے یہ بلاء دُور ہوگی اس لئے دعاء کرنا تقدیر کے خلاف نہیں۔

ایک شبہ: جب انسان کے احوال و ظروف اور ضروریات کا اللہ تعالیٰ کو پہلے ہی علم ہے تو دعاء کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو ان سے آگاہ کرنا سوء ادبی اور تحصیل حاصل ہے۔

جواب: بعض صوفی حضرات سیدنا ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی طرف منسوب اسرائیلی روایت "حَسْبِیْ مِنْ سُؤَالِیْ عِلْمُہٗ بِحَالِیْ" "یعنی اللہ تعالیٰ کا میرے حال سے واقف ہونا ہی میرے سوال کرنے کو کافی ہے" سے استدلال کرتے ہوئے دعاء کرنے کو گستاخی اور اپنے رب سے سوال کرنے کو سوء ادبی قرار دیتے ہیں لیکن ان کا یہ نظریہ کئی وجوہ سے درست نہیں۔

☆ .... ایک تو یہ روایت بے اصل، موضوع اور من گھڑت ہے جس کو بنیاد بنانا قطعاً ناجائز ہے۔ (دیکھئے سلسلہ الاحادیث الضعیفہ ۱/۴۷)

☆ .... خود ابراہیم علیہ السلام اور دیگر انبیاء علیہم السلام کی دعائیں قرآن کریم میں مذکور ہیں جن میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی اور انکساری کا اظہار کرتے ہوئے اپنی ضروریات اور حاجات پیش کیں۔ مثلاً ابراہیم علیہ السلام کی دعاء:

"رَبَّنَا اِنِّیْ اَسْکَنْتُ مِنْ ذُرِّیَّتِیْ بِوَادٍ غَیْرِ ذِیْ زَرْعٍ عِنْدَ بَیْتِکَ الْمُحَرَّمِ رَبَّنَا لِیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ فَاجْعَلْ اَفْئِدَۃً مِّنَ النَّاسِ تَھْوِیْ اِلَیْھِمْ وَارْزُقْھُمْ مِّنَ الثَّمَرَاتِ

لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ" (ابراہیم=۳۷)

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعاء ہے کہ:

"وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗٓ اَنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ۔" (الانبیاء=۸۳)

"اور ایوب علیہ الصلوۃ والسلام نے جب اپنے رب کو پکارا کہ بلاشبہ مجھے تکلیف پہنچی ہے اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔"

اسی طرح دیگر انبیاء علیہم السلام کی دعاؤں کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے۔

☆ .... دعاء کا مطلب اللہ تعالیٰ کو اپنے احوال سے آگاہ کرنا نہیں ہوتا کیونکہ وہ تو "يَعْلَمُ السِّرَّ وَاَخْفٰى" (طٰہٰ=۷) "ہر چھپی ہوئی اور پوشیدہ چیز کو جانتا ہے" بلکہ دعاء تو ایک عبادت ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور انسان اس کے ذریعے اللہ کے حضور عاجزی اور بے چارگی کا اظہار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے حاجت براری اور مشکلات آسان کرنے کا سوال کرتا ہے لہٰذا ایسے شبہات میں الجھ کر دعاء جیسی اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبادت سے محروم ہونا محرومی قسمت اور سیاہ بختی ہوگی۔

آداب دعاء: بارگاہ الٰہی میں پیشی کے وقت سائل کے لئے ضروری ہے کہ وہ دربار الٰہی میں حاضری کے آداب ملحوظ رکھے اور مندرجہ ذیل آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی معروضات اور گزارشات اپنے ارحم الراحمین، خالق و مالک کے سامنے پیش کرے۔

۱۔ وضوء: دعاء کرنے سے پہلے وضوء کرنا مستحب ہے یعنی بہتر ہے کہ باوضوء ہو کر دعا کی جائے جیسا کہ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حنین فتح کرلیا تو آپ نے ابو عامر رضی اللہ عنہ کی قیادت میں ایک لشکر اوطاس کی طرف بھیجا جہاں ان کا مقابلہ درید بن صمہ سے ہوا جو قتل ہوگیا اور اس کے ساتھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے شکست فاش کا شکار ہوئے۔ اس لشکر میں' میں بھی ابو عامر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا حضرت ابو عامر کے گھٹنے میں تیر پیوست ہوچکا تھا جسے میں نے نکالا جس کی وجہ سے ان کا بہت زیادہ خون بہا جو کہ بند نہیں ہو رہا تھا تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ آپ جایئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے اور درخواست کیجئے کہ آپ میرے لئے دعاء فرمائیں۔ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ان کی التجاء عرض کی تو "فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ اَبِيْ عَامِرٍ۔"

(مسلم مع نووی ۱۶/۵۹۔۶۰' والبخاری مع الفتح ۱۱/۱۳۹)

"تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی منگوا کر وضوء فرمایا پھر ہاتھ اٹھا کر دعاء فرمائی کہ اے اللہ! ابو عامر رضی اللہ عنہ کو بخش دے۔"

۲۔ استقبال قبلہ: یعنی دعاء کرتے وقت قبلہ رخ ہونا۔

استقبال قبلہ سے متعلق بہت سی احادیث مبارکہ وارد ہیں جن میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں۔

✹... نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب جمرہ اولیٰ کو کنکریاں مارنے سے فارغ ہوتے تو چند قدم آگے بڑھتے " فَوَقَفَ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ يَدْعُوْ۔ الخ" (صحیح سنن النسائی ۲/۶۴۵ حدیث ۲۸۸۸)

"کہ آپ قبلہ رو کھڑے ہوئے اور ہاتھ اٹھا کر دعاء کی۔

٭... حضرت عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز استسقاء (بارش) کے لئے باہر کھلے میدان میں تشریف لے گئے۔ "وَاَنَّهٗ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّدْعُوَ اِسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَحَوَّلَ رِدَاءَهٗ" "آپ دعاء کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ کر لیتے اور اپنی چادر مبارک کا پہلو بدل لیتے تھے۔ (البخاری مع الفتح و مسلم)

۳۔ ہاتھ اٹھانا: دعاء میں ہاتھ اٹھانے سے متعلق احادیث تواتر کی حد تک پہنچ چکی ہیں بطور مثال چند ایک کا ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱)... عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "اِنَّ رَبَّكُمْ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى حَيِيٌّ كَرِيْمٌ يَسْتَحْيِيْ مِنْ عَبْدِهٖ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ اِلَيْهِ اَنْ يَرُدَّهُمَا صِفْرًا"۔

"حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک تمہارا پروردگار بہت زیادہ شرم رکھنے والا باحیا سخی ہے جب اس کا بندہ ہاتھ اٹھا کے اس کے حضور التجاء کرتا ہے تو اسے حیاء آتی ہے کہ وہ اپنے بندے کے ہاتھ خالی لوٹائے۔

(۲)... دعاء کرتے وقت ہتھیلوں کا رخ اپنی طرف کرنا چاہیے۔ حضرت سائب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔ "كَانَ اِذَا سَأَلَ اللّٰهَ جَعَلَ بَاطِنَ كَفَّيْهِ اِلَيْهِ" (صحیح الجامع الصغیر ۲/ ۸۶۳ ح ۴۷۲۳)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعاء فرماتے تو ہتھیلیوں کا اندرونی حصہ اپنی طرف کر لیتے۔"

(۳)... سوال کرتے وقت ہاتھ کندھوں کے برابر تک اٹھانے چاہئیں۔ حضرت ابن

عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

"اَلْمَسْأَلَةُ اَنْ تَرْفَعَ يَدَيْكَ حَذْوَ مَنْكِبَيْنِ اَوْ نَحْوُهُمَا۔" صحیح۔ ابوداود)

"سوال کے آداب میں سے ہے کہ تم اپنے دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر یا ان کے قریب تک اٹھاؤ۔"

(۴)... دعاء شروع کرنے سے پہلے یا دعاء ختم کرنے کے بعد چہرے پر ہاتھ پھیرنا کسی مرفوع صحیح حدیث سے ثابت نہیں ہے۔ ہاں بعض علماء نے اسے مستحب کہا ہے۔

۴۔ حمد و ثناء اور درود و سلام: دعاء کا آغاز اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء سے کرنا چاہئے جی بھر کر اللہ تعالیٰ کی تحمید و تمجید کرنے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر درود بھیجنا چاہئے چنانچہ حضرت فضالہؓ بن عبید فرماتے ہیں کہ:

سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَدْعُوْ فِيْ صَلَاتِهِ لَمْ يُمَجِّدِ اللّٰهَ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "عَجِلَ هٰذَا" ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ اَوْلِغَيْرِهِ "اِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيْدِ رَبِّهِ جَلَّ وَعَزَّ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ يَدْعُوْ بِمَا شَاءَ" (ابوداؤد)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز میں دعاء کرتے ہوئے سنا جس نے نہ تو اللہ کی بزرگی بیان کی اور نہ ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا تو آپ نے فرمایا کہ "اس نے جلد بازی سے کام لیا ہے" پھر اسے بلایا اور اس سے یا کسی دوسرے

سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ جب بھی کوئی دعاء کرنا چاہے تو اسے چاہئے کہ وہ اللہ عزوجل کی حمد و ثناء سے آغاز کرے پھر مجھ پر درود بھیجے پھر جو چاہے دعاء کرے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "كُلُّ دُعَاءٍ مَحْجُوبٌ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" (السلسلۃ الصحیحۃ ح ۲۰۳۵)

"کوئی دعاء اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجا جائے۔

۵۔ استغفار: حمد وثناء اور درود و سلام کے بعد انسان کو چاہئے کہ رب کریم کے حضور اپنی خطاؤں اور گناہوں کا اعتراف کرے' اپنے کئے پہ اشک ندامت بہائے اور سچی توبہ کرتے ہوئے بخشش کا خواستگار ہو کیونکہ جب کوئی گنہگار اپنے رب کے حضور گناہوں کا اعتراف کرے تو اللہ تعالیٰ خوش ہوتے اور فرماتے ہیں کہ آخر میرے بندے کو علم ہے کہ میرا کوئی مالک و خالق ہے جو میرے اعمال سے واقف اور بخشش دینے پر قادر ہے اسی لئے تو لجاجت اور منت و سماجت کر رہا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا "إِنَّ عَبْدًا أَصَابَ ذَنْبًا"۔ رُبَّمَا قَالَ: أَذْنَبَ ذَنْبًا فَقَالَ: رَبِّ أَذْنَبْتُ ذَنْبًا' وَرُبَمَا قَالَ: أَصَبْتُهُ' فَاغْفِرْ' فَقَالَ رَبُّهُ' أَعَلِمَ عَبْدِيْ أَنَّ لَهُ رَبًّا يَغْفِرُ الذَّنْبَ وَ يَأْخُذُ بِهِ؟ غَفَرْتُ لِعَبْدِيْ...... الخ" (البخاری مع الفتح ۱۳/ ۴۷۴)

"بے شک جب کوئی بندہ گناہ کا ارتکاب کرتا اور پھر اپنے رب کے حضور اعتراف کر لیتا ہے کہ اے میرے پروردگار! مجھ سے فلاں جرم ہوا تو مجھے معاف

فرمادے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ کیا میرے بندے کو علم ہے کہ اس کا کوئی مالک ہے جو اس کی سرزنش یا بخشش پہ قادر ہے؟ جاؤ میں نے اپنے اس بندے کے گناہوں پہ معافی کا قلم پھیر دیا۔"

٦۔ پہلے اپنے لئے سوال کرنا: دعاء کرنے والے کو چاہئے کہ اپنی حاجات اور ضروریات اللہ کے سامنے پیش کرے اور سب سے پہلے اپنے لئے سوال کرے اور پھر اپنے والدین' اہل و عیال' عزیز و اقارب' اساتذہ کرام اور دوست احباب کے لئے دعاء کرے اور پھر عام مسلمانوں کے لئے دعاء کرے۔

جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے جدالانبیا حضرت ابراھیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی دعاء ذکر فرمائی۔ "رَبَّنَا اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ۔" (ابراھیم:۴۱)

"اے ہمارے رب قیامت کے روز مجھے' میرے والدین اور تمام اہل ایمان کی بخشش فرما۔" اور اسی طرح اول الرسل حضرت نوح علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام کی دعاء کا ذکر فرمایا۔ "رَبِّ اغْفِرْلِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَ لِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ"۔

"اے میرے پروردگار مجھے میرے والدین اور میرے گھر میں داخل ہونے والے اہل ایمان اور عام مومنین حضرات و خواتین کو بخش دے۔"

انبیاء علیھم السلام کی مذکورہ بالا دعاؤں سے واضح ہوتا ہے کہ پہلے اپنے لئے' پھر والدین پھر خاص لوگوں پھر عام مومنوں کے لئے دعاء کی جائے۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی امت کو یہی طریقہ سکھلایا ہے چنانچہ

حضرت ابی بن کعب سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ إِذَا ذَکَرَ أَحَدًا فَدَعَا لَہٗ بَدَأَ بِنَفْسِہٖ۔ (صحیح سنن الترمذی=۳۶۹۶)

"کہ رسول اکرم ﷺ جب کسی کو یاد فرماتے اور اس کے لئے دعاء فرماتے تو پہلے اپنے لئے دعاء کرتے پھر اس کے لئے۔"

۷۔ عزیمت اور سنجیدگی: دعاء کرنے والے کو پر عزم اور سنجیدہ ہونا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے مانگتے وقت یہ نہیں کہنا چاہئے کہ اللہ تو چاہے تو عطا کردے نہ چاہے تو تیری مرضی' اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے وغیرہ بلکہ اصرار اور لجاجت کے ساتھ اللہ سے دعاء کرے کہ اے اللہ تو ارحم الراحمین ہے میرے گناہ کتنے ہی زیادہ کیوں نہ ہوں لیکن تیری رحمت ان سے کہیں زیادہ وسیع ہے تو میرے گناہوں کی طرف نہ دیکھ اپنی رحمت کی وسعت کی طرف دیکھ اور مجھے معاف کردے۔ اے اللہ! میرا تیرے سوا کوئی نہیں جس کے سامنے اپنی مشکلات اور پریشانیاں بیان کروں اور اپنی فقیری و محتاجگی میں اس سے مدد مانگوں اے اللہ تیرے خزانے بہت وسیع ہیں مجھے اپنی رحمت سے مالا مال کردے۔ اور اس عزم کے ساتھ دعاء کرے کہ جو مانگ رہا ہے اللہ سے لے ہی چھوڑے گا جیسا کہ حدیث پاک میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا دَعَا أَحَدُکُمْ فَلَا یَقُلْ: اَللّٰہُمَّ اغْفِرْلِیْ إِنْ شِئْتَ وَلٰکِنْ لِیَعْزِمِ الْمَسْأَلَۃَ وَلْیُعْظِمِ الرَّغْبَۃَ فَإِنَّ اللّٰہَ لَا یَتَعَاظَمُہٗ شَیْءٌ أَعْطَاہُ۔

(البخاری مع الفتح ۱۱/۱۴۴ و مسلم واللفظ لہ ۴/۲۰۶۳)

اور بخاری شریف میں "فَإِنَّهُ لَا مُسْتَكْرِهَ لَهُ" اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں "فَإِنَّهُ لَا مُكْرِهَ لَهُ" کے الفاظ ہیں۔

"تم میں سے جب بھی کوئی دعاء کرے تو اسے یوں نہیں کہنا چاہیے کہ اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف کردے بلکہ پر عزم طریقے سے اور کامل رغبت سے دعاء کرنی چاہیے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز مستحیل نہیں ہے کہ دے نہ سکے اور اسے دینے سے کوئی روک بھی نہیں سکتا۔

۸۔ اصرار و تکرار: دعاء میں ایک ایک سوال اور جملہ کئی کئی بار دھرانا چاہیے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "إِذَا سَأَلَ أَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَإِنَّهُ يَسْأَلُ رَبَّهُ" (صحیح الجامع الصغیر ۱/۱۶۳ حدیث ۵۹۱)

"کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی جب بھی دعاء کرے تو اللہ سے بتکرار سوال کرے کیونکہ وہ اپنے رب سے مانگ رہا ہے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی طویل حدیث میں ہے "كَانَ إِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَإِذَا سَأَلَ سَأَلَ ثَلَاثًا" (مسلم مع النووی ۱۲/۱۵۲)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعاء فرماتے تو ایک بات تین تین بار دھراتے اور ایسے ہی جب آپ سوال فرماتے تو تین تین بار دھراتے تھے۔

۹۔ پر تکلف جملہ سازی سے اجتناب: چونکہ قافیہ و ردیف کا اہتمام خشوع و خضوع اور یکسوئی کے منافی ہے اس لئے دعاء کرتے وقت باتکلف مسجع و مقفی کلام سے گریز کرنا چاہیے۔

حضرت عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا " فَانْظُرِ السَّجْعَ مِنَ الدُّعَاءِ فَاجْتَنِبْهُ فَإِنِّيْ عَهِدتُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَصْحَابَهُ لَا يَفْعَلُوْنَ إِلَّا ذٰلِكَ الْإِجْتِنَابَ"۔

(البخاری مع الفتح ۱۱/۱۴۳ ح ۶۳۳۷)

"دعاء میں یہ تکلف سجع (یعنی موزون کلام) سے اجتناب کیجئے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس سے گریز کرتے دیکھا ہے۔ لیکن اگر بغیر مقصد یا تکلف سے مقفی و مسجع عبارت کے مشابہ کلام یا جملے منہ سے نکل جائیں تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

۱۰۔ ادب اور تواضع: انسان چونکہ ملک الملوک، خالق ارض و سما اور رب کائنات کے دربار عالی میں مانگت اور فقیر بن کر حاضر ہوتا ہے لہٰذا اسے دربار عالیشان کے آداب اور مالک کائنات کی خدمت میں حاضری کے اطوار بجا لانے چاہیں اور خود اللہ رب العزت نے ہمیں یہ آداب سکھائے ہیں۔ ارشاد باری ہے:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً۔ (الاعراف:۵۵)

"اپنے رب کو گڑگڑا کر اور چپکے سے پکارو۔"

۱۱۔ حضور قلب: یعنی دعاء کے وقت انسان کا دل حاضر ہونا چاہیئے اور دل سے دعاء کرے ایسا نہ ہو کہ زبان پہ دعاء ہو اور دل کہیں اور۔ اللہ تعالیٰ ایسی دعاء قبول نہیں فرماتے۔ نبی ﷺ نے فرمایا:

وَاعْلَمُوْا أَنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءً مِنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاهٍ (حسن السلسلۃ الصحیحہ ۵۹۴)

"جان لیجئے! اللہ تعالیٰ غافل اور لاپرواہ دلوں کی دعاء قبول نہیں فرماتے۔"

۱۲۔ یقین کامل: انسان کا یقین کامل ہو' کہ وہ جس مالک کو پکار رہا ہے وہ اس کی پکار ضرور سنے گا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اُدْعُوا اللّٰهَ وَاَنْتُمْ مُوقِنُونَ بِالْاِجَابَةِ (حسن' الترمذی)

"اللہ سے مانگو اس حال میں کہ تمہیں قبولیت کا پورا یقین ہو۔"

۱۳۔ جامع کلمات: دعاء جامع الفاظ میں ہونی چاہیے جیسا کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَحِبُّ الْجَوَامِعَ مِنَ الدُّعَاءِ وَيَدَعُ مَاسِوَا ذٰلِكَ ۔

(صحیح' ابو داؤد و احمد)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاء میں جامع الفاظ کو پسند فرماتے اور غیر جامع دعاء نہیں کرتے تھے۔"

۱۴۔ رونا اور آنسو بہانا: دعاء کے دوران اللہ کی بارگاہ میں آنسو بہانا مسنون ہے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن عمرو بن عاص سے مروی ہے:

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَلَا قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ (رَبِّ اِنَّهُنَّ اَضْلَلْنَ كَثِيْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِيْ فَاِنَّهٗ مِنِّيْ) وَ قَوْلَ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ (اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ) فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَ

قَالَ اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ وَبَکٰی فَقَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَا جِبْرِیْلُ اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَبُّکَ اَعْلَمُ فَسَلْہُ مَا یُبْکِیْہِ؟ فَاَتَاہُ جِبْرِیْلُ فَسَاَلَہٗ فَاَخْبَرَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَا قَالَ' وَ ھُوَ اَعْلَمُ' فَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی' یَا جِبْرِیْلُ! اِذْھَبْ اِلٰی مُحَمَّدٍ فَقُلْ اِنَّا سَنُرْضِیْکَ فِیْ اُمَّتِکَ وَلَا نَسُوْءُکَ ۔ (مسلم)

"کہ نبی اکرم ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام کے متعلق اللہ تعالیٰ کے قول کہ انہوں نے کہا تھا رَبِّ اِنَّھُنَّ اَضْلَلْنَ کَثِیْرًا مِّنَ النَّاسِ فَمَنْ تَبِعَنِیْ فَاِنَّہٗ مِنِّیْ) اور عیسیٰ علیہ السلام کے قول (اِنْ تُعَذِّبْھُمْ فَاِنَّھُمْ عِبَادُکَ وَ اِنْ تَغْفِرْلَھُمْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ) تلاوت کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعاء فرمانے لگے "اے اللہ! میری امت' میری امت" اور یہ کہتے ہوئے رو دیئے تو اللہ تعالیٰ نے حالانکہ و سب کچھ جانتا ہے۔ جبریل امین علیہ السلام سے کہا کہ محمد ﷺ کی پاس جایئے اور ان سے رونے کا سبب دریافت کیجئے۔ جبریل امین علیہ السلام حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے انہیں رونے کا سبب بتایا (حالانکہ اللہ تعالیٰ کو سب کچھ معلوم ہے) تو اللہ تعالیٰ نے جبریل علیہ السلام سے کہا:

"حضرت محمد ﷺ کے پاس جایئے اور انہیں ہماری طرف سے بشارت دیجئے کہ ہم آپ کی امت کے بارے میں آپ کو راضی کریں گے اور پریشان نہیں کریں گے۔"

۱۵۔ اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات کا وسیلہ: ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلِلّٰہِ

الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا (الاعراف ۱۸۰)

"اللہ کے لئے اچھے نام اس کو ان ناموں کے ساتھ پکارو۔"

(1) دعاء میں اللہ تعالیٰ کو "یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَام کہہ کر پکارنا۔

نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دعاء میں یہ کہتے ہوئے سنا:

یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ۔

"اے عزت و جلال کے مالک!"

تو آپ ﷺ نے اسے فرمایا اللہ سے مانگو اب تیری دعاء قبول ہوگی۔

(حسن' الترمذی)

(2) آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب بڑے اصرار کے ساتھ دعاء کرتے تو بار بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ" کہتے۔ (الدعوات الکبیر)

(3) آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص دعاء میں:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ۔

(صحیح' ترمذی' احمد' حاکم)

"اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ تو پاک ہے' میں ہی قصور وار ہوں۔"

کہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی دعاء رد نہیں فرماتے۔

(4) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ان کلمات کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعاء کرے گا اس کی دعاء ضرور قبول ہوتی ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔" (ابوداؤد' ترمذی' نسائی' احمد)

اور اسی طرح نیک اعمال کا وسیلہ جیسا کہ اصحاب غار کا معروف واقعہ ہے کہ انہوں نے اپنے نیک اعمال اللہ کی بارگاہ میں پیش کر کے کہا تھا کہ اے اللہ! اگر تجھے ہمارے یہ اعمال قبول ہیں تو غار کے منہ سے پتھر ہٹا دے تو اللہ نے ان کی دعاء قبول کر لی تھی۔ (بخاری و مسلم) اور اسی طرح نیک لوگوں کی زندگی میں ان سے دعاء کروانا یعنی نیک لوگوں کی زندگی میں ان کی دعاء کا وسیلہ جائز ہے۔ مرنے کے بعد نہیں۔

۱۶۔ دعاء کے آخر میں درود پڑھنا اور آمین پر دعاء ختم کرنا۔

نوٹ:۔ یہ آداب عام دعاء کے لئے ہیں یعنی جب اللہ سے کوئی چیز مانگنا مقصود ہو۔ خاص دعاؤں (یعنی مسجد میں داخل ہوتے وقت' گھر میں داخل ہوتے وقت' کھانے کے وقت علیٰ ہذا القیاس) کے لئے نہیں۔

<u>سوال:</u> کیا دعاء میں اللہ کے نیک بندوں اور برگزیدہ ہستیوں کی ذات کا واسطہ دینا جائز ہے؟ یعنی یوں کہنا اے اللہ! فلاں برگزیدہ ہستی کے طفیل یا صدقے ہماری دعاء قبول فرما۔

<u>جواب:</u> الحمدللہ ہم مسلمان ہیں اور سرور کائنات' سیدالانبیاء جناب محمد کریم ﷺ (فِدَاہُ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَکُلُّ مَا عِنْدِیْ) کے امتی ہیں۔ لہٰذا ہمیں قدم قدم پہ آپ کی تعلیمات سے رہنمائی حاصل کرنی چاہئے۔ جس طرح آپ ﷺ نے پوری شریعت اور باریک سے باریک مسائل سے ہمیں آگاہ کیا' اسی طرح آپ ﷺ نے دعاء جیسی عظیم الشان عبادت کا طریقہ بھی ہمیں سکھایا ہے۔ آپ ﷺ کے بتائے ہوئے طریقے کے مطابق کسی برگزیدہ ہستی یا نیک بزرگ کی زندگی میں اس سے دعاء کروانا جائز ہے۔ جیسا کہ لوگ نبی اکرم ﷺ

کی خدمت میں حاضر ہو کر دعاء کی درخواست کرتے اور آپ ﷺ ان کے لئے دعاء فرماتے۔ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر درخواست کی کہ میرے لئے دعاء کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھے بینائی عطا فرما دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر آپ چاہیں تو میں دعاء کر دیتا ہوں اور اگر صبر کر لیں تو آپ کے لئے بہتر ہوگا تو اس نے کہا آپ دعاء کر دیجئے پھر آپ نے اسے وضوء کرنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ اس طرح دعاء کرو اے اللہ! میں تیرے دربار میں تیرے نبی رحمت ﷺ کی سفارش لے کر آیا ہوں تو میرے حق میں ان کی سفارش قبول فرما۔ پھر آپ نے اس کے لئے دعاء کی تو اللہ نے اسے بینائی عطاء فرما دی۔ (ترمذی)

لیکن جب آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو پھر کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے بھی ثابت نہیں کہ انہوں نے کہا ہو' اے اللہ! نبی کریم ﷺ کے واسطے سے یا آپ ﷺ کے صدقے یا آپ ﷺ کے طفیل ہماری دعاء قبول فرما حالانکہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے براہ راست یہ دین نبی اکرم ﷺ سے سیکھا تھا۔ ان کا عقیدہ اور طریقہ تو یہ تھا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کبھی بارش نہ ہوتی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعاء کرواتے اور اللہ کی بارگاہ میں عرض کرتے **اَللّٰهُمَّ اِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِيْنَا وَاِنَّا نَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْقِنَا۔** (البخاری)

"اے اللہ! جب تک نبی ﷺ ہم میں موجود تھے ان سے دعاء کرواتے تھے اور تو ہمیں بارش عطاء کرتا تھا۔ آج وہ دنیا میں نہیں تو ہم آپ ﷺ کے

چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے دعاء کروا رہے۔ پس تو ہمیں بارش عطاء فرما۔"

بخاری شریف کی اس روایت سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ واضح ہو جاتا ہے کہ:

(1)۔ جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں موجود تھے تو ان سے دعاء کرواتے تھے۔

(2)۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دعاء کے لئے آپ کی قبر مبارک پر نہیں گئے اور نہ ہی آپ کے وسیلے سے دعاء کی بلکہ آپ کے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ جو کہ ابھی زندہ تھے ان سے دعاء کروائی جس سے معلوم ہوا کہ اللہ کے نبی علیہ السلام یا نیک لوگ زندہ ہوں تو ان سے دعاء کروائی جا سکتی ہے لیکن ان کی وفات کے بعد ان کا وسیلہ درست نہیں۔

(3)۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ صحابی ہیں۔ جن کے بارے میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا وہ عمر ہوتے رضی اللہ عنہ۔

(4)۔ کسی صحابی نے بھی اس کی مخالفت نہیں کی جس سے معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کا یہی عقیدہ تھا۔

اسی لئے امام ابو حنیفہ اور امام ابو یوسف اور امام محمد رحمہم اللہ تعالیٰ نے اسے پسند نہیں کیا " اَمَّا التَّوَسُّلُ بِمِثْلِ قَوْلِ الْقَائِلِ: بِحَقِّ رُسُلِکَ وَاَنْبِیَائِکَ وَاَوْلِیَائِکَ اَوْ بِحَقِّ الْبَیْتِ فَقَدْ ذَھَبَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَاَبُوْیُوْسُفَ وَمُحَمَّدٌ رَحِمَھُمُ اللّٰہُ اِلٰی کَرَاھَتِہٖ" (الموسوعۃ الفقھیہ ۱۶۰/۱۴)

"دعاء میں اس طرح کا وسیلہ کہ کوئی کہے "اے اللہ! تیرے رسولوں کے صدقے اور تیرے انبیاء' اولیاء اور بیت اللہ کے طفیل میری دعاء قبول فرما۔

اسے امام ابو حنیفہ' امام ابو یوسف اور امام محمد رحمھم اللہ نے مکروہ سمجھا ہے۔"

نیز آپ قرآنی دعائیں دیکھ لیجئے کسی میں بھی کسی کی ذات کے وسیلے کا ذکر نہیں اور اسی طرح احادیث مبارکہ کی تمام کتب میں وہ دعائیں موجود ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو سکھلائیں۔ کسی صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاؤں میں کسی کی ذات کا وسیلہ بیان کیا ہو۔ لہٰذا کتاب و سنت کی روشنی میں یہ عقیدہ واضح ہوا کہ انبیاء علیھم السلام اور اولیاء کرام رحمھم اللہ کی زندگی میں ان سے دعاء کروانا جائز ہے لیکن ان کے دنیا سے چلے جانے کے بعد انکی ذات کا وسیلہ درست نہیں۔ نیز یہ روایت تَوَسَّلُوْا بِجَاهِي فَإِنَّ جَاهِي عِنْدَاللّٰهِ عَظِيْمٌ۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سے میری جاہ کے وسیلہ سے دعاء مانگو کیونکہ اللہ کے نزدیک میرا مرتبہ بہت بڑا ہے۔" اسے محدثین نے موضوع اور من گھڑت قرار دیا ہے۔ (سلسلۃ الضعیفہ:۲۲)

سوال: کیا یہ درست ہے کہ آدم علیہ السلام کی توبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے قبول ہوئی جیساکہ بیان کیا جاتا ہے کہ آدم علیہ السلام کی توبہ قبول نہیں ہو رہی تھی تو انہوں نے التجاء کی کہ اے اللہ! جس شخصیت کا نام عرش کے کنگرے پر تیرے نام کے ساتھ لکھا ہوا ہے اسکے صدقے یا طفیل مجھے معاف کردے تو تب انکی توبہ قبول ہوئی؟

جواب: (1) یہ روایت مستدرک حاکم میں ہے اور علوم حدیث اور جرح و تعدیل کے بہت بڑے امام حافظ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں فرماتے ہیں "موضوع" کہ یہ روایت موضوع (یعنی من گھڑت ہے) اور اس

موضوع کی جتنی روایات ہیں سب کو بیان کرنے والا ایک ہی راوی "عبدالرحمان بن زید بن اسلم" ہے جسے حضرت امام بخاری، امام احمد بن حنبل، یحیٰی بن معین، ابو حاتم الرازی، امام نسائی اور امام ابو داود جیسے کبار محدثین اور ائمہ جرح و تعدیل رحمھم اللہ اجمعین نے بالاتفاق ضعیف قرار دیا ہے۔ بلکہ امام ابو حاتمؒ اور ابو نعیمؒ فرماتے ہیں کہ یہ شخص (عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم) اپنے باپ سے موضوع (من گھڑت اور خود ساختہ) روایات بیان کرتا تھا۔

(تہذیب التہذیب ۱۷۸/۶، ۱۷۹)

جس سے یہ معلوم ہوا کہ یہ روایت اور یہ کہانی من گھڑت اور بے اصل ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا " مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ " کہ جس نے کوئی من گھڑت بات جان بوجھ کر میری طرف منسوب کی تو اسے اپنا ٹھکانا جہنم میں بنا لینا چاہیے۔ (اَعَاذَنَا اللّٰهُ مِنْهَا)

(2) یہ واقعہ قرآن کریم کی واضح آیات کے خلاف ہے۔ قرآن کریم نے آدم علیہ السلام کی توبہ کا مکمل واقعہ بیان فرمایا ہے کہ انہوں نے توبہ کیسے کی تھی؟ ارشاد ربانی ہے " فَتَلَقّٰى آدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ " (البقرة: ۳۷)

"پس سیکھے آدم علیہ السلام نے اپنے رب سے کچھ کلمات (جن کے ساتھ توبہ کی درخواست کی) تو اللہ تعالیٰ نے انکی توبہ قبول کرلی۔ بے شک وہ توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔"

اس سے معلوم ہوا کہ آدم علیہ السلام کو توبہ کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے سکھایا تھا اور وہ الفاظ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی سکھائے تھے جن کے ذریعے انہوں نے اللہ سے

معافی کی درخواست کی۔ یہ الفاظ سورہ اعراف آیت نمبر ۲۳ میں مذکور ہیں قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخَاسِرِيْنَ "اور ان دونوں (آدم علیہ السلام اور حوا رضی اللہ عنہا) نے دعاء کی کہ اے ہمارے رب ہم اپنے آپ پر زیادتی کر بیٹھے اور اگر تو نے ہمیں معاف نہ کیا اور ہم پہ رحم نہ کیا تو بلاشبہ ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوں گے"

قارئین کرام! ذرا غور فرمایئے اور انصاف لگتی کہئے کہ اس پورے واقعہ میں کہیں یہ ذکر ہے کہ انہوں نے کسی کا واسطہ دیا ہو؟ جب نہیں ہے تو قرآن کریم کی اس واضح صداقت کے مقابلے میں من گھڑت روایات کو دلیل بنانا اور اس پر اپنے مذہب اور عقیدے کی بنیاد رکھنا کہاں کا انصاف ہے؟

قبولیت دعاء کے اسباب: ویسے تو اللہ تعالیٰ سمیع الدعاء اور قریب و مجیب ہے جو ہر وقت' ہر جگہ' اور ہر کسی کی پکار سنتا ہے لیکن زمان و مکان کے تفاوت سے جس طرح باقی عبادات کی اہمیت بڑھ جاتی اور اجر و ثواب میں اضافہ ہو جاتا ہے جیسا کہ مسجد حرام (بیت اللہ) میں ایک نماز پڑھنے سے لاکھ نماز کا ثواب' رمضان المبارک میں عمرہ کرنے سے حج کا ثواب ملتا ہے وغیرہ۔ اسی طرح وقت' جگہ اور اشخاص کے تفاوت سے دعاء کی قدر و قیمت میں اضافہ ہو جاتا ہے اور قبولیت کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔

جن لوگوں کی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے

(۱) والدین: اپنی اولاد کے حق میں دعاء کریں یا بددعاء اللہ تعالیٰ اسے رد نہیں فرماتے۔ یاد رہے کہ اس سے مراد وہ دعاء ہے جو قصد اور ارادے کے ساتھ کی جائے ورنہ والدین چھوٹے بچوں کو ان کی شرارتوں سے اکتا کر جو کبھی کبھار' تو مر جائے' تیری ٹانگیں ٹوٹ جائیں وغیرہ کے الفاظ بغیر ارادے کے ادا کرتے ہیں وہ اس میں شامل نہیں وگرنہ کوئی بھی صحیح و سالم نہ رہ سکے۔ تاہم ایسی باتوں سے بھی اجتناب بہتر ہے۔

(۲) مسافر: دوران سفر اللہ تعالیٰ سے دعاء کی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے بھی رد نہیں فرماتے۔ اس سفر سے مراد عام سفر ہے جسے عرف میں سفر شمار کیا جائے لہٰذا مسلمان بہن بھائیوں کو چاہیے کہ دروان سفر گانے بجانے' فضول گفتگو اور شرکیہ قوالیاں سننے کی بجائے اللہ کے ذکر' تلاوت قرآن کریم اور دعاء میں مشغول رہیں اور قبولیت دعاء کا یہ بہترین موقعہ ضائع نہ کریں اور ویسے بھی عصر حاضر میں زندگی کی تیز روی کے باعث سفر میں حادثات کے امکانات بہت بڑھ چکے ہیں اور سفر کے ساتھ ساتھ موت کی رفتار اس سے بھی تیز تر ہو چکی ہے ہر مسافر کو سوچنا چاہیے کہ اللہ نہ کرے اگر فحش گانے اور حیا سوز نغمے سنتے سنتے ہی موت نے آ دبوچا تو کل وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کیا جواب دے گا اور بالخصوص ہمارے وہ ڈرائیور بھائی جن کی غذا ہی فحش ریکارڈنگ اور اخلاق سوز گانے ہے انہیں سوچنا چاہئے کہ وہ موت کے منہ میں بیٹھ کر اللہ کو راضی کر رہے ہیں یا اس کی ناراضی مول لے رہے ہیں کیا اس وقت ان کی غیرت و حمیت ان کو جھنجھورتی نہیں جب وہ دوسروں کی ماؤں بہنوں کو دیکھ کر باآواز بلند بیہودہ اور حیاسوز گانے

بجاتے ہیں ان کو یہ خیال کیوں نہیں آتا کہ آخر وہ بھی کسی ماں کے بیٹے اور کسی بہن کے بھائی ہیں۔ لہٰذا ہمارے ان بھائیوں کو چاہیے کہ ایک باغیرت انسان کا کردار ادا کریں دوسروں کی ماؤں بہنوں اور بیٹیوں کو اپنی مائیں' بہنیں اور بیٹیاں خیال کریں۔ اللہ کا خوف دل میں بسائیں اور سفر کی برکات سے دعاء و ذکر کے ذریعے فائدہ اٹھائیں۔

(۳) مظلوم: ظلم اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسندیدہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اوپر اور بندوں کے مابین حرام قرار دیا ہے۔ جب کوئی مظلوم کسی ظالم کے جور و ستم سے تنگ آ کر بددعاء کرتا ہے تو اللہ فرماتے ہیں میرے اور مظلوم کی دعاء کے درمیان کوئی پردہ نہیں میں ضرور اس کی مدد کروں گا۔ اس لئے انسان کو ہمیشہ مظلوم کی بددعاء سے بچنا چاہیے۔ یہ تباہیاں لاتی اور غضب ڈھاتی ہے۔

(۴) روزے دار: روزہ چونکہ اللہ تعالیٰ کی محبوب ترین عبادت ہے اور روزے دار کے منہ سے آنے والی بو اللہ کو مشک و عنبر سے زیادہ پسند ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ اس کے منہ سے نکلی ہوئی دعاء کو بھی رد نہیں فرماتے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٍ لَاشَكَّ فِيهِنَّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ عَلٰى وَلَدِهٖ وَ دَعْوَةُ الْمُسَافِرِ وَ دَعْوَةُ الْمَظْلُوْمِ (صحیح الجامع الصغیر ح ۳۰۳۱)

"تین قسم کی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شک نہیں۔ اولاد کے حق میں والد کی بددعاء' مسافر اور مظلوم کی دعاء۔"

اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا!

ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ لَا تُرَدُّ دَعْوَةُ الْوَالِدِ لِوَلَدِهِ وَدَعْوَةُ الصَّائِمِ وَدَعْوَةُ الْمُسَافِرِ۔" (صحیح الجامع الصغیر ۳۰۳۲)

"تین قسم کی دعائیں رد نہیں کی جاتیں۔ اولاد کے حق میں والد کی نیک دعاء' روزے دار کی دعاء اور مسافر کی دعاء۔

(۶/۵) حج اور عمرہ کرنے والے کی دعاء: چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے مہمان ہوتے ہیں اور وہ سب سے زیادہ اپنے مہمانوں کی تکریم کرنے والا ہے اس لئے یہ اللہ سے جو بھی دعاء کریں اللہ اسے قبول فرماتے ہیں:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَاَجَابُوْهُ وَسَأَلُوْهُ فَاَعْطَاهُمْ۔" (صحیح الجامع الصغیر ۶۰۶/۲ ح ۳۱۷۳)

"حج اور عمرہ کے لئے جانے والے اللہ کے مہمان ہیں اللہ نے انہیں بلایا تو انہوں نے اس کی دعوت قبول کی اور انہوں نے اللہ سے جو مانگا اس نے انہیں عطاء کر دیا۔"

(۷) ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والا: جو شخص ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے وہ اللہ کا اتنا محبوب بن جاتا ہے کہ جب وہ دعاء کرے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعاء کو رد نہیں کرتے۔

(۸) عادل حکمران: وہ حاکم جو اپنی رعایا میں عدل و انصاف قائم کرتا ہے نہ خود کسی پر ظلم کرتا ہے نہ اس کی حکومت میں کوئی کسی پر ظلم کر سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی دعاء بھی رد نہیں کرتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

"ثَلَاثَةٌ لَا يَرُدُّ اللّٰهُ دُعَاءَهُمُ الذَّاكِرُ اللّٰهَ كَثِيرًا وَالْمَظْلُومُ وَالْإِمَامُ الْمُقْسِطُ۔ (صحیح الجامع الصغیر ۳۰۶۴)

"تین اشخاص کی دعاء اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتے۔ اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرنے والا، مظلوم اور عادل حکمران۔"

(۹) نیک اولاد: نیک اولاد جب والدین کے لئے دعاء کرتی ہے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ انسان کے درجات کو بلند کرتا رہتا ہے جب انسان اللہ سے پوچھتا ہے کہ میرے درجات کیوں بلند ہوئے ہیں حالانکہ میرے اعمال تو ایسے نہیں تو اللہ فرماتے ہیں تیری اولاد کی دعاؤں کے ساتھ۔ (مسند احمد۔ ابن ماجہ)

(۱۰) مجبور: مجبور و بے کس آدمی جب ہر طرف سے ناامید ہو کر اللہ کا دروازہ کھٹکھٹاتا ہے تو اللہ اس کی دعاء رد نہیں کرتے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ" (اللہ کے سوا) کون ہے جو مجبوروں کی فریاد رسی کرے۔"

قبولیت دعاء کے اوقات واحوال

۱۔ بحالت سجدہ: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقْرَبُ مَا يَكُونُ الْعَبْدُ اِلٰى رَبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَكْثِرُوا الدُّعَاءَ (مسلم، ابو داؤد، نسائی)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ حالت سجدہ میں اپنے رب کے بہت زیادہ قریب ہوتا ہے پس اس وقت بکثرت دعاء کیا کرو۔"

قارئین کرام! ذرا غور فرمایئے کہ بندے کی یہ حالت اللہ تعالیٰ کو آخر کیوں پسند نہ آئے؟ بندے نے تو سجدے میں گر کر اپنے مالک و معبود کے سامنے ذلت و عاجزی کی انتہاء کردی ہے۔ وہ پیشانی جس کے متعلق عام طور پر کہتا ہے کہ "کٹ تو سکتی ہے لیکن غیراللہ کے آگے جھک نہیں سکتی" اسے زمین پہ رکھ کر اپنے تئیں رب کی بارگاہ میں حقیر ثابت کررہا ہے اور زبان سے عظمت الٰہی کا ترانہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی" الاپ رہا ہے یعنی "میں اللہ کی بارگاہ میں نیاز مند و حقیر اور میرا رب سب سے اعلیٰ و عظیم ہے۔" اللہ تعالیٰ کو اس کیفیت میں بندے سے پیار آتا ہے اور کوئی بھی اپنے پیاروں کو مایوس و نامراد نہیں لوٹاتا وہ تو پھر رب العالمین، ارحم الراحمین، رزاق وھاب اور شاکر علیم ہے۔

یاد رہے کہ اس سجدہ سے مراد سجدہ نماز ہے نفل نماز ہو یا فرض نماز، نماز کے علاوہ صرف دعاء کے لئے سجدہ کرنا یا دعاء کرتے کرتے سجدے میں گر جانا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین سے ثابت نہیں لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔ نیز فرض نماز میں مسنون دعائیں ہی کرنی چاہئیں البتہ نفلی نماز میں (یعنی سجدے میں) جو نسی چاہے دعاء کرسکتا ہے۔

۲۔ رات کا آخری حصہ: (ا)..... حدیث پاک میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اِنَّ فِي اللَّيْلِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ خَيْرًا مِنْ اَمْرِ الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اِيَّاهُ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ"

(صحیح الکلم الطیب ح ۴۳)

"بے شک ہر رات میں ایک ایسی گھڑی آتی ہے جس میں کوئی مسلمان دنیا اور آخرت کی بھلائی کے لئے اللہ تعالیٰ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں۔

(۲)..... اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "اِنَّ اَقْرَبَ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ جَوْفُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَذْكُرُ اللّٰهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ" (صحیح ابن خزیمہ (۲/۱۸۲ ح ۱۱۴۷)

"رات کے آخری حصے میں بندہ اپنے رب کے سب سے زیادہ قریب ہوتا ہے اگر اس وقت اللہ کو یاد کرسکو تو ضرور کرو۔"

(۳)... عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ فَيَقُوْلُ مَنْ يَّدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَّسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَّسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ".

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ رب العزت ہر رات آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں (جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو لائق ہے) حتیٰ کہ جب رات کا ایک تہائی حصہ باقی رہ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "کوئی ہے دعاء کرنے والا میں اس کی دعاء قبول کروں۔ کوئی ہے مانگنے والا میں اسے عطا کروں؟ کوئی ہے بخشش کا طالب میں اس کے گناہ معاف کردوں۔"

ان تمام احادیث مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے رات کا آخری حصہ یعنی تہجد کا

وقت بڑا قیمتی وقت ہوتا ہے اور بالخصوص سحری کا وقت۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بوقت سحر دعاء و استغفار کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے " وَالْمُسْتَغْفِرِيْنَ بِالْاَسْحَارِ" (آل عمران=۱۷)

کہ "کامل ایمان والوں کا ایک وصف یہ بھی ہے کہ وہ سحری کے اوقات میں اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے ہیں۔" یہی وجہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما رات کو نماز تہجد میں مشغول ہوتے اور اپنے غلام حضرت نافع ؒ سے دریافت کرتے رہتے " هَلْ جَاءَ السَّحَرُ؟" کیا سحر کا وقت ہوگیا ہے؟ جب وہ بتاتے ہاں سحر کا وقت ہوچکا ہے تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نماز سے فارغ ہوکر دعاء و استغفار میں مشغول ہوجاتے اور صبح صادق طلوع ہونے تک دعاء میں مشغول رہتے۔

اور حضرت ابراہیم بن حاطب اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے پچھلی رات مسجد کے ایک کونے میں ایک شخص کو دعاء کرتے سنا وہ بار بار کہہ رہا تھا "اے میرے پروردگار تو نے مجھے سحری کے وقت استغفار کا حکم دیا میں نے سر تسلیم خم کردیا۔ "هٰذَا السَّحَرُ فَاغْفِرْلِيْ" اے اللہ! یہ سحری کا وقت پس مجھے معاف کردے۔ راوی کہتے ہیں میں نے غور سے دیکھا تو وہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے۔ (ابن کثیر=۱/۳۷۹)

یحییٰ بن اکثم فرماتے ہیں کہ سحری کا وقت تقسیم غنائم کا وقت ہے کچھ زیادہ لے جاتے ہیں' کچھ ان سے کم' اور خواب غفلت کے مزے لینے والے محروم رہ جاتے ہیں۔

۳۔ رات کو اچانک بیداری کے وقت: عن ابی هريرة رضی اللہ عنہ

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "قَالَ مَامِنْ مُسْلِمٍ يَبِيْتُ عَلٰى ذِكْرٍ طَاهِرًا فَيَتَعَارُّ مِنَ اللَّيْلِ فَيَسْأَلُ اللّٰهَ خَيْرًا مِنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِلَّا أَعْطَاهُ إِيَّاهُ"

(سنن ابی داؤد کتاب الادب صحیح الترغیب والترھیب)

"جو مسلمان رات کو سوتے وقت باوضو ہو کر ذکر و اذکار کرتے ہوئے سوتا ہے اگر رات میں کسی وقت اچانک اس کی آنکھ کھل جائے تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے دنیا و آخرت کی بھلائی کے لئے جو بھی سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا کردیتے ہیں۔"

☆... حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رات میں بیدار ہوتے وقت یہ دعاء پڑھے۔ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔" اور پھر اللہ سے بخشش طلب کرے یا کوئی بھی دعاء کرے تو اسکی دعاء قبول کی جاتی ہے اور اگر اٹھ کر وضوء کرے اور نماز ادا کرے تو اسکی نماز بھی قبول ہوگی۔ (البخاری کتاب التہجد۔ ابو داؤد کتاب الادب۔ الترمذی الدعوات۔ صحیح الکلم الطیب)

۴۔ جمعہ کے دن: جمعہ المبارک کے روز ایک ایسی گھڑی (یعنی تھوڑا سا وقت) ہے جس میں انسان اللہ تعالیٰ سے جو بھی دعاء کرے ضرور قبول ہوتی ہے اکثر علماء کا خیال ہے کہ یہ گھڑی نماز عصر کے بعد سے لے کر غروب آفتاب تک کے درمیانی وقفے میں آتی ہے۔ چنانچہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ و سلم نے فرمایا:

اِنَّ فِی الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا یُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ یَسْأَلُ اللّٰهَ فِیْهَا خَیْرًا اِلَّا اَعْطَاهُ اِیَّاهُ۔ (متفق علیہ)

"بے شک جمعہ کے دن میں ایک ایسی گھڑی ہے جسے اگر کوئی مسلمان پالیتا ہے پھر اس میں اللہ تعالیٰ سے بھلائی کا جو بھی سوال کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرما دیتے ہیں۔"

۵۔ لیلۃ القدر: شب قدر کی فضیلت قرآن کریم اور احادیث مبارکہ سے ظاہر ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہے یہ دعاؤں کی قبولیت کی رات ہے اور یہ رات رمضان المبارک کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں ہے لہٰذا اس کی تلاش کے لئے کوشش کرنی چاہئے اور یہ پوری رات دعاء و عبادت میں گزارنی چاہئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔

اَرَاَیْتَ لَوْ عَلِمْتُ لَیْلَةَ الْقَدْرِ مَا کُنْتُ اَسْأَلُ رَبِّیْ وَ اَدْعُوْبِهٖ قَالَ: قُوْلِیْ "اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ"

(کتاب الدعوات الکبیر للبیھقی' ترمذی' نسائی' احمد' ابن ابی شیبہ)

"کہ اگر مجھے لیلہ القدر کا علم ہو جائے گا تو میں اپنے رب سے کیا مانگوں اور کیا دعاء کروں؟ تو آپ نے فرمایا کہ یہ دعاء کیجئے۔ اے اللہ! تو بہت زیادہ معاف کرنے والا ہے اور معافی کو پسند کرتا ہے مجھے بھی معاف فرما دے۔"

۶۔ اذان اور اقامت کے درمیان: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

"اَلدُّعَاءُ بَيْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ مُسْتَجَابٌ فَادْعُوْا"
(صحیح الجامع ح ۳۴۰۵)

"حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اذان اور اقامت کے درمیان کی جانے والی دعاء ضرور قبول ہوتی ہے پس اس دوران دعاء کیا کرو۔"

۷۔ یوم عرفہ: ۹/ ذی الحجہ کو جب بندگان رب کائنات' فقیرانہ لباس میں میدان عرفات میں اپنے مسجود و معبود کی بارگاہ عزت مآب میں تضرع اور ابتہال کرتے اپنی حاجات کا سوال کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں تو ارحم الراحمین مولائے کریم فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہیں کہ میرے بندے ننگے سر' غبار آلود' فقیرانہ لباس میں ملبوس آخر کس لئے جمع ہیں؟ فرشتے جواب دیتے ہیں: اللہ! تجھ سے معافی مانگنے کے لئے' اپنی حاجت براری کے لئے' جنت کے حصول اور جہنم سے آزادی کے لئے تو پھر رب کریم فرشتوں کو گواہ بنا کر عام معافی کا اعلان فرماتے ہیں اس روز ارحم الراحمین کی رحمت جوش میں ہوتی ہے اس لئے یہ دعاء کرنے کا بہترین موقع ہے۔ اسی لئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خَيْرُ الدُّعَاءِ دُعَاءُ يَوْمِ عَرَفَةَ، وَخَيْرُ مَا قُلْتُ اَنَا وَ النَّبِيُّوْنَ قَبْلِيْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔"
(سنن الترمذی)

"دعاء مانگنے کا بہترین موقعہ یوم عرفہ ہے (۹ ذی الحجہ کو میدان عرفات میں) اور سب سے بہتر دعاء میری اور میرے پیش رو انبیاء علیہم السلام کی دعاء ہے

یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"۔

۸۔ میدان جہاد: جب کوئی مجاہد اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے یا مجبور و بیکس اور مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لئے جان ہتھیلی پہ رکھ کر دشمن کے سامنے سینہ سپر ہوتا ہے یہ جوان رعنا جب دنیاوی عیش و آرام کو تج کر کے اپنے رب کی رضا جوئی کے لئے موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر اللہ کے دشمنوں کے خلاف صف آرا ہوتا ہے۔ اس کی یہ ادا اللہ کو اتنی پسند آتی ہے کہ اب منہ سے جو دعاء بھی کرے گا بارگاہ الٰہی میں شرف قبولیت حاصل کرے گی۔ حدیث پاک میں حضرت سھل رضی اللہ عنہ بن سعد سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثِنْتَانِ لَا تُرَدَّانِ۔ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَأْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا"

(صحیح الجامع الصغیر ۳۰۷۹، صحیح الکلم الطیب ۶۰)

"دو دعائیں رد نہیں کی جاتیں، ایک اذان کے وقت کی دعاء اور دوسری جب میدان کارزار گرم ہو۔"

۹، ۱۰۔ اذان اور باران رحمت: موذن جب اللہ کا ذکر بلند کر رہا ہو، اور جب آسمان سے باران رحمت کا نزول ہو رہا ہو اس دوران کی جانے والی دعائیں بھی رد نہیں ہوتیں۔ حضرت سھل رضی اللہ عنہ بن سعد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"ثِنْتَانِ مَا تُرَدَّانِ اَلدُّعَاءُ عِنْدَ النِّدَاءِ، وَتَحْتَ الْمَطَرِ" (صحیح الجامع ۳۰۷۸)

"دو دعائیں رد نہیں ہوتیں' اذان کے وقت کی دعاء اور بارش کے دوران کی جانے والی دعاء۔"

۱۱۔ مُرغ کی اَذان سُننے پر: جب مُرغ اَذان دے تو اس وقت اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگنا چاہئے۔ حدیث پاک میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاحَ الدِّيْكَةِ فَاسْأَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِنَّهَا رَاَتْ شَيْطَانًا۔"

(صحیح مسلم مع النووی ۱۸/۴۰' صحیح الجامع الصغیر ح۶۱۱)

"جب مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ سے اس کا فضل مانگو (یعنی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ کہو) کیونکہ مرغ فرشتے کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے اور جب گدھے کی آواز سنو تو شیطان سے پناہ مانگو یعنی (اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ) کہو' کیونکہ گدھا شیطان کو دیکھ کر آواز کرتا ہے۔"

۱۲۔ فرض نمازوں کے اختتام پر: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ:

اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ' قَالَ: جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَ دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ" (صحیح سنن الترمذی)

"کون سی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: رات کے آخری نصف کے درمیان میں اور فرض نمازوں کے اختتام پر کی جانے والی دعاء۔"

حدیث پاک میں دُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَکْتُوبَاتِ" سے علماء نے دو قسم کے مفہوم اخذ کئے ہیں:

(1) اس سے مراد آخری تشہد میں درود شریف کے بعد کی جانے والی دعائیں ہیں کیونکہ نمازی اللہ سے سرگوشیاں اور مناجات کررہا ہوتا ہے اور اس کی یہ عبادت بھی اختتام پذیر ہونے کو ہے اور نماز ادا کرنے سے اس کے صغیرہ گناہ بھی ختم ہوچکے ہیں لہٰذا یہ بندہ اب اللہ تعالیٰ کے بہت قریب ہے اس لئے اس کی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے۔ اور یہ نظریہ حضرت امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے ہم خیال علماء کرام کا ہے۔ دیکھئے (زاد المعاد ۲۴۹/۱)

(2) (دبرالصلوات المکتوبات) الفاظ عام ہیں جن کو تشہد اخیر کے ساتھ خاص کرنا درست نہیں بلکہ اس سے مراد فرض نمازوں کے بعد عام دعاء کرنا بھی ہے اور یہی بات زیادہ قرین قیاس ہے۔ دیکھئے نزل الابرار ص۳۶) کیونکہ احادیث مبارکہ میں "دبر" کا لفظ سلام کے بعد کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یعنی فرض نمازوں کے بعد بھی دعاء کی قبولیت کا وقت ہوتا ہے۔ اور یہ دعاء ہر ایک کو انفرادی طور پر کرنی چاہیئے کیونکہ فرض نمازوں کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعاء کرنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے صحابہ کرام؄ اور ائمہ دین رحمھم اللہ سے ثابت نہیں لہٰذا اس سے اجتناب کرنا چاہیئے۔

۱۳۔ غائب کے لئے دعاء: حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت صفوان (جن کے نکاح میں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کی بیٹی درداء تھیں) بیان کرتے ہیں۔ میں ملک شام میں گیا اور وہاں حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (یعنی اپنے سسر) کے گھر بھی گیا' جب میں وہاں پہنچا تو حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ گھر میں موجود نہیں تھے لیکن ام الدرداء رضی

اللہ عنہا گھر میں ہی تھیں ان سے ملا تو وہ مجھ سے دریافت فرمانے لگیں کہ کیا اس سال آپ کا حج کرنے کا ارادہ ہے؟ میں نے جواب دیا، جی ہاں، تو فرمانے لگیں فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا بِخَيْرٍ" کہ وہاں میرے لئے دعائے خیر کرنا" فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ: دَعْوَةُ الْمُسْلِمِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ مُسْتَجَابَةٌ عِنْدَ رَأْسِهِ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ كُلَّمَا دَعَا لِأَخِيهِ بِخَيْرٍ قَالَ الْمَلَكُ الْمُوَكَّلُ بِهِ آمِينَ وَلَكَ بِمِثْلٍ۔ قَالَ فَخَرَجْتُ إِلَى السُّوقِ فَلَقِيتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَقَالَ لِي مِثْلَ ذٰلِكَ يَرْوِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

(صحیح مسلم ۵۰/۱۷)

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کسی مسلمان کی اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی عدم موجودگی میں دعاء ضرور قبول کی جاتی ہے دعاء کرنے والے کے پاس ایک فرشتہ مقرر کردیا جاتا ہے جب بھی وہ اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر کرتا ہے تو فرشتہ آمین کہتا ہے اور ساتھ یہ بھی کہتا ہے: یہ بھلائی آپ کو بھی نصیب ہو۔ حضرت صفوان فرماتے ہیں پھر میں بازار گیا تو وہاں میری ملاقات حضرت ابوالدرداء سے ہوئی تو انہوں نے بھی مجھے ایسا ہی کہا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے یہی حدیث بیان کی۔"

۱۴۔ آب زمزم پیتے وقت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَاءُ زَمْزَمَ لِمَا شُرِبَ لَهُ"۔ آب زمزم جس نیت سے پیا جائے

اللہ تعالیٰ وہ پوری کر دیتے ہیں۔ (احمد و ابن ماجہ)

حدیث سے ظاہر ہے کہ اگر آدمی قبولیت دعاء کی نیت سے آب زمزم پیئے گا اور پھر دعاء کرے گا تو ان شاء اللہ قبول ہوگی۔ اور اس کی تائید حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے فعل سے ہوتی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنھما جب بھی آب زمزم پیتے تو یہ دعاء کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا" وَشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ۔

(ارواء الغلیل = ۴/۳۳۲)

"اے اللہ! میں آپ سے علم نافع' رزق واسع اور تمام بیماریوں سے شفاء کی درخواست کرتا ہوں۔"

۱۵۔ مقام ملتزم: حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیانی فاصلے کو مقام ملتزم کہا جاتا ہے۔ اس مقام پر بیت اللہ کے ساتھ چمٹ کر جو دعاء کی جائے اللہ تعالیٰ اسے رد نہیں فرماتے۔

عمرو بن شعیب اپنے والد اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے دادا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کے ساتھ طواف کیا۔ جب ہم کعبہ کی پچھلی جانب گئے تو میں نے ان سے کہا آپ تعوذ کیوں نہیں کرتے؟ تو انہوں نے فرمایا "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ" پھر حجر اسود تک گئے اور استلام کرنے کے بعد حجر اسود اور باب کعبہ کے درمیان کھڑے ہو کر انہوں نے اپنا رخسار اور پیٹ دیوار کعبہ کے ساتھ لگا لئے اور ہاتھ اوپر کو پھیلا لئے اور فرمانے لگے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس مقام پر ایسے ہی کرتے دیکھا ہے۔

(صحیح سنن ابن ماجہ ۲۹۶۲)

اور سنن الکبری بیہقی میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مقام ملتزم پہ کھڑے ہوکر انسان اللہ سے جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ اسے عطا فرماتے ہیں۔

قبولیت کی صورتیں: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب بھی کوئی مسلمان اللہ سے ایسی دعاء کرتا ہے جو گناہ یا قطع رحمی سے متعلق نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اسے تین میں سے ایک چیز ضرور عطا فرماتے ہیں۔

(۱) اس دعاء کو فوراً قبول کرکے اسکا مطالبہ پورا کردیتے ہیں۔یا

(۲) اس کے لئے ذخیرہ آخرت بنا دیتے ہیں۔یا

(۳) اس دعاء کے ذریعے کوئی آنے والی مصیبت ٹال دیتے ہیں۔

صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ پھر تو ہمیں بہت زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں تو آپ نے فرمایا: اللہ اس سے بھی زیادہ دینے والا ہے۔

(صحیح الادب المفرد (۵۴۷) الدعوات الکبیر(۳۲۹))

اس حدیث سے واضح ہے کہ اللہ علیم و خبیر خوب جانتا ہے کہ میرے بندے کے حق میں بہتر کیا ہے۔ انسان کی نظر تو فقط ظاہر پر ہوتی ہے لیکن اللہ کے علم میں ہے کہ یہ چیز اگر اس کو دنیا میں عطا کردی تو اس کے حق میں بہتر ہوگی یا نہیں' اگر انسان کے حق میں بہتر نہ ہو تو وہ ارحم الراحمین عطا نہیں کرتا تاکہ انسان غیر شعوری طور پر نقصان نہ اٹھائے اور اسی طرح آنے والی مصیبت کا بھی اللہ ہی کو علم ہے کوئی اور نہیں جانتا اور ذخیرہ آخرت میں بھی انسان ہی کا بھلا

ہے لہٰذا انسان کو جلد بازی کرتے ہوئے دعاء ترک نہیں کرنی چاہئے بلکہ اپنے خالق و مالک پہ یقین کامل رکھتے ہوئے کہ وہ میری دعاء ضائع نہیں کرے گا۔ دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ مثلاً انسان اللہ تعالیٰ سے بیٹا مانگتا ہے لیکن اللہ کے علم میں ہے اگر میں نے اسے بیٹا دیا تو اس کے لئے وبال جان بن جائے گا لیکن انسان اس حقیقت کو نہیں سمجھتا' ہو سکتا ہے کہ بیٹا نافرمان ہو۔ اس لئے انسان کو اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہئے۔

قبولیت دعاء کی علامات: دعاء کے دوران جب انسان پر خشیت الٰہی کا غلبہ ہو' اور اللہ کے حضور رونے کو جی چاہے' جسم پر کپکپی طاری ہو اور دعاء کے بعد انسان کو سکون محسوس ہو اور یوں محسوس کرے جیسا کہ ایک بار گراں اس کے سر سے اتر گیا ہے تو سمجھ لے کہ اللہ نے اس کی دعا قبول فرمالی ہے۔ کیونکہ الحاح و اصرار اور لجاجت کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے نکلنے والی دعائیں اللہ تعالیٰ رد نہیں فرماتے۔

جن کی دعاء قبول نہیں ہوتی

ا۔ حرام خور: جس شخص کا کھانا' پینا اور لباس حرام کی کمائی سے ہو اس کی دعاء اور کوئی عبادت اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ فَقَالَ: "يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا

إِنِّيْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ وَقَالَ "يَاأَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَارَزَقْنٰكُمْ" ثُمَّ ذَكَرَالرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَيَمُدُّيَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَارَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَ غُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ"

(مسلم ۷/۱۰۰ کتاب الزکاۃ)

"اے لوگو! جان لو کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے او رپاکیزہ چیزوں کو ہی پسند فرماتے ہیں اور بے شک اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو بھی وہی حکم دیا جو رسل عظام علیہم الصلوۃ والسلام کو دیا ہے" ارشاد باری ہے "اے جماعت رسل علیہم السلام پاکیزہ چیزوں میں سے کھاؤ اور نیک اعمال بجالاؤ میں تمہارے اعمال سے باخبر ہوں۔" نیز فرمایا "اے ایمان والو! ان پاکیزہ غذاؤں میں سے کھاؤ جو ہم نے آپ کو عطا کی ہیں۔" پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے شخص کا حال بیان فرمایا کہ طوالت سفر کے باعث اس کے بال پراگندہ اور جسم غبار آلود ہے اس فقیرانہ حالت میں آسمان کی طرف ہاتھ بلند کرکے "یا رب' یا رب" پکارتا ہے لیکن اس کا کھانا' پینا اور لباس حرام کی کمائی سے بنا اور اس کا جسم حرام سے پلا ہے ایسے شخص کی دعاء کیسے قبول ہوسکتی ہے۔

اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں مَنِ اشْتَرٰى ثَوْبًا بِعَشَرَةِ دَرَاهِمَ وَفِيْهِ دِرْهَمٌ حَرَامٌ لَمْ يُقْبَلِ اللّٰهُ صَلَاةً مَادَامَ عَلَيْهِ' ثُمَّ اَدْخَلَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ ثُمَّ قَالَ: صُمَّتَا اِنْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُهٗ۔" (مسند احمد ۲/۱۳۴ ح ۵۷۳۴)

"اگر کسی نے دس درہم میں کوئی کپڑا خریدا اور ان میں سے ایک درہم حرام کی کمائی سے ہو تو جب تلک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس شخص کی کوئی نماز قبول نہیں فرماتے۔ پھر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں داخل کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اسے فرماتے ہوئے نہ سنا ہو تو میرے یہ کان بہرے ہو جائیں۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ بِنَفَقَةٍ طَيِّبَةٍ وَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادٰى: لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، نَادَاهُ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ - لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ - زَادُكَ حَلَالٌ وَ رَاحِلَتُكَ حَلَالٌ وَحَجُّكَ مَبْرُورٌ غَيْرُ مَأْزُوْرٍ، وَإِذَا خَرَجَ الرَّجُلُ بِالنَّفَقَةِ الْخَبِيْثَةِ فَوَضَعَ رِجْلَهُ فِي الْغَرْزِ فَنَادٰى لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، نَادٰى مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ لَا لَبَّيْكَ لَكَ وَلَا سَعْدَيْكَ زَادُكَ حَرَامٌ وَ نَفَقَتُكَ حَرَامٌ وَحَجُّكَ غَيْرُ مَبْرُوْرٍ۔" (الطبرانی)

"جب آدمی پاکیزہ زاد راہ کے ساتھ حج کے لئے نکلتا اور پابہ رکاب ہو کر "لَبَّيْكَ" پکارتا ہے تو آسمان سے ایک پکارنے والا اسے جواب دیتا ہے کہ تیری حاضری قبول اور اللہ کی رحمت کا تجھ پر نزول ہو، تیرا توشہ حلال، تیری سواری کسب حلال سے، تیرا حج مبرور اور بخشش سے بھرپور اور جب کوئی حرام کمائی کے ساتھ حج کے لئے نکلتا ہے اور سواری پر بیٹھ کر "لبیک" پکارنا شروع کرتا ہے تو آسمان سے منادی جواب دیتا ہے تیری لبیک نامنظور ہے اور تو

رب کی رحمت سے محروم ہے' تیرا زاد سفر ناجائز' تیرا توشہ حرام اور تیرا حج غیر مقبول ہے۔"

مذکورہ آیات مبارکہ اور احادیث شریفہ سے واضح ہے کہ قبولیت اعمال کے لئے رزق کا حلال ہونا ضروری ہے وگرنہ نہ دعاؤں میں اثر ہوگا اور نہ ہی باقی عبادات پایہ قبول تک پہنچ سکتی ہیں لہٰذا بحیثیت مسلمان ہر شخص کو سوچنا چاہیئے کہ وہ اپنے اور اپنے بیوی بچوں کے منہ میں کیسانوالہ ڈال رہا ہے' رزق حلال سے یا کہ حرام کمائی سے؟ اللہ کے لئے سوچیئے' اس دنیائے دوں اور جہان عارضی اور حیات فانی کی عیش و عشرت اور آسودگی کی خاطر حلال و حرام کی تمیز سے بے نیاز ہوکر اپنی آخرت تباہ نہ کیجئے' اپنے اور اپنے اہل و عیال کے حال پر رحم کیجئے' حرام کی کمائی سے ان کے لئے سہولتیں فراہم کرنا ان کے ساتھ دوستی کے پردے میں دشمنی کے مترادف ہے۔

رشوت خوروں' سودی کاروبار اور سودی بنکوں میں ملازمت کرنے والوں' شراب فروشوں' سینما گھروں اور قحبہ خانوں کی کمائی کھانے والوں' فحش گانوں اور فلموں کے آڈیو اور ویڈیو کیسٹ فروخت کرنے والوں' فحش ناول' ڈائجسٹ اور برہنہ تصویر اور پوسٹرز بیچنے والوں' ساحروں اور کاہنوں' پامسٹروں اور نجومیوں' غیر اللہ کے نام پر نیازیں وصول کرنے والے گدی نشینوں' چوروں' ڈاکوؤں' ناجائز منافع خوروں' بیواؤں اور یتیموں کی جائیداد پہ ناجائز قبضہ جمانے والوں' مزدوروں کی خون پسینے کی کمائی ھڑپ کرنے والوں' ملاوٹ کرنے والوں اور اپنے فرائض میں بددیانتی کرنے والوں' الغرض ناجائز اور حرام ذرائع سے روزی کمانے والوں کو اللہ کے فرمان پر یقین رکھنا چاہیئے کہ وہ رزاق کائنات ہے اس کا فرمان ہے "وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا" (ھود:۶)

"زمین پہ چلنے والی تمام مخلوقات کا رزق اللہ کے ذمے ہے لہٰذا حلال ذرائع اختیار کرنا انسان کا کام ہے رزق عطا کرنا اللہ تعالیٰ کے ذمے ہے۔"

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، فَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَوْفِيَ رِزْقَهَا وَاِنْ اَبْطَأَ عَنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَجْمِلُوْا فِي الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ وَدَعُوْا مَا حُرِمَ۔ " (صحیح سنن ابن ماجہ ۲/۲۰۷ح۱۷۵۶)

"اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور روزی کمانے کے حلال ذرائع اختیار کرو، یقیناً اس وقت تک کسی کو موت نہیں آئے گی جب تک وہ اپنا مکمل رزق نہ کھالے اگرچہ اس کی خواہش کے مطابق یکبارگی اسے نہ بھی ملے (بہرحال وہ اپنا مقرر رزق کھا کر ہی دنیا سے جائے گا) اللہ سے ڈرو اور حلال طریقے سے روزی کماؤ، جائز کو لو اور ناجائز کو چھوڑ دو۔"

حدیث پاک کے مطابق جب انسان کا مقدر ہی اس کو ملے گا تو پھر حرام طریقے سے ہاتھ پاؤں مارنے کا کیا فائدہ۔ یاد رکھئے! حلال کمائی تھوڑی بھی ہو تو اس میں برکت ہوتی ہے اور حرام کمائی بے برکت ہونے کے ساتھ ساتھ جیسے آتی ہے ویسے ہی چلی جاتی ہے کیونکہ مال حرام کی مثال بادل کے سائے کی طرح ہے جس طرح بادلوں کا سایہ ایک جگہ نہیں ٹھہرتا اسی طرح مال حرام بھی وفا نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو رزق حلال وافر مقدار میں عطاء فرمائے اور حرام سے بچائے۔ آمین

۲۔ <u>جس کی اہلیہ بد اخلاق ہو:</u> یعنی ایسا شخص جس کی بیوی کے اخلاق و

اطوار درست نہ ہوں (سلسلہ صحیحہ۔۱۸۰۵) اور وہ سب کچھ جانتے ہوئے اسے گھر میں بسائے رکھے حدیث پاک میں ایسے شخص کو دیوث کہا گیا ہے اس کی نہ تو دعاء قبول ہوتی ہے اور نہ ہی وہ جنت میں جائے گا (ایضاً) ہاں اگر ایسی عورت سچی توبہ کرے اور آئندہ کے لئے اپنی ایسی حرکات ترک کردے تو اللہ غفور رحیم ہے۔

۳۔ <u>مالی معاملات میں لاپرواہی برتنے والا:</u> یعنی ایسا شخص جس نے کسی کو قرض دیا لیکن نہ اسے تحریر کیا اور نہ ہی کوئی گواہ بنایا کیونکہ ایسا کرنے سے مال کے ضائع ہونے اور لڑائی جھگڑے کا خدشہ ہوتا ہے جو کہ اللہ تعالیٰ کو ناپسند ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس حکم کی خلاف ورزی بھی "یَاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْهُ" (البقرہ=۲۸۲)

"اے ایمان والو! جب تم ایک مدت تک کے لئے لین دین کا معاملہ کرو۔ تو لکھ لیا کرو۔ نیز فرمایا "وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِکُمْ فَاِنْ لَّمْ یَکُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ۔ اور دو آدمیوں کو ایسے معاملات میں گواہ بناؤ اور دو آدمی میسر نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنالو۔"

۴۔ <u>مال و دولت نااہل لوگوں کے سپرد کرنے والا:</u> اس کے دو مفہوم ہیں۔

ا۔ ایسا شخص جس کی کفالت میں کوئی یتیم بچہ ہو جو کہ صاحب جائیداد ہو اور وہ اس بچے کی جائیداد کو بلوغت سے قبل ہی اس کے حوالے کردے۔ کیونکہ ایسی صورت میں خدشہ ہے کہ بچہ ناسمجھی کی بناء پر اپنا مال ضائع کرلے گا۔

۲۔ کوئی مالدار آدمی کاروبار کی غرض سے کسی ناتجربہ کار آدمی کو رقم دے تاکہ مضاربت کرسکیں کیونکہ ناتجربہ کار آدمی سے نقصان ہی کی توقع کی جاسکتی ہے اور اسی طرح دوسرے ناسمجھ اور فضول خرچ لوگوں کے ہاتھوں میں اپنا مال دینا کیونکہ یہ مالی معاملے میں تہاون اور سستی ہے جس سے مال ضائع ہونے کا خطرہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے فضول خرچی اور اسراف کرنے والوں اور مال کو بے جا لٹانے والوں کو شیاطین کے بھائی کہا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ۔" (بنی اسرائیل)

"بے جا مال لٹانے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔"

اور قیامت کے دن مالی معاملات کے بارے میں باز پرس ہوگی۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَزُوْلُ قَدَمَا ابْنِ آدَمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُسْأَلَ عَنْ خَمْسٍ۔ عَنْ عُمُرِهٖ فِيْمَا اَفْنَاهُ وَعَنْ شَبَابِهٖ فِيْمَا اَبْلَاهُ وَعَنْ مَالِهٖ مِنْ اَيْنَ اِكْتَسَبَهٗ وَفِيْمَا اَنْفَقَهٗ وَمَاذَا عَمِلَ فِيْمَا عَلِمَ" (سنن الترمذی)

"قیامت کے روز کوئی شخص اس وقت تک اپنی جگہ سے پاؤں نہیں ہلا سکے گا جب تلک وہ پانچ سوالات کے جوابات نہیں دے پاتا۔"

(۱) اپنی عمر کے بارے میں کہ زندگی کیسے گزاری (اللہ کی اطاعت و فرمانبرداری یا کہ بغاوت و نافرمانی میں)

(۲) جوانی کی عمر سے متعلق کہ جوانی کہاں صرف کی۔

(۳) مال کیسے کمایا (حلال طریقے سے یا حرام اور ناجائز طریقے سے)

(۴) اور کہاں خرچ کیا (اللہ کی راہ اور جائز کاموں میں یا کہ عیاشی و فحاشی اور ناجائز کاموں میں)

(۵) جس مسئلہ کا علم ہوا اس پر عمل کیا تھا کہ نہیں۔"

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ يَدْعُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فَلَا يُسْتَجَابُ لَهُمْ: رَجُلٌ كَانَتْ تَحْتَهُ امْرَأَةٌ سَيِّئَةُ الْخُلُقِ فَلَمْ يُطَلِّقْهَا وَرَجُلٌ كَانَ لَهُ عَلٰى رَجُلٍ مَالٌ فَلَمْ يُشْهِدْ عَلَيْهِ۔ وَرَجُلٌ آتٰى سَفِيْهًا مَالَهُ: وَقَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمْ" (صحیح الجامع الصغیر ۳۰۷۵' سلسلہ الصحیحہ ۱۸۰۵)

"تین اشخاص اللہ تعالیٰ سے دعاء کرتے ہیں لیکن ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔"

(۱) ایسا شخص جس کے گھر بد چلن بیوی ہو اور وہ اسے طلاق نہ دے۔

(۲) جس شخص نے کسی کو قرض دیا اور کوئی گواہ نہ بنایا ہو۔

(۳) جس نے بے سمجھ اور نا تجربہ کار لوگوں کو مال دیا ہو۔

اور امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں دو اور اشخاص کا بھی ذکر کیا ہے۔

۵۔ بہت زیادہ غیبت کرنے والا: کیونکہ کسی کی پیٹھ پیچھے اس کی برائی بیان کرنا اللہ تعالیٰ کو بہت ناپسند ہے اور حدیث پاک میں اسے بدکاری سے بڑا جرم قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ حاسد اور کینہ پرور: مسلمانوں کے بارے میں دل میں حسد اور کینہ

رکھنے والا شخص' چنانچہ منقول ہے کہ آپ ؐ نے فرمایا:

ثَلَاثَةٌ لَا يُسْتَجَابُ دُعَاؤُهُمْ: آكِلُ الْحَرَامِ وَمُكْثِرُ الْغِيْبَةِ وَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ غِلٌّ اَوْحَسَدٌ لِلْمُسْلِمِيْنَ۔ (تفسیر القرطبی ۲۰/۱۷۷)

"تین قسم کے لوگوں کی اللہ تعالیٰ دعاء قبول نہیں فرماتے۔

(۱) حرام خور۔

(۲) بہت زیادہ غیبت کرنے والا۔

(۳) جس کے دل میں مسلمان کے متعلق حسد اور کینہ ہو۔"

(مگر ہمیں یہ روایت حدیث کی کسی مستند کتاب میں نہیں ملی)

۷۔ جلد باز: یعنی ایسا شخص جو اللہ سے دعاء کرتا ہے پھر مایوس ہو کر دعاء کرنا چھوڑ دے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا يَزَالُ يُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْقَطِيْعَةِ رَحِمٍ مَالَمْ يَسْتَعْجِلْ" قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ (صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)! مَاالْاِسْتِعْجَالُ؟ قَالَ: "يَقُوْلُ دَعَوْتُ وَقَدْ دَعَوْتُ فَلَمْ اَرَيَسْتَجِيْبُ لِيْ فَيَسْتَحْسِرُ عِنْدَذٰلِكَ وَيَدَعُ الدُّعَاءَ۔"

(البخاری و مسلم واللفظ لہ)

"آدمی کی دعاء اگر قطع رحمی یا گناہ کے کاموں سے متعلق نہ ہو تو ہمیشہ قبول کی جاتی ہے تاوقتیکہ وہ جلد بازی کرے' آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ وہ جلد بازی کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ کسی کا یہ کہہ کر دعاء کو ترک کر دینا کہ میں نے

بہت دعائیں کی ہیں لیکن کوئی دعاء قبول نہیں ہوتی۔"

ممنوع دعائیں

۱۔ دنیا میں ہی سزا طلب کرنا: یعنی کسی شخص کا اللہ تعالیٰ سے دعاء کرنا کہ اے اللہ! میرے گناہوں کی سزا مجھے دنیا میں دے لے تاکہ میں آخرت کے عذاب سے بچ سکوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی دعاء کرنے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسلمان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو بیماری کے سبب پرندے کے بچے کی طرح کمزور ہوچکا تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے پوچھا کہ کیا آپ کوئی دعا کرتے تھے؟ تو اس نے جواب دیا: جی ہاں میں دعاء کرتا تھا "اے اللہ! جو سزا تو مجھے آخرت میں دینا چاہتا ہے وہ مجھے دنیا ہی میں دے لے" تو آپ نے فرمایا:

"سُبْحَانَ اللّٰهِ لَا تُطِيقُهُ أَوْلَا تَسْتَطِيعُهُ۔ أَفَلَا قُلْتَ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" قَالَ: فَدَعَا اللّٰهَ فَشَفَاهُ۔"

(رواہ مسلم)

"سبحان اللہ! آپ میں اتنی طاقت کہاں کہ اللہ کا عذاب جھیل سکو! آپ نے یہ دعاء کیوں نہیں کی: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ" کہ اے اللہ مجھے دنیا میں اور آخرت میں بھلائی عطا فرما اور مجھے جہنم کے عذاب سے بچا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ

وسلم نے اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعاء کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے شفاء عطا فرمادی۔

۲۔ جلدی موت کے لئے دعاء کرنا: حضرت قیس بن ابی حازم کا بیان ہے:

دَخَلْنَا عَلٰی خَبَّابٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ وَقَدِ اکْتَوٰی سَبْعَ کَیَّاتٍ فِیْ بَطْنِہٖ فَقَالَ: لَوْمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھَانَا اَنْ نَدْعُوَ بِالْمَوْتِ لَدَعَوْتُ بِہٖ۔ (مسلم)

"ہم حضرت خباب بن الارت رضی اللہ عنہ کے پاس گئے جن کے پیٹ کو بیماری کی وجہ سے سات جگہ سے داغا گیا تھا تو فرمانے لگے کہ اگر رسول ﷺ نے موت مانگنے سے منع نہ کیا ہوتا تو میں موت کے لئے ضرور دعاء کرتا۔"

یعنی بیماری یا تکلیف سے گھبرا کر موت کی خواہش یا دعاء کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی گھبرا گیا ہو اور فتنہ و شر سے زیادہ دلبرداشتہ ہوگیا ہو تو اسے چاہئے کہ یہ دعاء کرے جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایسے موقعہ پر آپؐ نے یہ دعاء سکھلائی۔

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَاکَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ" (مسلم)

"اے اللہ! جب تک میرے لئے جینا بہتر ہے تو مجھے زندہ رکھ اور جب مرنا بہتر ہو تو مجھے موت عطا کردے۔"

۳۔ اپنے اہل و مال کے لئے بد دعاء: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے

روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَدْعُوا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوا مِنَ اللّٰہِ یُسْأَلُ فِیْھَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ" (مسلم)

"اپنے' اپنی اولاد اور نہ ہی اپنے مال و دولت کے لئے بددعاء کرو' مبادا دعاء کسی ایسی گھڑی میں ہو جس میں اللہ تعالیٰ دعاء کو رد نہیں فرماتے۔ آپ کے منہ سے بددعاء نکلے اور اللہ تعالیٰ اسے قبول کرلیں" اور نتیجۃً وہ چیز ہلاک و تباہ ہوجائے جس کے بارے میں بددعاء کی گئی ہو۔

۴۔ **قطع رحمی یا گناہ کے لئے دعاء کرنا:** رشتہ داریاں اور ناطے توڑنے کے لئے' مثلاً یہ دعاء کرنا کہ اے اللہ! میرے فلاں رشتہ دار کو مجھ سے دور کردے' میرے فلاں عزیز کے درمیان جدائی ڈال دے' اور اسی طرح گناہ کے لئے دعاء کرنا یعنی اے اللہ! مجھے سینما دیکھنے کی توفیق عطا فرما' اے اللہ! چوری کرنے میں میری مدد فرما وغیرہ ایسی دعاء کرنا جائز نہیں۔ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

"یُسْتَجَابُ لِلْعَبْدِ مَالَمْ یَدْعُ بِإِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ" (مسلم)

"بندے کی دعاء اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہیں کرتا۔"

۵۔ **فوت شدگان کی برائی بیان کرنا:** فوت شدہ مسلمانوں کے عیوب بیان کرنا' انہیں برا بھلا کہنا اور ان کے لئے بددعاء کرنا جائز نہیں' ہاں اگر کسی کے

عقائد گمراہ کن ہوں یا اس کے نظریات باطل ہوں تو ان سے لوگوں کو آگاہ کرنا چاہئے تاکہ لوگ گمراہی اور تباہی سے بچ سکیں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتِ فَإِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوا اِلٰى مَا قَدَّمُوا۔"

(البخاری)

"فوت شدگان کو برا مت کہو وہ تو اپنے انجام کو پہنچ چکے ہیں۔"

۶۔ لعنت بھیجنا: کسی معین شخص یا جانور پر لعنت بھیجنا جائز نہیں۔ ہاں، اجمالی طور پر ایسے لوگوں پر لعنت کرنا جن کے افعال لعنت کا سبب بنتے ہیں جائز ہے۔ جیسا کہ "لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ" جھوٹوں پر اللہ کی لعنت۔ یا جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ" غیر اللہ کے نام پر جانور ذبح کرنے والوں پر اللہ کی لعنت۔" یا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَيْهِ" اپنے والدین کو لعنت کرنے والے پر اللہ کی لعنت، اور "لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ" خوبصورتی کے لئے اپنے بالوں کے ساتھ مصنوعی بال جڑوانے والی اور جوڑنے والی عورتوں پر اللہ کی لعنت۔" وغیرہ۔ حضرت عمران بن حصین فرماتے ہیں:

بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ اَسْفَارِهِ وَ امْرَأَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى نَاقَةٍ فَضَجِرَتْ فَلَعَنَتْهَا فَسَمِعَ ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ خُذُوْا مَا عَلَيْهَا وَدَعُوْهَا،

فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ" قَالَ عِمْرَانُ: فَكَأَنِّيْ اَرَاهَا تَمْشِيْ فِي النَّاسِ مَا يَعْرِضُ لَهَا اَحَدٌ۔ (مسلم)

"کہ ہم ایک سفر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے ہمارے قافلے میں ایک انصاری عورت اپنی اونٹنی پر سوار تھی جس سے تنگ آکر اس نے اس اونٹنی پر لعنت کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ سنا تو فرمایا:

"اونٹنی پر سے سامان اتار لو اور اسے چھوڑ دو اس پر لعنت کی جاچکی ہے۔"

حضرت عمران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا کہ میں اب بھی اس کی اونٹنی کو دیکھ رہا جو لوگوں کے درمیان دھتکاری ہوئی پھرتی ہے کوئی اسے لینے کے لئے تیار نہیں۔ نیز آپ نے ارشاد فرمایا:

"لَيْسَ الْمُوْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ" (ترمذی)

"مومن طعنہ زنی و لعنت، فحاشی اور بیہودہ گوئی کرنے والا نہیں ہوتا۔"

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا، صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تَهْبِطُ اِلَى الْاَرْضِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا، ثُمَّ تَأْخُذُ يَمِيْنًا وَ شِمَالاً فَاِذَالَمْ تَجِدْ مَسَاغاً رَجَعَتْ اِلَى الَّذِيْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ اَهْلاً لِّذٰلِكَ وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلَى قَائِلِهَا (ابوداؤد)

"بے شک جب کوئی انسان کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کی طرف اٹھتی ہے اور آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر زمین کی

طرف پلٹتی ہے تو اس کے راستے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر دائیں بائیں دوڑتی ہے۔ حتیٰ کہ جب اسے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ملتا تو اس چیز کی طرف پلٹتی ہے جس پر کہ لعنت کی گئی ہو اور اگر وہ لعنت کی حقدار نہ ہو تو پھر یہ لعنت کرنے والے کے اوپر برستی ہے۔

۷۔ بلاوجہ کسی مسلمان کو گالی دینا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ" (متفق علیہ)

کسی مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس کے ساتھ لڑائی کرنا کفر ہے۔"

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُسْتَبَّانِ مَاقَالَا فَعَلَى الْبَادِىْ مِنْهُمَا حَتّٰى يَعْتَدِىَ الْمَظْلُوْمُ" (مسلم)

"ایک دوسرے کو گالی دینے والوں میں مجرم وہ ہے جو ابتدا کرتا ہے الا یہ کہ مظلوم زیادتی پر اتر آئے۔"

۸۔ بخار کو گالی دینا: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ام سائب یا ام مسیب کے ہاں تشریف لے گئے تو وہ کراہ رہی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ بخار ہو گیا ہے اللہ اسے غارت کرے تو آپ نے فرمایا "بخار کو گالی مت دو یہ تو انسان کے گناہوں کو ایسے ختم کر دیتا ہے جیسا کہ لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو دور کر دیتی ہے۔ (مسلم)

۹۔ ہوا کو برا کہنا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہوا اللہ کے حکم سے چلتی ہے لہٰذا جب تیز ہوا چلے تو اسے برا مت کہو بلکہ اللہ سے اس کی خیر طلب کرو اور اس کے شر سے پناہ مانگو۔ (حسن۔ابوداود)

۱۰۔ مرغ کو گالی دینا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مرغ کو گالی مت دو یہ تو آپ کو نماز کے لئے بیدار کرتا ہے۔ (صحیح۔ ابوداود)

۱۱۔ زمانے کو برا بھلا کہنا: یعنی زمانہ ایسا ہے' زمانہ ایسا ہے۔

"نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ "ابن آدم مجھے تکلیف دیتا ہے یہ زمانے کو برا کہتا ہے حالانکہ میں ہی زمانے میں تغیر پیدا کرنے والا ہوں اور میں ہی رات اور دن کو یکے بعد دیگرے لاتا ہوں۔"

(متفق علیہ)

مختلف اوقات کی دعائیں

گھر میں داخل ہونے کی دعاء: حضرت ابو مالک الاشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص گھر میں داخل ہو تو اسے یہ دعاء پڑھنی چاہیئے اور پھر اپنے اہل خانہ کو سلام کہنا چاہیئے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ خَیْرَ الْمَوْلِجِ وَخَیْرَ الْمَخْرَجِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَلَجْنَا وَبِسْمِ اللّٰهِ خَرَجْنَا وَعَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا تَوَكَّلْنَا۔ (ابوداؤد)

"اے اللہ! میں آپ سے گھر میں داخل ہونے اور گھر سے باہر جانے کی خیروبرکت مانگتا ہوں ہم اللہ کے نام سے داخل ہوتے اور اللہ ہی کا نام لے کر باہر

نکلتے ہیں اور اپنے پروردگار اللہ رب العزت ہی پر ہمارا بھروسہ ہے۔"

گھر سے نکلنے کی دعاء: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گھر سے نکلتے وقت مندرجہ ذیل دعاء پڑھتا ہے اسے اللہ کی طرف سے کہا جاتا ہے تجھے پوری رہنمائی مل گئی، تیرے معاملات سدھار دیئے گئے، تجھے محفوظ کر دیا گیا اور شیطان نامراد ہو کر اس سے دور ہو جاتا ہے۔

"بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" (صحیح ابوداؤد)

"میں اللہ کا نام لیکر (گھر سے نکل رہا ہوں) اسی پر میرا بھروسہ ہے اور اس کی مدد کے بغیر نہ کوئی طاقت کام آسکتی ہے نہ قوت۔"

دوسری دعاء: ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بھی میرے گھر سے باہر تشریف لے جاتے تو اپنی نگاہ مبارک آسمان کی طرف اٹھا کر یہ دعاء پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَیَّ۔" (صحیح۔ ابوداؤد)

"اے اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں اس سے کہ میں بھٹک جاؤں یا کوئی مجھے گمراہ کر دے، یا میں کسی پر زیادتی کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے یا مجھ سے کوئی نادانی ہو یا کوئی میرے ساتھ بدتمیزی کرے۔"

مجلس کے گناہوں کا کفارہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور دوران مجلس اس

سے بہت سی فضول گفتگو ہو جائے اگر وہ مجلس کے اختتام پر یہ دعاء پڑھ لے تو اللہ تعالیٰ اس کے اس مجلس کے گناہ بخش دیتے ہیں۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ" (صحیح۔الترمذی)

"اے اللہ! میں (ہر قسم کے عیوب و نقائص سے) تیری تقدیس کرتا ہوں اور تیری حمد و ثناء بیان کرتا ہوں' میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں اور تیری بارگاہ میں اپنے گناہوں سے تائب ہوتا ہوں۔"

بازار میں داخل ہونے کی دعاء: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔ (حسن۔ الاذکار للنووی)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی بادشاہت ہے اور وہی ہر قسم کی تعریف کے لائق ہے' وہی زندگی بخشتا ہے اور وہی فوت کرتا ہے اور وہ خود ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے جسے کبھی موت نہیں' ہر قسم کی بھلائی اسی کے ہاتھ میں ہے اور وہی ہر چیز پہ قادر ہے۔"

کھانے اور پینے کی دعائیں: دائیں ہاتھ سے کھانا اور پینا چاہئے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور پیو کیونکہ بائیں ہاتھ سے شیطان کھاتا پیتا ہے اور شروع میں کہنا چاہئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ "اللہ کے نام سے کھانا یا پینا شروع کرتا ہوں۔" (متفق علیہ)

اور اگر ابتداء میں بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو پھر جب یاد آجائے تو یوں کہنا چاہئے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ اللہ کے نام کے ساتھ شروع میں بھی اور آخر میں بھی۔ (صحیح' الترمذی' ابوداؤد)

کھانے پینے کے بعد کی دعائیں: (۱) حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی چیز کھاتے یا پیتے تو یہ دعاء پڑھتے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا۔"

"تمام تر تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جس نے کھلایا اور پلایا اور حلق کے راستے بسہولت اتارا اور اس کے (فضلے کے) نکلنے کا راستہ بنایا۔" (صحیح۔ ابوداؤد)

(۲) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کھانے سے فارغ ہوکر دستر خوان اٹھایا جاتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھتے تھے۔

"اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْهِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَلَا مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًی عَنْهُ رَبَّنَا۔" (البخاری)

"بے حد و حساب تعریفیں اللہ کے لئے انتہائی پاکیزہ اور بابرکت کی گئی جنہیں نہ کافی سمجھا گیا (کہ مزید ضرورت نہ ہو) اور نہ ہی ترک کیا گیا اور نہ ہی ان سے بے پرواہی کی گئی۔ اے ہمارے رب۔"

(۳) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانے سے فارغ ہوکر یہ دعاء بھی پڑھتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ هٰذَا وَرَزَقَنِیْهِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّةٍ۔ (صحیح۔ سنن الترمذی)

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کھانا کھلایا اور میری کوشش اور محنت کے بغیر مجھے عطاء کیا۔"

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی کھانا کھائے تو اسے یہ دعاء پڑھنی چاہئے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَاَطْعِمْنَا خَیْرًا مِّنْہُ۔

(صحیح سنن الترمذی)

"اے اللہ! ہمارے لئے اس کھانے میں برکت پیدا فرما اور اس سے بہتر ہمیں کھلا۔"

دودھ پینے کی دعاء: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے اللہ پینے کے لئے دودھ عنایت کرے اسے دودھ پی کر یہ دعاء پڑھنی چاہئے:

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْہِ وَزِدْنَا مِنْہُ۔ (صحیح۔ سنن الترمذی)

"اے اللہ! ہمارے لئے اس میں برکت پیدا فرما اور ہمیں اس سے بھی زیادہ عطا فرما۔" (صحیح سنن الترمذی)

کسی کے ہاں کھانے اور پینے کی دعائیں: حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جب کوئی کسی کے ہاں مہمان ہو یا دعوت طعام میں شریک ہو تو اسے کھانے کے بعد یہ دعاء پڑھنی چاہئے۔

(۱) اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَھُمْ فِیْمَا رَزَقْتَھُمْ وَاغْفِرْ لَھُمْ وَارْحَمْھُمْ۔ (مسلم ۲۲۵/۱۳)

"اے اللہ! تو نے انہیں جو کچھ دیا اس میں برکت فرما اور انہیں بخش دے اور ان پر رحم فرما۔"

(۲) اَللّٰھُمَّ اَطْعِمْ مَنْ اَطْعَمَنِیْ وَاسْقِ مَنْ سَقَانِیْ۔ (مسلم)

"اے اللہ! جو مجھے کھلائے تو اسے کھلا اور جس نے مجھے پلایا تو اسے پلا۔"

روزہ افطار کرتے وقت کی دعائیں: (۱) اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔ (ابوداؤد)

"اے اللہ! میں نے تیرے لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی عطا کردہ رزق پر افطار کر رہا ہوں۔"

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

ذَھَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ۔ (ابوداؤد والحاکم)

"پیاس بجھ گئی' رگیں تر ہوگئیں اور اگر اللہ نے چاہا تو اجر بھی ثابت ہوگیا۔"

کسی کے ہاں روزہ کھولنے کی دعاء: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کے ہاں روزہ افطار کرتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ۔ (ابوداؤد والطبرانی واحمد)

"آپ کے ہاں روزہ داروں نے روزہ افطار کیا نیک لوگ تمہارا کھانا کھاتے رہیں اور فرشتے آپ کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔"

نیا میوہ و پھل دیکھنے کی دعاء: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب فصل کا نیا میوہ پیش کیا جاتا تو آپ یہ دعاء فرماتے:

اَللّٰهُمَّ اَرَيْتَنَا اَوَّلَهٗ فَاَرِنَا آخِرَهٗ۔ (عمل الیوم واللیلہ لابن السنی)

"اے اللہ! تو نے ہمیں فصل کا پہلا میوہ دکھایا، ہمیں اس کا آخری میوہ بھی دکھا۔"

رات کو سوتے وقت کے اذکار و دعائیں: نیند سے قبل مندرجہ ذیل آداب کو ملحوظ رکھنا اور اذکار و دعاء پڑھنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت مبارکہ ہے۔

(۱) ... وضوء کرنا۔

(۲) ... بستر پر لیٹنے سے قبل بستر کو جھاڑنا۔

(۳) ... سورۃ الملک اور سورۃ السجدۃ کی تلاوت کرنا۔

(۴) ... سورۃ الاخلاص، سورۃ الفلق اور سورۃ الناس کو ایک ایک بار پڑھ کر ہاتھوں میں پھونک مارنا اور جہاں تک ممکن ہو سکے جسم پر ہاتھ پھیرنا اور ایسا تین بار کرنا۔

(۵)... سورۃ الکافرون کی تلاوت کرنا۔ (اس کے پڑھنے سے شرک سے براءت لکھی جاتی ہے)

(۶) ... آیۃ الکرسی پڑھنا۔ (سوتے وقت پڑھنے سے مال و جان محفوظ رہتے ہیں)

(۷) ... (۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر) پڑھنے سے دن بھر کی تھکان دور ہو جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

دعائیں: (۱) دائیں رخسار کے نیچے دایاں ہاتھ رکھ کر یہ دعاء پڑھیں۔

"اَللّٰھُمَّ بِاسْمِکَ اَمُوْتُ وَاَحْیَا۔"

"اے اللہ! میں تیرے نام سے سو رہا ہوں اور تیرے ہی نام سے اٹھوں گا۔" (البخاری مع الفتح ۱۱/ ۹۸)

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بستر پر لیٹتے تو دایاں ہاتھ دائیں رخسار کے نیچے رکھ کر تین مرتبہ یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَکَ۔

"اے اللہ! تو اس روز مجھے اپنے غذاب سے بچا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا۔" (صحیح۔ سنن الترمذی ۳/ ۱۴۳ و ابوداود)

(۳) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی رات کو بستر پر لیٹنا چاہیئے تو بستر کو جھاڑے اور لیٹ کر یہ دعاء پڑھے:

بِاسْمِکَ رَبِّیْ وَضَعْتُ جَنْبِیْ وَبِکَ اَرْفَعُهٗ اِنْ اَمْسَکْتَ نَفْسِیْ فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَکَ الصَّالِحِیْنَ۔

(البخاری مع الفتح ۱۱/ ۱۳۰ و مسلم)

"اے میرے پروردگار! تیرے نام کے ساتھ میں نے اپنا پہلو بستر پہ لٹا دیا اور تیرے نام کے ساتھ ہی اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری روح قبض کر لی تو اس پہ رحم فرمانا اور اگر واپس لوٹا دی تو اس کی حفاظت فرمانا جس کے ساتھ تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے۔"

(۴) حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو سونے سے قبل وضوء کرے اور پھر دائیں کروٹ لیٹ کر درج ذیل دعاء پڑھے اور اس کے بعد کوئی کلام نہ کرے تو اگر اس رات وہ فوت ہوگیا تو اسکی موت فطرت اسلام پر ہوگی اور اگر زندہ رہا تو خیرو بھلائی پائے گا۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَوَجَّھْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْکَ' رَغْبَۃً وَّرَھْبَۃً اِلَیْکَ' لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِکِتَابِکَ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَنَبِیِّکَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ"

(بخاری کتاب الدعوات والتوحید و مسلم)

"اے اللہ! میں نے اپنے تیئں تیرے حوالے کیا اور اپنا رخ تیری طرف پھیر لیا' تیری طرف رغبت کرتے ہوئے اور تجھ سے ڈرتے ہوئے' نہ تیرے علاوہ کوئی جائے پناہ ہے اور نہ تجھ سے بھاگ کر جانے کی کوئی جگہ ہے میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے نبی پر ایمان لایا۔"

(۵) اَللّٰھُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَاَنْتَ تَوَفَّاھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَ مَحْیَاھَا اِنْ اَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا' وَاِنْ اَمَتَّھَا فَاغْفِرْلَھَا' اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ۔ (مسلم و احمد)

"اے اللہ! تو نے ہی میری جان پیدا کی اور تو ہی اسے فوت کرے گا اس کی موت اور زندگی تیرے ہی لئے ہے۔ اگر تو اسے زندہ رکھے تو اسکی حفاظت فرما اور اگر اسے موت دے تو اسے بخش دے اے اللہ میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔"

(۶) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بستر پر لیٹ کر یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَآوَانَا، فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِیَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِیَ۔ (مسلم)

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور ہمیں کافی ہو گیا اور ہمیں جگہ دی ورنہ کتنے ہی لوگ ہیں جنہیں کوئی کفایت کرنے والا اور جگہ دینے والا نہیں۔"

یہ تمام دعائیں یا ان میں سے کوئی دعاء بھی سوتے وقت پڑھ لی جائے تو کافی ہے کیونکہ آپ نے مختلف اوقات میں صحابہ کرام کو یہ مختلف دعائیں سکھائیں۔

نیند سے بیدار ہوتے وقت کی دعائیں: (۱) حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَاِلَیْهِ النُّشُوْرُ۔ (البخاری مع الفتح ۱۱/۹۸)

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں (عارضی طور پر) مارنے کے بعد زندہ کیا اور بالآخر اسی کے پاس دوبارہ زندہ ہو کر جانا ہے۔"

(۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی نیند سے بیدار ہو تو اسے یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ عَلَیَّ رُوْحِیْ وَعَافَانِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَاَذِنَ لِیْ بِذِكْرِهٖ۔ (حسن۔ الاذکار)

"تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے میری روح کو دوبارہ میری طرف لوٹایا اور جسمانی طور پر مجھے عافیت بخشی اور اپنے ذکر کا موقع فراہم کیا۔"

رات کو پہلو بدلتے وقت: ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جب پہلو بدلتے تو یہ دعاء پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا الْعَزِيزُ الْغَفَّارُ۔ (صحیح الجامع الصغیر ۸۵۷/۲)

اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا اور سب پہ غالب ہے۔ آسمانوں زمینوں اور ان کے مابین ہر چیز کا مالک ہے۔ بہت ہی عزت والا' بخشندہ گناہ ہے۔

نیند میں بے چینی یا خواب میں ڈر جانا: جب کوئی خواب میں ڈر جائے یا اسے بے چینی محسوس ہو اور نیند نہ آئے تو اسے یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَشَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ۔

(ترمذی' ابوداود' احمد)

میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کے ذریعے پناہ مانگتا ہوں' اس کے غضب' اس کی سزا اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیاطین کے وساوس سے اور اس سے کہ وہ میرے قریب آئیں۔

خواب دیکھنا: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب تین قسم کے ہوتے ہیں۔
(۱) سچے خواب (۲) حدیث نفس (اضغاث احلام (۳) وساوس شیطان
(مسلم والترمذی)

(۱) حدیث نفس یا اضغاث احلام: سے مراد وہ پراگندہ خیالات ہیں جو انسان کے ذہن میں گھومتے رہتے ہیں۔ مثلاً سارا دن جو کام کرتا رہا یا کوئی واقعہ سنا یا دیکھا ہو رات کو وہی خیال بن کے ذہن و دماغ میں گھومتا رہتا ہے اور وہ منظر انسان خواب میں دیکھتا ہے یا پھر بدہضمی اور معدے کی خرابی کی وجہ سے بخارات دماغ کو چڑھتے ہیں جن کے دباؤ کی وجہ سے انسان گھبرا جاتا ہے۔ یا خواب میں ڈر جاتا ہے۔ تو ایسے خواب قابل تعبیر نہیں ہوتے اور نہ ہی کسی کو بتانے چاہئیں کیونکہ ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔

(۲) وساوس شیطان: بعض اوقات شیطان انسان کو پریشان کرنے کے لئے اس کے دل میں وساوس ڈالتا ہے جو ایک خیالی شکل میں انسان خواب میں دیکھتا ہے تو پریشان ہوجاتا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے "ایک آدمی نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اپنا خواب بیان کیا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا سر تن سے جدا ہوگیا ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سن کر مسکرانے لگے اور فرمایا جب شیطان خواب میں کسی کے ساتھ کھیلے تو اسے بیان نہیں کرنا چاہئے" (مسلم)

اس سے معلوم ہوا کہ اس کی بھی کوئی تعبیر نہیں اور نہ ہی ایسا خواب کسی کے سامنے بیان کرنا چاہئے۔

سچے خواب: دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(۱) نیک اور پسندیدہ خواب (۲) پریشان کن خواب

نیک اور پسندیدہ (اچھے) خواب: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اَلرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ" اچھے خواب مومن کے لئے اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں' اور انہی کو احادیث مبارکہ میں "الرویا" اور "المبشرات" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ (بخاری۔ مسلم۔ ترمذی)

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں دریافت کیا "لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیَاۃِ الدُّنْیَا" کہ مومن کو دنیا میں بشارت دینے سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اس سے مراد اچھے خواب ہیں جو مومن خود اپنے بارے میں دیکھتا ہے یا اس کے بارے میں کوئی اور دیکھتا ہے" (الترمذی)

خواب بیان کرنا: اچھے خواب ہر کسی کے سامنے بیان نہیں کرنے چاہئیں بلکہ تعبیر سے واقف علماء یا اپنے مخلص اور خیر خواہ دوستوں کے سامنے بیان کرنا چاہئیں۔ کیونکہ ہوسکتا ہے کہ سننے والا غلط تعبیر کردے کیونکہ خواب کا وقوع تعبیر کے موافق ہوتا ہے۔ خواب ایسے شخص کے سامنے بھی ذکر نہ کرے جس سے حسد و عداوت کا خطرہ ہو۔

اسی لئے تو یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بھائیوں کے سامنے خواب بیان کرنے سے منع کردیا تھا کیونکہ ان کے اس خواب میں "گیارہ ستارے اور سورج چاند انہیں سجدہ کررہے ہیں (یوسف:۴)" ان کی عظمت اور مقام و مرتبہ کو ظاہر کیا گیا تھا۔ اور خدشہ تھا کہ بھائی بھائی کے ساتھ

حسد نہ کرنے لگ جائیں اور اسے گزند نہ پہنچائیں جیسا کہ قرآن کریم میں ہے
قَالَ يَا بُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُؤْيَاكَ عَلٰى إِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوا لَكَ كَيْدًا إِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْإِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ" (یوسف: ۵)

(یعقوب علیہ السلام) نے کہا اے میرے پیارے بیٹے (یوسفؑ)! اپنا خواب اپنے بھائیوں کے سامنے بیان نہ کرنا کہیں وہ تیرے خلاف سازشیں شروع نہ کردیں کیونکہ شیطان انسان کا کھلم کھلا دشمن ہے۔"

ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں "یعقوب علیہ السلام نے اس لئے منع کیا تھا کہ کہیں ان کے بھائی ان پر حسد نہ کرنے لگ جائیں (تفسیر ابن کثیر ۲/۵۱۴) اس سے معلوم ہوا کہ بعض اوقات بھائی بھی حاسد بن جاتے ہیں اس لئے خواب اپنے مخلص بااعتماد اور پسندیدہ لوگوں کو بیان کرنا چاہیے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا اچھے خواب اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں لہٰذا جب کوئی اچھا خواب دیکھے تو اسے صرف اپنے مخلص اور پسندیدہ لوگوں سے ہی بیان کرنا چاہیۓ" (مسلم ۲۰/۱۵) اور بخاری میں ہے کہ وَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ عَلَيْهَا کہ اسے اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیۓ۔ (بخاری مع الفتح ۱۲/۳۸۵)

اور ترمذی شریف کے الفاظ ہیں "وَلَا تُحَدِّثْ بِهَا إِلَّا لَبِيْبًا أَوْ حَبِيْبًا" کہ خواب صرف علماء اور تعبیر سے واقف لوگوں یا اپنے محبوب اور مخلص حضرات سے بیان کرنا چاہیۓ" کیونکہ عالم آدمی اگر اچھی تعبیر ہوگی تو بیان کردے گا اور اگر اچھی نہ ہوگی تو خاموش رہے گا اور اسی طرح مخلص اور پیارے دوست اپنے ساتھی کے خواب کی تعبیر ہمیشہ اچھی ہی کریں گے۔

(تحفۃ الاحوذی ۶/۴۶۱)

لہٰذا اچھا خواب دیکھنے والے کو (۱) اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ (۲) خوش ہونا چاہیے (۳) اور اپنے مخلص اور قابل اعتماد ساتھیوں کے علاوہ کسی سے بیان نہیں کرنا چاہیے۔

حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا هِيَ عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ تُحَدِّثْ بِهَا فَإِذَا حَدَّثَ بِهَا وَقَعَتْ۔ (ترمذی)

"خواب اڑتے ہوئے پرندے کے پاؤں میں اٹکی ہوئی چیز کی مانند ہے جب تک اسے بیان نہ کیا جائے اور جب بیان کر دی جائے تو گر جاتی ہے (یعنی اس کی تعبیر واقع ہو جاتی ہے)۔"

اور ابوداؤد میں ہے "اَلرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ مَالَمْ تُعَبَّرْ فَإِذَا عُبِّرَتْ وَقَعَتْ" کہ خواب کی جب تک تعبیر نہ ہو تو پرندے کے پاؤں میں اٹکی ہوئی چیز کی مانند ہوتی ہے لیکن جب اس کی تعبیر ہو جائے تو پھر وہ تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتی ہے۔ اس لئے خواب کسی محب یا عالم سے ہی بیان کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد)

اور یہی مفہوم قرآن کریم کی آیت کا ہے۔ قُضِيَ الْأَمْرُ الَّذِي فِيهِ تَسْتَفْتِيَانِ" (یوسف:۴۱) آپ کے خوابوں کی جو تعبیر ہو چکی ویسے ہی ہو گا" اور دوسرا یہ کہ خواب کی وہی تعبیر معتبر ہو گی جو پہلا معبر بیان کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "قیامت کے قریب مومن کے بہت کم خواب غلط ہوں گے۔ جتنا زیادہ کوئی سچ بولنے والا ہو گا اتنے ہی زیادہ اس کے خواب سچے ہوں گے۔"

(الترمذی مع التحفہ ۶/ ۴۵۲)

آپ ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ نماز فجر کے بعد لوگوں سے پوچھتے کہ کیا کسی نے خواب دیکھا ہے اگر کسی نے دیکھا ہوتا تو وہ بیان کرتا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعبیر فرماتے اور اگر کسی نے نہ دیکھا ہوتا اور آپ ﷺ نے خود دیکھا ہوتا تو آپ اپنا خواب لوگوں کے سامنے بیان فرماتے۔" (البخاری)

ناپسندیدہ اور پریشان کن خواب: ایسے خواب یا تو انسان کو پریشان کرنے کے لئے شیطان کے وساوس ہوتے ہیں یا پھر اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو پیش آمدہ خطرات سے آگاہ کیا جاتا ہے۔ ایسے خوابوں کو احادیث مبارکہ میں لفظ "الحلم" سے تعبیر کیا گیا ہے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اسے چاہئے کہ اس کے اور شیطان کے شر سے اللہ کی پناہ مانگے اور تین مرتبہ بائیں طرف ہلکا سا تھوک لے اور کسی کے سامنے بیان نہ کرے تو خواب سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ (متفق علیہ)

اور ایک روایت میں ہے کہ اپنا پہلو بدل لے اور ہو سکے تو وضوء کرکے دو رکعت نماز ادا کرے۔ (مسلم)

لہٰذا پریشان کن اور برے خوابوں کی تاثیر سے بچنے کے لئے مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا چاہئے۔

۱... پہلو بدلنا۔

۲... تین مرتبہ "اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ" پڑھ کر بائیں کندھے پہ ہلکا سا تھوکنا۔

۳... خواب میں دیکھے ہوئے شر سے اللہ کی پناہ مانگنا۔
۴... ہو سکے تو وضوء کر کے دو رکعت نماز ادا کرنا۔
۵... وہ خواب کسی کے سامنے بیان نہ کرنا۔

جھوٹا خواب بیان کرنا: شریعت میں رخنہ اندازی کے لئے عام طور پر لوگ دو چیزوں کا سہارا لیتے ہیں۔

(۱) ایک دعویٰ علم غیب (یعنی یہ دعویٰ کرنا کہ میں عالم الغیب ہوں' مستقبل میں پیش آمدہ حالات سے واقف ہوں' ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر یا کتاب کھول کر گم شدہ چیزوں کا پتہ لگا سکتا ہوں' قسمت میں کیا ہے بتا سکتا ہوں اور علم نجوم کے ذریعے پیش آمدہ خطرات سے آگاہ کر سکتا ہوں وغیرہ)

(۲) اور دوسرا جھوٹے خواب لوگوں کو بتانا کہ مجھے خواب میں بشارت ہوئی ہے کہ فلاں جگہ میلا لگواؤں' قوالی کراؤں وغیرہ۔

ان کا سہارا اس لئے لیا گیا کہ دونوں کے بارے میں کوئی دلیل طلب نہیں کی جا سکتی مثلاً اگر کوئی کہے کہ مجھے خواب میں بتایا گیا ہے کہ آپ کو نمازیں معاف ہیں اب اس کی کوئی کیا دلیل پوچھے گا۔ جب بھی پوچھا جائے گا کہے گا میں نے خواب میں دیکھا ہے اور اسی طرح اگر کوئی علم غیب کا دعویٰ کرے گا تو اس سے ثبوت مانگا جائے گا تو کہے گا بس میں جانتا ہوں اب کسی کو کیا معلوم کہ سچ کہہ رہا ہے یا جھوٹ؟ صرف اللہ کی کتاب پر اور نبی اکرم ﷺ کے فرمان پر ایمان رکھنے والے ہی جانتے ہیں کہ علم غیب اللہ کا خاصا ہے اور جس خواب میں قرآن و سنت کی تعلیمات کی مخالفت ہو وہ اللہ کی طرف سے نہیں شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔

چونکہ یہ دونوں چیزیں انتہائی خطرناک تھیں اس لئے نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم نے ان کے بارے میں وعید شدید بیان فرمائی۔

چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جو کسی کاھن یا مستقبل کی باتیں بتانے والے کے پاس گیا اور اس کی باتوں کو سچ مانا تو اس نے میری تعلیمات کا انکار کیا ہے (ابو داود بسند صحیح)

اب اندازہ فرمائیں کہ کاہن و عراف اور نجومی کے پاس جانے والا اس کی باتوں کا یقین کرنے والا اتنا بڑا مجرم ہے تو وہ خود کتنا بڑا مجرم ہوگا۔ اور جھوٹے خواب بیان کرنیوالے کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے ایسا خواب بیان کیا جو اس نے نہ دیکھا ہو تو قیامت کے دن اسے کہا جائے گا کہ جو کے دو دانوں کو آپس میں گانٹھ دو تو وہ ہرگز نہیں دے سکے گا" اور ایک روایت میں ہے کہ جب تک وہ گانٹھ نہیں دے سکے گا اس کو عذاب ہوتا رہے گا (بخاری) یعنی نہ گانٹھ دے سکے گا نہ عذاب ختم ہوگا۔

اور بالخصوص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حوالے سے کوئی ایسی بات کرے مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے خواب میں میری ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کہ لوگوں میں اعلان کر دوں کہ نمازیں معاف ہو چکی ہیں یا اسی طرح کی اور باتیں جو واضح طور پر نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے منافی ہوں تو اس کا گناہ اور بھی زیادہ ہوگا کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "جس نے جان بوجھ کر جھوٹ میری طرف منسوب کیا اسے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالینا چاہیے۔ (بخاری)

خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت: خواب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ممکن ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا تو اس نے حقیقت میں مجھے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل نہیں اپنا سکتا۔ (البخاری مع الفتح ۱۲/۴۰۰)

اللہ ہمیں خواب میں اور پھر جنت میں آپ کی زیارت کا شرف بخشے' آمین۔

خواب اور الہام میں فرق: خواب اور الہام میں یہ فرق ہے کہ خواب کا تعلق نیند اور الہام کا تعلق بیداری سے ہے اور دوسرا الہام اللہ کے نیک اور برگزیدہ لوگوں کے ساتھ خاص ہے جبکہ خواب عام ہے۔

خواب کے درجات: علماء نے خواب کو تین مراتب میں تقسیم کیا ہے۔

(1) انبیاء علیہم السلام کے خواب: یہ اللہ کی طرف سے وحی ہوتے ہیں۔

(2) صلحاء و اتقیاء کے خواب: یہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہوتے ہیں اور ان میں بہت کم اضغاث احلام ہوتے ہیں۔

(3) عام مسلمانوں کے خواب: ان میں سچے بھی ہوتے ہیں اور اضغاث و احلام بھی' هٰذَا مَا عِنْدِیْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ۔

بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء: بیت الخلاء (حمام) میں داخل ہونے سے قبل یہ دعاء پڑھیں اور داخل ہوتے وقت پہلے بایاں پاؤں اندر رکھیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ۔ (صحیح ابوداود)

اللہ کے نام کے ساتھ ہر کام' اے اللہ! میں ذکور و اناث شیاطین سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

قضاء حاجت کے وقت زمین سے بالکل قریب ہو کر کپڑا اٹھائیں' پیشاب وغیرہ کے چھینٹوں سے بچیں تاکہ جسم اور کپڑے صاف رہ سکیں' قابل احترام

اشیاء کو بیت الخلاء میں لے جانے سے پرہیز کریں' دل میں یا زبان سے کسی قسم کا ذکر جائز نہیں اور نہ ہی اس حالت میں گپ شپ یا گنگناہٹ درست ہے۔ ہاں بوقت ضرورت' ضرورت کے مطابق بات کی جاسکتی ہے۔ مثلاً ایک آدمی حمام میں غسل کررہا ہے۔ دوسرا آدمی باہر کھڑا ہو کر پوچھتا ہے کہ کمرے کی چابی کہاں ہے تو نہانے والا بتا سکتا ہے کہ فلاں جگہ رکھی ہے وغیرہ۔

بیت الخلاء سے باہر آنے کی دعاء: بیت الخلاء (حمام) سے باہر نکلتے وقت دایاں پاؤں باہر رکھیں اور باہر نکل کر یہ دعاء پڑھیں:

غُفْرَانَكَ۔ (صحیح الترمذی)

"اے اللہ! میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں۔"

وضوء کی دعائیں: وضوء سے پہلے دل میں وضوء کی نیت کریں اور بسم اللہ پڑھیں چنانچہ حدیث پاک ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ (ابوداؤد)

جس نے وضوء سے پہلے بسم اللہ نہیں پڑھی اس کا وضوء نہیں ہے۔

وضوء کے بعد کی دعاء: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کامل وضوء کرے (یعنی سنت کے مطابق وضوء کرے اور تمام اعضاء کو اچھی طرح دھوئے انگلیوں اور ڈاڑھی کا خلال کرے) اور وضوء کے بعد درج ذیل دعاء پڑھے تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس سے چاہے داخل ہو۔

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ

مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ (صحیح الترمذی)

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں' اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک صاف رہنے والوں میں سے کر۔

اذان کا جواب: موذن کی متابعت میں اذان کے کلمات اسی طرح دہرانے چاہئیں سوائے "حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ" اور "حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ" کے ان کلمات کی جگہ "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ" کہنا چاہئے اور فجر کی اذان میں "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" کی جگہ "اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ" ہی کہنا چاہئے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

اِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ فَقَالَ اَحَدُكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ قَالَ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ قَلْبِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ۔

(مسلم و ابو داؤد)

"جب موذن اللہ اکبر اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر اللہ اکبر کہو۔ اور جب أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو تم بھی أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو پھر جب وہ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو تم بھی أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہو اور جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہو اور جب وہ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ کہے تو تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ کہو اور پھر جب وہ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہے تو تم اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ کہو اور جب وہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہے تو تم بھی لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہو جس نے دل کی گہرائیوں سے یہ کلمات کہے وہ ضرور جنت میں داخل ہو گا۔

اذان میں شہادتین سننے پر: اذان میں جب موذن أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ اور أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہے تو ان کے شروع یا آخر میں اگر کوئی سننے والا یہ کلمات کہے تو اس کے تمام صغیرہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

وَأَنَا أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا (صحیح ابن خزیمہ ۴۲۱)

اور میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ واقعہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور بے شک حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔ میں اللہ کو رب مان کر اور محمد ﷺ کو رسول مان کر اور اسلام کو دین حق مان کر خوش ہوں۔

اذان کے بعد دعاء: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ ثُمَّ صَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيلَةَ فَإِنَّهَا مَنْزِلَةٌ لَا تَنْبَغِي إِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَنَا هُوَ، فَمَنْ سَأَلَ لِيَ الْوَسِيلَةَ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي - (مسلم)

"جب مؤذن کی اذان سنو تو اسی طرح اذان کا جواب دو پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگو۔ بے شک وسیلہ جنت میں اعلیٰ مقام ہے جو کسی اللہ کے بندے کو ملے گا۔ مجھے امید ہے کہ وہ میں ہوں گا جس نے اللہ تعالیٰ سے میرے لئے وسیلہ مانگا وہ میری شفاعت کا حقدار ہو گا۔

دعاء: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے اذان کے بعد یہ دعاء پڑھی قیامت کے دن میری شفاعت کا حقدار ہو گا۔

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيلَةَ وَ الْفَضِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودَا نِ الَّذِي وَعَدْتَهُ (البخاری)

اے اللہ! اس دعوت کاملہ اور قائم ہونے والی نماز کے مالک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مقام وسیلہ اور فضیلت عطا کر اور ان کو مقام محمود (مقام شفاعت) پر سرفراز فرما جس کا تو نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ فرمایا ہے۔

مسجد میں داخل ہونے کی دعاء: مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھیں اور پہلے دایاں پاؤں اندر رکھیں۔ سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے:

(1) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ ۔

(الدعوات الکبیر للبیہقی و صحیح سنن ابن ماجہ ٦٣٢)

میں اللہ کا نام لے کر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھ کر (مسجد میں داخل ہوتا ہوں (اے میرے پروردگار! میرے گناہ معاف کردے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

(2) اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ (مسلم)

اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعاء: مسجد سے نکلتے وقت سے بایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دعاء پڑھیں۔ سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے نکلتے تو یہ دعاء پڑھتے تھے:

(1) بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ فَضْلِكَ ۔

(الدعوات الکبیر للبیہقی و صحیح سنن ابن ماجہ ٦٣٢)

"میں اللہ کا نام لے کر اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود و سلام بھیج کر مسجد سے نکل رہا ہوں۔ اے میرے پروردگار! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنے فضل کے دروازے کھول دے۔"

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ (مسلم) "اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا طلبگار ہوں۔"

وتروں کی دعاء: حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں وتروں میں پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ وَ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَ تَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَ بَارِکْ لِیْ فِیْمَا اَعْطَیْتَ وَ قِنِیْ شَرَّمَا قَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ اِنَّہٗ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَ تَعَالَیْتَ لَا مَنْجَاَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ ۔ (ارواء الغلیل، صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی)

"اے اللہ! جن کو تو ہدایت بخشے ان کے ساتھ مجھے بھی ہدایت عطا کر اور جن کو تو عافیت بخشے ان کے ساتھ مجھے بھی عافیت دے اور جن کا تو کارساز بنے ان کے ساتھ میری بھی سرپرستی فرما اور تو نے مجھے جو کچھ عطا کیا اس میں میرے لئے برکت پیدا فرما اور تو نے میرے مقدر میں جو کچھ لکھا مجھے اس کے شر سے بچا۔ تیرا ہی حکم چلتا ہے تو کسی کے حکم کا پابند نہیں تو جس کا دوست ہو وہ رسوا نہیں ہوتا اور تیرا مخالف کبھی عزت نہیں پاتا تو برکت والا اور عالیشان ہے اے ہمارے رب، تجھ سے بھاگ جانے کی جگہ سوائے تیری جناب کے کہیں نہیں ہے اور اس کی رحمتیں ہوں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر۔

وتروں کے بعد کی دعاء: ابی ابن کعب کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتروں کے بعد دو مرتبہ آہستہ آواز سے اور تیسری مرتبہ بآواز بلند مندرجہ ذیل دعاء پڑھتے:

سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ (نسائی، ابوداؤد) "(اللہ) پاک ہے بادشاہ نہایت پاکیزہ۔"

پھر فرماتے: رَبِّ الْمَلٰئِکَۃِ وَالرُّوْحِ (دارقطنی) "فرشتوں اور جبریل کا رب۔"

قنوت نازلہ: جب مسلمانوں پہ کوئی مشکل وقت آتا یا دشمن کے خلاف بددعاء کرنا مقصود ہوتی تو نبی اکرم ﷺ اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم فرض نمازوں میں سے کسی نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر یہ دعاء فرماتے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْرَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ الْجِدَّ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ

(الدعوات الکبیر بیہقی رقم ۳۸۲)

"اے اللہ! ہم تجھ ہی سے مدد مانگتے اور تجھ سے ہی گناہوں کی بخشش چاہتے ہیں۔ تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیری ہی تعریف کرتے ہیں تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرتا ہے اس سے تعلق ختم کر لیتے ہیں۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے اور تجھی کو سجدہ کرتے ہیں اور تیری طرف ہی دوڑتے اور لپکتے ہیں۔ تیرے عذاب سے خائف اور تیری رحمت کے امیدوار ہیں۔ بے شک تیرا سخت عذاب کافروں کو پہنچ کر رہے گا۔"

نماز کے بعد ذکر اور دعائیں: (1) سلام کے بعد بلند آواز سے "اللہ اکبر" کہنا، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ:

کُنْتُ اَعْرِفُ اِنْقِضَاءَ صَلَاۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالتَّکْبِیْرِ (بخاری و مسلم)

میں رسول اکرم ﷺ کی نماز کا مکمل ہونا تکبیر سے پہچانتا تھا یعنی آپ سلام

کے بعد "اللہ اکبر" کہتے تھے۔

(2) پھر تین مرتبہ

اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ (اے اللہ! میں تجھ سے بخشش مانگتا ہوں) کہتے اور پھر یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ۔

اے اللہ! تو سلام ہے اور تیری طرف سے سلامتی ہے۔ اے بزرگی اور اکرام والے! تیری ذات پاک بابرکت ہے۔

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا انْصَرَفَ عَنْ صَلَاتِهٖ اِسْتَغْفَرَ ثَلَاثًا وَقَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مسلم)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار اَسْتَغْفِرُاللّٰهَ اور پھر یہ دعاء پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ.....الخ

نوٹ:۔ یہ دعاء پڑھتے ہوئے ہاتھ اٹھانا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپؐ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے اور اسی طرح اس دعاء میں "اِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ" کے الفاظ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت نہیں۔

(2) اور پھر یہ دعاء پڑھیں:

رَبِّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَ شُكْرِكَ وَ حُسْنِ

عِبَادَتِكَ۔

اے میرے رب! اپنا ذکر و شکر کرنے اور بطریق احسن اپنی عبادت کرنے میں میری مدد فرما۔

نبی اکرم ﷺ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو اس کی وصیت فرمائی تھی۔ (ابوداود' نسائی)

(4) حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ہر نماز کے بعد یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ (متفق علیہ)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اسی کی فرمانروائی ہے اور اسی کے لئے سب تعریفیں ہیں اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو نہ دے اسے کوئی عطا کرنے والا نہیں اور دولت مند کو اس کی دولت تیری گرفت سے نہیں بچا سکتی۔

(5) حضرت عبداللہ بن الزبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ جب سلام پھیرتے تو باآواز بلند یہ دعاء پڑھتے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّا اِيَّاهُ لَهُ النِّعْمَةُ وَلَهُ

الْفَضْلُ وَلَهُ الثَّنَاءُ الْحَسَنُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُوْنَ (مسلم)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کا ملک ہے اور اسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے نہ بچنے کی طاقت ہے نہ کچھ کرنے کی قوت مگر اللہ کی مدد کے ساتھ۔ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس کے سوا ہم کسی کی عبادت نہیں کرتے اسی کے لئے نعمت ہے اور اسی کے لئے اچھی تعریف ہے اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہم اپنی بندگی اسی کے لئے خالص کرنے والے ہیں خواہ کافروں کو برا ہی لگے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

أَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَاتِ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ہر نماز کے بعد قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھنے کا حکم دیا۔

(مسند احمد)

آیۃ الکرسی: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی کی تلاوت کرتا ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف اس کی موت کا فاصلہ ہے یعنی مرنے کے بعد سیدھا جنت میں جائے گا۔"

تسبیحات: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

بیان فرمایا:

"جو شخص ہر نماز کے بعد (۳۳ مرتبہ سبحان اللہ) (۳۳ مرتبہ الحمدللہ) اور (۳۳ مرتبہ اللہ اکبر) اور سو کی گنتی پورا کرنے کے لئے آخر میں **لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ** کہتا ہے اس کے تمام صغیرہ گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں معاف کردیئے جاتے ہیں۔" (مسلم)

اور حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ ۳۳ مرتبہ الحمدللہ اور ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر کا ذکر ہے۔ (مسلم)

یہ تسبیحات دائیں ہاتھ کی انگلیوں پر شمار کرنا سنت اور افضل ہے تسبیح وغیرہ کا استعمال سنت سے ثابت نہیں اور دوسرا یہ کہ انگلیوں پر شمار کرنے سے یہ انگلیاں بھی قیامت کے دن گواہی دیں گی۔

(9) حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز کے بعد یہ دعاء فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا طَيِّبًا وَعَمَلًا مُتَقَبَّلًا (صحیح ابن ماجہ)

اے اللہ! میں تجھ سے نفع بخش علم، پاکیزہ رزق اور قابل قبول عمل کا سوال کرتا ہوں۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا آپ اس سے عاجز ہیں کہ ہر روز ایک ہزار نیکی کما لیں؟ تو ہم میں سے ایک نے پوچھا کہ یا حضرت! وہ ایک ہزار نیکی کیسے کما سکتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا سو مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے سے ایک

ہزار نیکی ملتی ہے اور ایک ہزار گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ (مسلم)

(۱۰) ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد مندرجہ ذیل آیات پڑھا کرتے تھے:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ۔ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ۔ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔

(الصافات ۱۸۰۔ ۱۸۲، ترمذی، ابو یعلیٰ مجمع الزوائد)

(اے پیغمبر) پاک ہے تیرا رب جو عزت کا مالک ہے ان (کافروں) کے بیانات سے اور رسولوں پر سلام ہو اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لئے ہیں۔

سب سے وزنی کلمات: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دو کلمات ایسے ہیں جن کی زبان سے ادائیگی انتہائی آسان، وزن میں بہت بھاری اور اللہ کو بہت محبوب ہیں۔

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ۔

(متفق علیہ)

"پاک ہے اللہ اپنی تعریف کے ساتھ، پاک ہے اللہ بہت بڑا۔"

جنت میں درخت لگائیے: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایک مرتبہ یہ کلمات کہے، اس کے لئے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

(1) سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ۔ (الترمذی صحیح)

"پاک ہے اللہ تعالیٰ بہت بڑا اپنی تعریف کے ساتھ۔"

صبح و شام کی دعائیں: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں درخواست کی کہ مجھے کچھ ایسی دعائیں سکھادیں جنہیں میں صبح و شام پڑھا کروں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صبح و شام اور رات کو بستر پر لیٹتے وقت یہ دعاء پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَ شِرْكِهٖ۔ (ابوداؤد' نسائی' ترمذی)

"اے اللہ! زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اور حاضر و غائب کے جاننے والے' ہر چیز کے پروردگار اور مالک' میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور اس کے شرک سے۔"

(2) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح و شام تین تین مرتبہ یہ دعاء پڑھتا ہے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ (الترمذی)

اس اللہ کے نام کے ساتھ (میں اپنے آپ کو محفوظ کرتا ہوں) جس کے نام کے ساتھ زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچاتی وہی سننے اور جاننے والا ہے۔

(3) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ صبح و شام یہ دعاء پڑھتے اور کبھی نہیں چھوڑتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِیْ دِيْنِیْ وَدُنْيَایَ وَاَهْلِیْ وَمَالِیْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ وَ آمِنْ رَوْعَاتِیْ، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَيْنِ يَدَیَّ وَ مِنْ خَلْفِیْ وَ عَنْ يَمِيْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَ مِنْ فَوْقِیْ وَاَعُوْذُ بِعَظْمَتِکَ اَنْ اُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ (ابوداود' ابن ماجہ' حاکم)

"اے اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے اللہ! میں آپ سے اپنے دین و دنیا اور اہل و مال میں عافیت اور برکت کا طالب ہوں۔ اے اللہ میرے عیوب پہ پردہ ڈال دے' اور مجھے ڈر سے بے خوف کر' اے اللہ! میرے سامنے سے اور میرے پیچھے سے میرے دائیں سے اور میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرما اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ اچانک اپنے نیچے سے ہلاک کیا جاؤں۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح و شام یہ کلمات ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اس کا حق بنتا ہے وہ اسے راضی کرے۔

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا

(ترمذی' الاذکار للنووی)

میں اللہ کے رب ہونے' اسلام کے دین حق ہونے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سچا نبی ہونے پر راضی ہوں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت یہ دعاء پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ۔

اے اللہ! تیرے (نام کے ساتھ) ہم نے صبح کی اور تیرے (نام کے ساتھ) شام کی' اور تیرے (نام سے) ہم زندہ ہیں اور تیرے (نام کے ساتھ) ہی مریں گے اور تیری طرف ہی اٹھ کر جانا ہے۔

اور شام کے وقت یوں کہتے:

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ (حسن' ابوداؤد)

اے اللہ! تیرے (نام کے ساتھ) ہم نے شام کی اور اسی کے ساتھ ہم نے صبح کی اور تیرے نام کے ساتھ ہی ہم مریں گے اور اسی کے ساتھ ہی زندہ ہوں گے اور تیری طرف ہی لوٹ کر جانا ہے۔

☆... حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص یہ تینوں سورتیں "قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ" "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ" اور "قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ" تین تین مرتبہ صبح شام پڑھتا ہے تو یہ اس کے لئے کافی ہوتی ہیں۔

☆... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص صبح اور شام سو سو مرتبہ یہ کلمات کہتا ہے قیامت کے دن کسی کا عمل اس شخص کے عمل سے بہتر نہیں ہوگا الا کہ کسی نے ایسا ہی عمل کیا ہو یا اس سے زیادہ بار کیا ہو۔"

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ۔ (متفق علیہ)

پاک ہے اللہ تعالیٰ اپنی تعریف کے ساتھ۔

"اور انہی (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے دن میں سو مرتبہ "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ" کہا اس کے تمام صغیرہ گناہ خواہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر کیوں نہ ہوں معاف کردیئے جاتے ہیں۔

☆... حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح و شام یہ دعا پڑھا کرتے تھے:

أَصْبَحْنَا عَلٰى فِطْرَةِ الْإِسْلَامِ وَدِيْنِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِلَّةِ أَبِيْنَا إِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ۔ (صحیح۔ احمد)

ہم نے فطرت اسلام، اور اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ملت پر صبح کی جو کہ خالص موحد تھے اور مشرکوں سے نہیں تھے۔

☆... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کے وقت یہ دعاء پڑھتے تھے۔

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ، رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ"

"ہم نے شام کی اور اللہ کے تمام ملک نے شام کی اور تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں' اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اسی کی بادشاہت ہے اور وہی حمد و ستائش کے لائق اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ اے میرے پروردگار! میں تجھ سے اس رات اور اس کے بعد کی خیر کا سائل ہوں' اور اس رات کے شر اور اس کے مابعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے میرے رب! میں سستی اور بڑھاپے کی مصیبت سے تیری پناہ چاہتا ہوں' اے میرے پالن ہار! میں جہنم اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اور صبح کے وقت بھی یہی دعاء پڑھتے لیکن شروع میں اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ کی جگہ "اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ" پڑھتے باقی دعاء اسی طرح پڑھتے۔ (مسلم)

☆... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ ہی شام کے وقت مجھ پر درود پڑھتا ہے قیامت کے دن اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔ (طبرانی۔ حسن)

☆... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص صبح اور شام سات' سات مرتبہ یہ کلمات کہے اللہ تعالیٰ اسے ہر پریشانی سے محفوظ رکھتے ہیں۔

حَسْبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ۔ (ابو داؤد)

مجھے اللہ ہی کافی ہے' اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں' اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہی عرش عظیم کا مالک ہے۔

حضرت عبداللہ بن غنام البیاضی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت یہ دعاء پڑھے تو اس نے

رات کا اور جو شام کے وقت پڑھے اس نے دن کا شکر ادا کر دیا:

اَللّٰھُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِعْمَۃٍ فَمِنْکَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ فَلَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔

(ابو داؤد۔ عمل الیوم واللیلہ)

اے اللہ! میں نے جس نعمت پر بھی صبح کی وہ صرف تیری ہی طرف سے ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو اکیلا ہے اور ہر قسم کی تعریف اور شکر تیرے ہی لئے ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مندرجہ ذیل کلمات چار مرتبہ صبح اور چار مرتبہ شام کے وقت کہے اللہ تعالیٰ اسے آگ سے آزاد کر دیتے ہیں:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْھِدُکَ وَ اُشْھِدُ حَمَلَۃَ عَرْشِکَ وَاُشْھِدُ جَمِیْعَ مَلَائِکَتِکَ وَ جَمِیْعَ خَلْقِکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَ رَسُوْلُکَ۔" (ابو داؤد والبخاری فی الادب المفرد)

اے اللہ! میں نے صبح کی تجھے، عرش اٹھانے والے فرشتوں، تیرے تمام ملائکہ اور تمام مخلوقات کو گواہ بناتے ہوئے کہ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور بے شک محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تیرے بندے اور رسول ہیں۔

سید الاستغفار: جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص یہ دعاء سید الاستغفار صبح کو صدق دل سے پڑھے پھر اسی دن شام سے پہلے مرجائے وہ شخص جنتی ہوگا اور جو رات کو پڑھے اور صبح سے پہلے مرجائے وہ شخص جنتی ہوگا:

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَ اَبُوْءُ بِذَنْبِیْ اِغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے' تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں' تونے ہی مجھ کو پیدا کیا' میں تیرا بندہ ہوں' میں تیرے وعدے اور عہد پر حتی المقدور قائم رہوں گا۔ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اپنے اعمال کے شر سے اور میرے اوپر تیری جو نعمتیں ہیں میں ان کا اعتراف کرتا ہوں' اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں' تو مجھے معاف کردے اس لئے کہ تیرے سوا گناہوں کو بخشنے والا کوئی نہیں۔ (البخاری مع الفتح ۱۱/۱۳۴)

آیۃ الکرسی کی فضیلت: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

جو شخص فرض نماز کے بعد آیہ الکرسی پڑھ لیتا ہے' اس کو جنت میں داخل ہونے سے اس کے سوا اور کوئی امر مانع نہیں کہ وہ ابھی زندہ ہے مرا نہیں (یعنی مرتے ہی جنت میں جائے گا۔)

اَللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِہٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَئُوْدُہٗ حِفْظُھُمَا وَھُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ○ (صحیح۔ الجامع الصغیر "۶۴۶۴")

"اللہ تعالیٰ ایسی ذات ہے کہ اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ وہ

زندہ جاوید ہے۔ تمام کائنات کو سنبھالے ہوئے ہے اسے نہ اونگھ لگتی ہے اور نہ وہ سوتا ہے۔ زمینوں اور آسمانوں میں جو کچھ ہے اس کی ملکیت ہے ایسا کون ہے جو اس کے پاس اس کی اجازت کے بغیر کسی کی سفارش کرے جو کچھ ان کے سامنے ہے اسے بھی وہ جانتا ہے ان سے جو اوجھل ہے اس سے بھی وہ واقف ہے اور وہ اس کی معلومات میں سے کسی چیز کو اپنے احاطہ علم میں نہیں لا سکتے۔ الا یہ کہ وہ جس قدر علم دینا چاہے' اس کی کرسی نے آسمانوں اور زمین کو اپنے اندر لے رکھا ہے ان دونوں کی حفاظت اس کے لئے باعث تھکن نہیں ہے اور وہ عالیشان اور عظیم الشان ہے۔

سورہ بقرہ کی آخری آیات: حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ قَرَأَ بِالْآيَتَيْنِ مِنْ آخِرِ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ (بخاری' مسلم)

جس نے رات میں سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات کی تلاوت کی وہ اس کے لئے کافی ہیں۔

شیخ ابن باز حفظہ اللہ "کفتاہ" کا معنی "کفتاہ من کل سوء" کرتے ہیں یعنی انسان کو ہر تکلیف کے مقابلے میں کافی ہیں۔

آیۃ الکرسی: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طویل حدیث میں ہے کہ جو شخص رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے مال کی حفاظت فرماتے ہیں۔ (بخاری)

سورۃ الملک اور السجدہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم میں ایک سورت ہے جس کی تیس آیات ہیں۔ آدمی کی شفاعت کرے گی حتیٰ کہ اسے بخش دیا جائے گا اور یہ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ ہے۔

(حسن۔ احمد۔ ترمذی۔ ابوداؤد۔ ابن ماجہ)

☆... حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سونے سے قبل سورۃ السجدۃ (الم تنزیل) اور سورۃ الملک ضرور پڑھتے تھے۔ (الترمذی وَقَالَ: هٰذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ)

سورۃ الکھف: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جمعہ کے روز سورۃ الکھف کی تلاوت کی اللہ تعالیٰ آئندہ جمعہ تک اس کے لئے نور پیدا کردیں گے جس کی روشنی میں وہ زندگی بسر کرے گا۔" یعنی اسے شیاطین کے دجل و فریب سے محفوظ رکھ کر صراط مستقیم پہ چلنے کی توفیق بخشیں گے۔ (البیہقی الدعوات الکبیر)

☆... حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ سُورَةِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ۔ (مسلم)

جس نے سورۃ کہف کی ابتدائی دس آیات یاد کیں (ان کو پڑھتا رہا اور ان کے مطابق عقیدہ و عمل بنایا) وہ شخص دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔

سورۃ قل یا ایھا الکافرون: (۱) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبُعَ الْقُرْآنِ"
(طبرانی بسند صحیح)

سورہ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ ایک چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (یعنی اس کا اجر و ثواب)

(۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِقْرَأْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ عِنْدَ مَنَامِكَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِّنَ الشِّرْكِ۔ (صحیح۔ البیھقی شعب الایمان)

رات کو سوتے وقت سورۃ الکافرون پڑھا کرو کیونکہ جو شخص رات کو سوتے وقت اس کی تلاوت کرتا ہے شرک سے اس کی براءت لکھ دی جاتی ہے۔

المعوذات: سورۃ (اخلاص، الفلق اور الناس)

(ا) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو آرام کے لئے بستر پر لیٹتے تو یہ تینوں سورتیں تین تین مرتبہ پڑھ کر اپنے دونوں ہاتھوں میں پھونکتے اور اپنے چہرہ مبارک اور جہاں تک ہاتھ پہنچتا اپنے جسم اطہر پر مل لیتے۔ (بخاری)

یعنی ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ، قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھ کر ہاتھوں پر پھونک مار کر جسم پر ملنا پھر دوسری بار اور اسی طرح تیسری بار کرنا۔

(۲) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص صبح اور شام کے وقت تین تین مرتبہ (قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ)، (قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) اور

(قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھتا ہے تو یہ اس کے لئے کافی ہیں۔

(احمد' ابوداؤد' ترمذی' نسائی)

فجر کی سنتوں کے بعد دعاء: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی سنتیں گھر میں ادا کر کے مسجد کو جاتے ہوئے یہ دعاء پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْراً وَّ فِيْ لِسَانِيْ نُوْراً وَّاجْعَلْ فِيْ سَمْعِيْ نُوْراً وَاجْعَلْ فِيْ بَصَرِيْ نُوْراً وَّاجْعَلْ مِنْ خَلْفِيْ نُوْراً وَّ مِنْ اَمَامِيْ نُوْراً وَاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْراً وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْراً اَللّٰهُمَّ اَعْطِنِيْ نُوْراً۔ (مسلم)

اے اللہ! میرا دل منور کردے' اور میری زبان میں نور بھردے' میرے کانوں اور آنکھوں کو نور عطا کر' میرے آگے اور پیچھے نور پیدا کردے اور میرے اوپر اور نیچے نور پیدا کردے اے اللہ! مجھے نور عطا فرمادے۔

آتش دوزخ سے نجات کے لئے: مسلم بن حارث التمیمی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صبح اور مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر کسی سے کلام کرنے سے قبل سات' سات مرتبہ اگر مندرجہ ذیل کلمات پڑھ لو تو اگر صبح کو پڑھنے کے بعد دن میں اور شام کو پڑھنے کے بعد رات میں موت آئے تو اللہ تعالیٰ آپ کو جہنم سے محفوظ کرلیں گے۔

اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنَ النَّارِ۔

اے اللہ! مجھے آگ سے پناہ دے۔ (ابوداود' احمد' ابن ماجہ وحسنہ الحافظ)

نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے وقت: نماز تہجد کے لئے بیدار ہوتے وقت تین مرتبہ "سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ" کہنا اور پھر سورۃ آل عمران کی آخری آیات کی تلاوت کرنا سنت ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک دن اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں رات گزاری۔ اس روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی وہیں تھے۔ آپ ﷺ نے کچھ دیر گھر والوں سے باتیں کیں پھر سوگئے حتیٰ کہ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہ گیا تو آپ ﷺ بیدار ہوئے اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر آپ ﷺ نے "اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ (آل عمران:۱۹۰) سے شروع کرکے سورۃ آل عمران کے آخر تک آیات کی تلاوت فرمائی پھر آپ نے مسواک کی اور وضوء فرمایا اور گیارہ رکعت تہجد کے نفل ادا کئے پھر حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فجر کی اذان دی تو آپ ﷺ نے فجر کی دو سنتیں ادا کیں پھر مسجد میں تشریف لے گئے اور لوگوں کو فجر کی نماز پڑھائی۔ (بخاری)

الآیات: اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ ○ اَلَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ رَبَّنَآ اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ○ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ

عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ ۝ رَبَّنَا وَآتِنَا مَاوَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَاتُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِنَّكَ لَاتُخْلِفُ الْمِيْعَادَ ۝ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَا اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ اَنْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ فَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِيْ سَبِيْلِيْ وَقَاتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهَارُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِاللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ ۝ لَايَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْ فِي الْبِلَادِ ۝ مَتَاعٌ قَلِيْلٌ ثُمَّ مَاْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَبِئْسَ الْمِهَادُ ۝ لٰكِنِ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خَالِدِيْنَ فِيْهَا نُزُلًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَمَا عِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ لِّلْاَبْرَارِ ۝ وَاِنَّ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُّؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ خَاشِعِيْنَ لِلّٰهِ لَايَشْتَرُوْنَ بِاٰيَاتِ اللّٰهِ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰئِكَ لَهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ اِنَّاللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ۝ يٰۤاَيُّهَاالَّذِيْنَ آمَنُوْا صْبِرُ وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوْاللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (سُوْرَۃُ آل عمران)

"بے شک تخلیق ارض و سماوات اور گردش لیل و نہار میں اہل خرد کے لئے سامان عبرت ہے۔ جو اٹھتے' بیٹھتے اور لیٹتے اللہ کو یاد کرتے اور خلقت ارض و سماء میں تفکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے یہ سب کچھ عبث پیدا نہیں کیا پس ہمیں آتش دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب!

۔بے شک جسے تو نے آگ میں داخل کردیا اسے رسوا کردیا اور ایسے ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ اے ہمارے رب! ہم نے پکارنے والے کو ایمان کی طرف بلاتے سنا کہ اپنے رب پر ایمان لے آؤ۔ پس ہم ایمان لے آئے تو ہمارے گناہ معاف کردے اور ہماری سیاہیاں مٹا دے اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ فوت کر۔ اے ہمارے رب! ہمیں وہ کچھ عطا فرما جس کا تو نے ہمارے ساتھ اپنے رسولوں کے ذریعے وعدہ کیا ہے اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کرنا۔ بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ پس ان کے رب نے ان کی دعاء قبول کرلی کہ بے شک میں نیک اعمال کرنے والوں کے اعمال ضائع نہیں کروں گا خواہ وہ تم میں سے مرد ہوں یا عورتیں۔ تم سبھی ایک دوسرے کی جنس سے ہو۔ وہ لوگ جنہوں نے ہجرت کی اور انہیں ان کے گھروں سے نکالا گیا' انہوں نے لڑائی کی اور شہید ہوئے میں ان کے گناہوں کو معاف کرکے انہیں ضرور جنت میں داخل کروں گا۔ جس کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ یہ اللہ کی طرف سے انہیں بدلہ ملے گا اور اللہ کے ہاں بہترین بدلہ اور جزا ہے۔ آپ کو کفار کی شان و شوکت کہیں دھوکے میں نہ ڈال دے۔ یہ بہت تھوڑے وقت کے لئے ہے پھر ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا اور وہ بہت برا ٹھکانا ہے لیکن وہ لوگ جو اپنے رب سے ڈر گئے ان کے لئے ایسے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہیں۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے یہ اللہ کی طرف سے مہمانی ہے اور نیک لوگوں کے لئے اللہ کے ہاں ہر قسم کی بھلائی ہے اور بے شک اہل کتاب میں سے بعض ایسے ہیں جو اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور جو آپ کی طرف نازل کیا گیا اس پر بھی اور جو ان کی طرف نازل کیا گیا اس پر بھی' اللہ سے ڈرتے ہوئے ایمان لاتے ہیں۔ اللہ کی آیات کو چند ٹکوں کے عوض فروخت نہیں کرتے۔ ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔ بے شک

اللہ تعالیٰ جلد حساب لینے والا ہے۔ اے ایمان والو! صبر کرو اور ثابت قدم رہو اور جہاد کے لئے تیار رہو' اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ کامیاب ہو سکو۔

نماز تہجد میں دعائے استفتاح: (۱) حضرت ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز تہجد کیسے شروع فرماتے تو انہوں نے فرمایا ان کلمات کے ساتھ۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَائِیْلَ وَمِیْکَائِیْلَ وَاِسْرَافِیْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ اَنْتَ تَحْکُمُ بَیْنَ عِبَادِکَ فِیْمَا کَانُوْا فِیْہِ یَخْتَلِفُوْنَ اِھْدِنِیْ لِمَا اخْتُلِفَ فِیْہِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِکَ اَنْتَ تَھْدِیْ مَنْ تَشَآءُ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ○ (مسلم)

"اے اللہ! جبرائیل' میکائیل اور اسرافیل کے پروردگار' آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے' پوشیدہ اور ظاہر چیزوں کو جاننے والے' تو ہی اپنے بندوں کے درمیان فیصلہ کرے گا جن چیزوں میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ اے اللہ! لوگوں کے اختلاف کے وقت تو مجھے راہ حق دکھا۔ بے شک تو جسے چاہتا ہے سیدھی راہ دکھاتا ہے۔

(۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تہجد کے لئے کھڑے ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ مَنْ فِیْھِنَّ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ حَقٌّ

وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَلِقَاءُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَمُحَمَّدٌ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ اَسْلَمْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَاِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْلِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ' اَوْلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ -

(بخاری)

"اے اللہ! تمام تر تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔ تو زمین و آسمان اور ان میں موجود اشیاء کو منور کرنے والا ہے اور تیرے ہی لئے تعریف ہے تو زمین و آسمان اور ان میں موجود ہر چیز کا نگہبان ہے اور تیرے لئے ہی ہر قسم کی ثناء ہے تو حق ہے اور تیرا وعدہ سچا' تیری بات برحق اور تیری ملاقات کا ہونا حق ہے۔ جنت حق ہے' دوزخ حق ہے' قیامت کا آنا برحق ہے۔ تمام نبی برحق ہیں' محمد ﷺ حق ہیں۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں' میں نے تجھ پر ہی بھروسہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں نے تیری طرف ہی رجوع کیا اور تیری ہی توفیق سے باطل کے ساتھ جھگڑتا ہوں اور اپنا معاملہ تیرے ہی سامنے پیش کرتا ہوں' میرے اگلے اور پچھلے' پوشیدہ و ظاہر تمام گناہ معاف کر دے۔ تو ہی مقدم و موخر کرنے والا ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔

وساوس شیطان کے وقت: جب شیطان انسان کے دل میں عجیب و غریب وسوسے ڈالے۔ مثلاً یہ کہ تمام مخلوق تو اللہ نے پیدا کی ہے تو پھر اللہ کو بھی تو کسی نے پیدا کیا ہو گا؟ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب دل میں ایسے وساوس پیدا ہوں تو ان کی طرف سے توجہ ہٹا کر کہنا

چاہیے۔
اَللّٰہُ اَحَدٌ اَللّٰہُ الصَّمَدُ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ اور پھر تین مرتبہ پڑھے "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔"

اللہ اکیلا ہے' بے نیاز ہے' نہ اس کی کوئی اولاد ہے اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے۔ میں شیطان مردو کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔

پھر بائیں طرف سینہ پر ہلکا سا تھوک لینا چاہیے۔ (مشکوۃ) اور اسی طرح اگر نماز میں وسوسے اور خیالات آئیں تو تین مرتبہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھ کر بائیں طرف ہلکا سا تھوک لیں تو شیطان بھاگ جائے گا۔ (بخاری)

غم اور پریشانی کے وقت کی دعائیں: (1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پریشانی کے وقت یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَظِیْمُ الْحَلِیْمُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْاَرْضِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ (متفق علیہ)

اللہ عظیم و حلیم کے علاوہ وہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ عرش عظیم کے مالک اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کرنے والا اور عرش کریم کا مالک ہے۔

(2) حضرت ابوبکرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

پریشان اور غمزدہ لوگوں کی دعاء یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ رَحْمَتَکَ اَرْجُوْ فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَیْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ کُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(حسن' ابوداؤد)

اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں۔ پس مجھے لمحہ بھر کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کرنا اور میرے تمام معاملات کو درست کردے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔

(3) حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا میں آپ کو وہ کلمات نہ سکھاؤں جنہیں آپ پریشانی کے وقت پڑھا کریں اور پھر آپ نے مجھے یہ کلمات سکھائے:

اَللّٰهُ اللّٰهُ رَبِّیْ لَا اُشْرِکُ بِهٖ شَیْئًا (ابوداؤد)

اللہ تعالیٰ ہی میرا رب ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھراتا۔

(4) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی پریشانی لاحق ہوتی تو آپ یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ (ترمذی)

اے ہمیشہ زندہ اور ہر چیز کو قائم رکھنے والے! میں تیری رحمت کے ذریعے فریاد رسی چاہتا ہوں۔

(5) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے مجھے غم اور پریشانی کے وقت پڑھنے کے لئے یہ دعاء سکھلائی۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ تَبَارَکَ اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ

اَلْعَالَمِیْنَ (صحیح' الحاکم)

اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ حلیم و کریم ہے۔ اس کی ذات پاک اور بابرکات ہے وہ عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے۔

(6) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو غم یا پریشانی لاحق ہو تو وہ مندرجہ ذیل دعاء پڑھے' اللہ تعالیٰ اس کا غم دور کر دیتے ہیں اور اس کی پریشانی کو خوشحالی میں بدل دیتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ اِبْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِیْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِیَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِیَّ قَضَاؤُكَ اَسْاَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَلَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ اَوْ عَلَّمْتَهٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ اَوْ اَنْزَلْتَهٗ فِیْ كِتَابِكَ اَوِ اسْتَاْثَرْتَ بِهٖ فِیْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ اَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيْعَ قَلْبِیْ وَنُوْرَ صَدْرِیْ وَجَلَاءَ حُزْنِیْ وَ ذَهَابَ هَمِّیْ (صحیح' مسند احمد)

"اے اللہ! میں تیرا بندہ (غلام) اور تیرے بندے کا بیٹا اور تیری لونڈی کا جنم ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے اور مجھ پر تیرا حکم نافذ ہے اور میرے بارے میں تیرا فیصلہ عادلانہ ہے' میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے ہر اس پاک نام کے ساتھ جو اپنی ذات اقدس کا رکھا' یا مخلوق میں سے کسی کو سکھایا' یا کسی اپنی کتاب میں نازل فرمایا' یا تو نے اپنے علم غیب میں اسے اختیار کر رکھا ہے کہ تو قرآن کریم کو میرے دل کی فرحت و سرور اور سینے کا نور بنا دے اور میرے غم کو کافور اور پریشانیوں کو دور کرنے والا بنا دے۔

(7) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں جو دعاء کی تھی اگر کوئی مسلمان اپنی حاجت کے وقت وہ دعاء کرے تو ضرور قبول کی جاتی ہے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ۔ (ترمذی' احمد' حاکم)

اے اللہ! تیرے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں تو پاک ہے' میں ہی قصور وار ہوں۔

(8) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب کوئی مشکل پیش آتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعاء پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ اِلَّا مَا جَعَلْتَهُ سَهْلًا وَاَنْتَ تَجْعَلُ الْحُزْنَ اِنْ شِئْتَ سَهْلًا۔ (صحیح' ابن حبان)

اے اللہ! تو جس کام کو آساں بنا دے وہی آسان ہے اور اگر تو چاہے تو مشکل کو آسان کر دے۔

ادائیگی قرض کی دعاء: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام نے ان سے عرض کیا کہ اپنے مالک کو رقم دے کر جلد آزاد ہونا چاہتا ہوں لہٰذا آپ میری مدد فرمائیں تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں آپ کو وہ کلمات سکھا دیتا ہوں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے۔ آپ پڑھتے رہیے اگر آپ پر احد پہاڑ کے برابر بھی قرض ہوگا اللہ تعالیٰ ادا کر دیں گے۔ وہ کلمات یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَاَغْنِنِيْ بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ (الترمذی والبیہقی فی الدعوات)

اے اللہ! مجھے حلال رزق عطا فرما جو میرے لئے کافی ہو اور حرام سے بچا

اور اپنے فضل و رحمت سے مجھے اپنے ماسوا سے مستغنی کر دے۔

دوسری دعاء:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ ضَلَعِ الدَّیْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ (البخاری)

اے اللہ! میں غم و حزن' عاجز آ جانے اور سستی و بخل اور بزدلی اور قرضے کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

عیادت کے وقت کی دعائیں: مریض مسلمان کی بیمار پرسی کرنا مسلمانوں پر اس کا حق ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس عظیم الشان عمل میں بہت زیادہ اجر و ثواب رکھا ہے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا عَادَ اَخَاہُ الْمُسْلِمَ لَمْ یَزَلْ فِیْ خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰی یَرْجِعَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا خُرْفَةُ الْجَنَّةِ قَالَ جَنَاھَا (مسلم)

بے شک جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی کی بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے تو واپسی تک وہ خرفہ جنت میں رہتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ خرفہ جنت سے کیا مراد ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جنت کے پھل اور میوے"۔

اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے ہوئے سنا۔

مَامِنْ مُسْلِمٍ یَعُوْدُ مُسْلِمًا غُدْوَةً اِلَّا صَلّٰی عَلَیْهِ

سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُمْسِيَ وَاِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً اِلَّا صَلّٰى عَلَيْهِ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ حَتّٰى يُصْبِحَ وَكَانَ لَهُ خَرِيْفٌ فِي الْجَنَّةِ (صحیح' ترمذی' ابوداود و ابن ماجہ)

"جب کوئی مسلمان صبح کے وقت کسی بیمار مسلمان کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو شام تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے بخشش کی دعاء کرتے رہتے ہیں اور اگر کوئی شام کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے تو صبح تک ستر ہزار فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور وہ اس عمل کے بدلے جنت کے میوے اور پھل کھائے گا۔"

دعائیں: عیادت مریض کے وقت نبی اکرم ﷺ سے مختلف دعائیں وارد ہیں۔

(1) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو فرماتے:

لَا بَأْسَ طَهُوْرٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ۔ (البخاری)

"گھبرائیے مت' ان شاء اللہ یہ بیماری آپ کو گناہوں سے پاک کر دے گی۔"

(2) مریض کی شفایابی کے لئے دعاء کرنا کہ اے اللہ اسے شفاء دے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بیماری کے دوران نبی اکرم ﷺ عیادت کے لئے تشریف لائے تو آپ فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا' اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا' اَللّٰهُمَّ اشْفِ سَعْدًا (مسلم)

آپ نے تین بار دعاء فرمائی کہ اے اللہ! سعد کو شفاء عطا فرما۔

(3) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص مریض کی بیمار پرسی کے وقت مریض کے پاس سات مرتبہ یہ دعاء پڑھے تو اگر اس بیماری میں مریض کی موت نہ لکھی گئی ہو تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور شفاء عطا کرتے ہیں۔

اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ اَنْ یَّشْفِیَکَ (صحیح' الترمذی)

میں عرش عظیم کے مالک' انتہائی عظمت والے اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو شفا دے۔

(4) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی بیمار پرسی کے لئے جائے تو اسے یہ دعاء کرنی چاہیے۔

اَللّٰھُمَّ اشْفِ عَبْدَکَ یَنْکَأُلَکَ عَدُوًّا اَوْ یَمْشِیْ لَکَ اِلَی الصَّلٰوۃِ۔ (حسن' الحاکم)

اے اللہ! اپنے بندے کو شفاء عطا کرتا کہ تیرے دشمنوں کو تہ تیغ کرے یا تیرے لئے نماز کی طرف چل کر جائے۔

(5) ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے گھر والوں میں سے کسی کی بیمار پرسی کے لئے جاتے تو اس پر دایاں ہاتھ پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے۔

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا

(متفق علیہ)

اے اللہ! پروردگار عالم! تکلیف دور فرمادے اور شفاء عطا کر' تو ہی شفاء

عطا کرنے والا ہے تیری شفاء کے سوا کوئی شفاء نہیں' ایسی کامل شفاء دے کہ بیماری کا کوئی اثر باقی نہ چھوڑے۔

مریض کے وظائف: مریض کو خود بھی اپنی صحت کے لئے دعاء کرتے رہنا چاہئے اور بکثرت اللہ کا ذکر کرنا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جو شخص بیماری کے دوران یہ کلمات پڑھتا ہے اگر اس بیماری کے دوران موت آگئی تو جہنم کی آگ سے محفوظ رہے گا۔

"لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔ (صحیح' الترمذی)

"اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور وہی سب سے بڑا ہے اللہ کے علاوہ وہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں' اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں وہی حاکم مطلق اور ہر قسم کی حمد و ستائش کے لائق ہے اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں اور نیکی کرنے کی توفیق اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ ہی سے ملے گی۔"

مرض الموت میں دعاء: 1۔ ایسا مریض جو اپنی زندگی سے مایوس ہو چکا ہو تو اسے یہ دعاء کرنی چاہئے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَأَلْحِقْنِيْ بِالرَّفِيْقِ الْأَعْلٰى (متفق علیہ)

اے اللہ! مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے رفیق اعلیٰ سے ملا۔

2۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وَسَكَرَاتِ الْمَوْتِ (الترمذی)

اے اللہ! عالم نزع کی سختیوں اور موت کی بے ہوشیوں میں میری مدد فرما۔

تلقین میت: جس شخص نے دنیا سے رخصت ہوتے وقت کلمہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهَ پڑھا بالآخر وہ جنت میں ضرور جائے گا اور یہ بڑے نصیب کی بات ہے اللہ جسے توفیق دے۔ (اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اس کی توفیق بخشے۔ آمین)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (مسلم)

اپنے فوت ہونے والوں (یعنی جن کی موت قریب ہو) کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کی تلقین کیا کرو۔

تلقین کا مفہوم: جس کی موت کا وقت قریب ہو اسے کلمہ یاد دلانا یعنی اس کے پاس کلمہ پڑھنا تاکہ سن کر وہ بھی پڑھنا شروع کر دے لیکن اسے پڑھنے پر مجبور نہیں کرنا چاہیے کہ کلمہ پڑھو' کلمہ پڑھو بلکہ ایک آدھ دفعہ کہہ کر پھر اس کے پاس پڑھتے رہنا چاہیے کیونکہ موت کی سختیوں میں اگر اسے بار بار کہا جائے کلمہ پڑھو تو خدشہ ہے کہ کہیں تنگ آکر وہ یہ نہ کہہ دے کہ میں نہیں پڑھتا اور آخری وقت کلمے کا انکاری ہو جائے۔

میت کی آنکھیں بند کرتے وقت: فوت ہو جانے کے بعد میت کے ہاتھ پاؤں سیدھے اور آنکھیں اور منہ بند کرتے وقت اس کے لئے مغفرت کی دعاء

کرنی چاہیے۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہا فوت ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے دیکھا تو ابو سلمہ ؓ کی آنکھیں کھلی تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھیں بند کرتے ہوئے فرمایا کہ جب روح قبض کی جاتی ہے تو آنکھیں اس کا پیچھا کرتی ہیں (یعنی آسمان کی طرف جاتے ہوئے اسے دیکھتی ہیں) اس لئے کھلی رہ جاتی ہیں۔ جب ہم نے (یعنی ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے گھر والوں نے) یہ بات سنی (کہ ابو سلمہ فوت ہو چکے ہیں) تو بلند آواز سے رونا شروع کر دیا۔ جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس وقت کوئی بری بات منہ نہ نکالو کیونکہ آپ جو کہیں گے فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے لئے یہ دعاء فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِیِّیْنَ وَاخْلُفْهُ فِیْ عَقِبِهٖ فِی الْغَابِرِیْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَافْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْ لَهٗ فِیْهِ۔ (مسلم)

"اے اللہ! ابو سلمہ ؓ کو بخش دے اور ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند فرما۔ اس کے بعد اس کے پسماندگان کو اپنے حفظ و امان میں رکھ اور اے پروردگار عالم! ہمیں بھی اور اس کو بھی بخش دے اور اس کے لئے اس کی قبر کشادہ اور منور بنا دے۔"

لیکن ہم کسی میت کے لئے دعاء کرتے وقت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی جگہ حاضر میت کا نام لیں گے اور باقی دعاء اسی طرح پڑھیں۔

وفات کی اطلاع ملنے پر کیا کہنا چاہیئے: جب کوئی فوت ہو جائے یا کسی عزیز کے فوت ہونے کی اطلاع ملے تو اللہ کی قضاء پر رضامندی اور صبر کا مظاہر

کرتے ہوئے کہنا چاہیے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ (بے شک ہم اللہ کے لئے ہیں اور اسی کی طرف پلٹ کر جانے والے ہیں) ارشاد ربانی ہے: وَلَنَبۡلُوَنَّکُمۡ بِشَیۡءٍ مِّنَ الۡخَوۡفِ وَالۡجُوۡعِ وَنَقۡصٍ مِّنَ الۡاَمۡوَالِ وَالۡاَنۡفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَ بَشِّرِالصَّابِرِیۡنَ الَّذِیۡنَ اِذَآ اَصَابَتۡهُمۡ مُّصِیۡبَةٌ قَالُوۡا اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیۡهِمۡ صَلَوٰتٌ مِّنۡ رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٌ وَاُولٰٓئِکَ هُمُ الۡمُهۡتَدُوۡنَ (البقرہ ۱۵۶)

"ہم آپ کو ضرور آزمائیں گے کسی نہ کسی طرح، خوف و فقر کے ساتھ اور مال و افراد اور پھلوں میں کمی کے باعث اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دیجئے کہ جب انہیں کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتے ہیں۔ ان پر اللہ کی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے اور وہی ہدایت یافتہ لوگ ہیں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

مَا لِعَبۡدِی الۡمُؤۡمِنِ عِنۡدِیۡ جَزَآءٌ اِذَا قَبَضۡتُ صَفِیَّهُ مِنۡ اَهۡلِ الدُّنۡیَا ثُمَّ احۡتَسَبَهُ اِلَّا الۡجَنَّةُ۔

(البخاری، دیکھئے الفتح ۱۱/۲۰۷)

جب میں دنیا والوں میں سے اپنے مومن بندے کے کسی پیارے کی روح قبض کرلیتا ہوں تو وہ ثواب کی نیت سے صبر کرتا ہے میرے ہاں اس کا ٹھکانہ جنت ہے۔

تعزیت کا مفہوم: تَعۡزِیَةٌ عَزّٰی یُعَزِّیۡ سے مصدر ہے جس کا معنی

کسی کو تسلی دینا اور صبر کی تلقین کرنا ہے تاکہ اس کا غم ہلکا ہو۔ تعزیت کرنا سنت ہے اور کسی وقت بھی (دفن سے پہلے یا بعد) تعزیت کی جا سکتی ہے۔

تعزیتی کلمات: کسی کی وفات پر نبی اکرم ﷺ ان الفاظ میں تعزیت فرماتے تھے۔

(1) اِنَّ لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِاَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ (بخاری و مسلم)

اللہ ہی کا تھا جو اس نے لے لیا اور اسی کا ہی جو اس نے دیا اور اس کے ہاں ہر چیز کا ایک وقت مقرر ہے۔ اس لئے آپ کو صبر کرنا چاہیے اور حصول ثواب کی نیت رکھنا چاہیے۔

(2) اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكَ وَ اَحْسَنَ عَزَائَكَ وَ غَفَرَ لِمَيِّتِكَ (الاذکار للنووی)

اللہ تعالیٰ آپ کو اجر عظیم عطا کرے اور آپ کو بہتر تسلی بخشے اور آپ کی میت کو بخشش سے نوازے۔

(3) حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ موتہ میں شہید ہوئے تو جب انکی شہادت کی خبر مدینہ منورہ میں پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے بیٹے عبداللہ سے ان الفاظ میں تعزیت کی۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اخْلُفْ جَعْفَرًا فِيْ اَهْلِهٖ وَبَارِكْ لِعَبْدِاللّٰهِ فِيْ صَفْقَةِ يَمِيْنِهٖ (مسند احمد بحوالہ احکام الجنائز)

اے اللہ! جعفر رضی اللہ عنہ کے بعد تو ان کے اہل کی سرپرستی فرما اور عبداللہ کی تجارت میں برکت پیدا فرما۔

مختلف احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ تعزیت کے وقت میت کے لئے

دعاء اور گھر والوں کو تسلی دینی چاہیے لیکن ایک جگہ بیٹھ کر ہر کسی کی آمد پر ہاتھ اٹھانا جسے فاتحہ کہا جاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ سے اس کا کوئی ثبوت نہیں بلکہ بغیر ہاتھ اٹھائے تعزیتی کلمات کہنے چاہئیں۔

جنازہ کی دعائیں: کسی مسلمان کی نماز جنازہ ادا کرنا زندہ مسلمانوں پر حق ہے اور یہ فرض کفایہ ہے نماز جنازہ میت کے ساتھ آخری ہمدردی ہے اس لئے خلوص دل سے میت کے لئے مغفرت کی دعاء کرنی چاہیے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی کی نماز جنازہ میں ایسے چالیس افراد جمع ہو جائیں جنھوں نے کبھی شرک نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ ان کی سفارش سے میت کے گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ بشرطیکہ کہ میت خود بدعتی یا مشرک نہ ہو' نماز جنازہ میں چار تکبیریں ہیں۔ پہلی تکبیر کے بعد ثناء' سورۃ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت۔ دوسری تکبیر کے بعد درود شریف اور تیسری تکبیر کے بعد دعائیں اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام۔ ہر تکبیر کے ساتھ ہاتھ اٹھانا بہتر ہے۔ نیز نماز جنازہ جہرا اور سرا دونوں طرح جائز ہے۔

پہلی دعاء: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَاَهْلًا خَيْرًا مِّنْ اَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَاَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ۔ (مسلم)

"اے اللہ! اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما' اس کو عافیت دے اور

اسے معاف فرما' اس کی بہتر مہمان نوازی کر اور اس کی قبر کو کشادہ فرما اور اس کے گناہوں کو پانی برف اور اولوں کے ساتھ اس طرح پاک کر دے جیسا کہ سفید کپڑا میل کچیل سے صاف کیا جاتا ہے۔ اسے اس کے گھر سے اچھا گھر' اس کے اہل کے بدلے اچھے اہل خانہ اور رفیق حیات / رفیقہ حیات کے بدلے بہتر ساتھی عطا کر اس کو جنت میں داخل فرما اور عذاب قبر اور جہنم کے عذاب سے محفوظ فرما۔

دوسری دعاء: اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا۔ اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَهٗ مِنَّا فَاَحْیِهٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَاتَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ (احمد' ابوداود' ترمذی)

"اے اللہ! بخشش فرما ہمارے زندہ و فوت شدگان' حاضر و غائب' چھوٹے بڑوں اور زنان و مرد مان کی۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے اسلام پہ زندہ رکھ اور جسے فوت کرے حالت ایمان میں فوت کر۔ اے اللہ! اس کے ثواب سے ہمیں محروم نہ کرنا اور اس کے بعد ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا۔"

نابالغ بچے کی میت پر:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا سَلَفًا وَّفَرَطًا وَّذُخْرًا وَّاَجْرًا

(بخاری تعلیقا)

اے اللہ! اس بچے کو ہمارے لئے پیشرو' ذخیرہ اور اجر کا باعث بنا۔

میت کو قبر میں اتارتے وقت: میت کو مسلمانوں کے عام قبرستان میں

دفن کرنا چاہیے۔ اور قبر میں اتارتے وقت یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ وَعَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ (حسن، الحاکم)

اللہ کے نام کے ساتھ اسی پر توکل کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے طریقہ پر (قبر میں) اتار رہے ہیں۔

دفن کے بعد: میت کو دفن کرنے کے بعد قبر کو ایک بالشت بھر زمین سے اونچی رکھیں، جب مٹی ڈال کر فارغ ہوں تو میت کے لئے ثابت قدمی کی دعاء کریں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ میت کے دفن سے فارغ ہو کر قبر کے پاس کھڑے ہو کر فرماتے:

اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ وَسَلُوْا لَهُ التَّثْبِيْتَ فَاِنَّهُ الْاٰنَ يُسْأَلُ (ابوداؤد)

اپنے بھائی کی بخشش اور ثابت قدمی کے لئے دعاء کرو اس وقت اس سے سوالات کیے جا رہے ہیں۔

یہ دعاء میت کو دفن کرنے کے بعد ہے لیکن نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ہاتھ اٹھا کر دعاء کرنا یا قبر پر اذان دینا یا ستر قدم کے فاصلے پر جا کر دعاء کرنا نبی اکرم ﷺ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، آئمہ اربعہ رحمھم اللہ اور دیگر متاخرین علمائے امت سے ثابت نہیں اس لئے یہ خلاف سنت اور بدعت ہے اس سے بچنا چاہیے۔

قبرستان میں جاتے وقت: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو تلقین فرمایا کرتے تھے کہ جب وہ

قبرستان جائیں تو یہ کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ. نَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ. (مسلم)

اس دیار کے رہنے والے مومنو اور مسلمانو! تم پر سلامتی ہو' اللہ نے چاہا تو عنقریب ہم بھی آپ کے پاس آنے والے ہیں۔ ہم اللہ سے اپنے اور تمہارے لئے عافیت کا سوال کرتے ہیں۔

صدمہ پہنچے تو کیا کہے: ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کو صدمہ پہنچے تو وہ یہ دعاء پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو اس کا نعم البدل عطا فرماتے ہیں۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ اَللّٰهُمَّ اجُرْنِيْ فِيْ مُصِيْبَتِيْ وَاَخْلِفْ لِيْ خَيْرًا مِّنْهَا. (مسلم)

یقیناً ہم اللہ ہی کی مخلوق ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ اے اللہ! مجھے اس مصیبت میں اجر دے اور اس کا نعم البدل عطا فرما۔

کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی مبتلائے مصیبت کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھے تو اس بلا اور مصیبت سے محفوظ رہے گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهِ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا (الترمذی)

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس نے مجھے اس مصیبت سے محفوظ رکھا

جس میں آپ مبتلا ہیں اور مجھے اپنی مخلوقات میں سے اکثر لوگوں پر فضیلت دی۔

بیوی کے پاس جاتے وقت: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنی بیوی سے مقاربت سے قبل مندرجہ ذیل دعاء پڑھے تو اگر اس ملاپ سے ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ جَنِّبْنَا الشَّيْطَانَ وَ جَنِّبِ الشَّيْطَانَ مَارَزَقْتَنَا (متفق علیہ)

اللہ کے نام کے ساتھ۔ اے اللہ! ہمیں شیطان سے محفوظ رکھ اور جو (اولاد) تو ہمیں عطا کرے اسے بھی شیطان سے بچا۔

آئینہ دیکھنے کی دعاء: اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِيْ فَحَسِّنْ خُلُقِيْ (احمد)

اے اللہ! جیسے تو نے میری صورت اچھی بنائی میری سیرت بھی اچھی بنا۔

کپڑا پہننے کی دعاء: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کپڑا پہنتے وقت مندرجہ ذیل دعاء پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّيْ وَلَا قُوَّةٍ (ابو داوٗد' ترمذی' ابن ماجہ)

تمام تر تعریفات اللہ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا اور میری کسی کوشش اور طاقت کے بغیر مجھے عطا کیا۔

نیا کپڑا پہننے کی دعاء: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی نیا کپڑا زیب تن فرماتے تو اس کپڑے کا نام لیتے۔ یعنی پگڑی، قمیض یا چادر وغیرہ پھر یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَا کَسَوْتَنِیْهِ اَسْأَلُکَ خَیْرَہٗ وَخَیْرَ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ۔

(ترمذی، ابو داؤد)

اے اللہ! ہر تعریف تیرے ہی لئے۔ جس طرح تو نے مجھے یہ (کپڑا) پہنایا میں تجھ سے اس کی بھلائی اور جس چیز کے لئے بنا گیا اس کی بھلائی طلب کرتا ہوں اور اس کے شر اور جس کے لئے بنایا گیا اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

کپڑا اتارنے کی دعاء: جب کپڑا اتاریں تو بائیں طرف سے شروع کریں اور یہ دعاء پڑھیں۔ بِسْمِ اللّٰہِ (اللہ کا نام لے کر یہ کپڑا اتار رہا ہوں)

نیا کپڑا پہننے والے کو دعاء: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو سفید قمیض پہنے ہوئے دیکھا تو ان سے دریافت کیا کہ آپ کی یہ قمیض نئی ہے یا کہ دھلی ہوئی تو انہوں نے فرمایا دھلی ہوئی اور ایک روایت ہے "نئی" تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دعاء دی۔

(1) اِلْبَسْ جَدِیْدًا وَعِشْ حَمِیْدًا وَمُتْ شَہِیْدًا۔

(سنن ابن ماجہ)

نیا پہن، قابل تعریف زندگی بسر کر اور تجھے شہادت نصیب ہو۔

(2) ابو نضرہ بیان فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام ؓ میں سے جب کوئی نیا لباس پہنتا تو ساتھی اسے یہ دعاء دیتے۔

تُبْلِيْ وَيُخْلِفُ اللّٰهُ (ابوداؤد)

تجھے ہنڈانا (بوسیدہ کرنا) نصیب ہو اور اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اور عطا کرے۔

مسافر کو الوداع کرتے ہوئے: حضرت سالم ؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سفر پر روانہ ہونے والے سے فرماتے کہ میرے قریب آؤ تاکہ میں آپ کو ویسے الوداع کہوں جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں الوداع فرمایا کرتے تھے اور پھر فرماتے:

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ وَ خَوَاتِيْمَ عَمَلِكَ۔ (ترمذی)

میں تیرا دین' تیری امانت اور تیرے اعمال کا انجام اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔

(2) حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں سفر پہ روانہ ہونا چاہتا ہوں میرے لئے دعاء فرمایئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

زَوَّدَكَ اللّٰهُ التَّقْوٰى وَ غَفَرَ ذَنْبَكَ وَ يَسَّرَ لَكَ الْخَيْرَ حَيْثُ مَا كُنْتَ (ترمذی)

اللہ تعالیٰ آپ کو تقویٰ نصیب کرے' آپ کے گناہ بخش دے اور جہاں بھی جاؤ آپ کے لئے بھلائی اور نیکی میسر کرے۔

مسافر کی مقیم کے لئے دعاء: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سفر پہ جانا چاہتا ہو تو اسے اپنے پسماندگان کے لئے یہ

دعاء کرنی چاہیے۔

أَسْتَوْدِعُكُمُ اللّٰهَ الَّذِي لَا تَضِيعُ وَدَائِعُهُ (حسن، مسند احمد ۲/۴۰۳، ابن ماجہ ۲۸۲۵، ابن السنی فی عمل الیوم واللیلہ ۴۹۹)

میں آپ کو اس اللہ کے سپرد کرتا ہوں جس کے سپرد کی ہوئی چیزیں ضائع نہیں ہوتیں۔

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ لُقْمَانَ الْحَكِيمَ كَانَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِذَا اسْتُوْدِعَ شَيْئًا حَفِظَهُ (صحیح، احمد)

"حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: لقمان حکیم کہا کرتے تھے بے شک جب کوئی چیز اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی جائے تو وہ اس کی حفاظت کرتا ہے۔"

سواری پر بیٹھ کر: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب سفر پر روانہ ہونے کے لئے اونٹ پر بیٹھ جاتے تو فرماتے۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر، اللہ اکبر اور پھر یہ دعاء پڑھتے:

"سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ" اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى۔ اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ۔ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ۔ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ (مسلم)

"پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے تابع کر دیا ورنہ ہم اسے اپنے بس میں نہیں کر سکتے تھے اور بے شک ہمیں اپنے پروردگار ہی کی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ اے اللہ! ہم اپنے اس سفر میں تجھ سے نیکی' تقویٰ اور ایسے اعمال کا سوال کرتے ہیں جو تجھے پسند ہوں۔ اے اللہ! ہمارا یہ سفر ہمارے لئے آسان کر دے اور اس کے فاصلے سمیٹ۔ اے اللہ! تو سفر میں ہمارا ساتھی اور ہمارے بعد ہمارے اہل خانہ کا نگہبان ہے۔ اے اللہ! میں سفر کی مشقت' تکلیف وہ منظر اور اس سے کہ واپسی پر اپنے مال و اہل اور جائیداد میں کسی بری چیز کا سامنا کروں' تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سفر سے واپسی کی دعاء: نبی اکرم ﷺ جب سفر سے واپس لوٹتے تو مذکورہ بالا دعاء کے ساتھ ان الفاظ کا اضافہ کرتے:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ (مسلم)

ہم واپس لوٹ رہے ہیں توبہ کرنے والے' اپنے رب کی عبادت اور اسی کی تعریف کرنے والے۔

(2) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر' جہاد یا حج اور عمرے کے سفر سے واپس لوٹتے تو راستے میں جب کبھی اونچی جگہ پہ چڑھتے تو تین مرتبہ اللہ اکبر' اللہ اکبر' اللہ اکبر فرماتے اور (شہر کے قریب پہنچ کر) یہ دعاء پڑھتے۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ' لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَ عَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ (بخاری)

"اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں' وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہت ہے اور وہی تمام تعریفوں کے لائق اور ہر چیز پر قادر ہے' ہم واپس پلٹ رہے ہیں توبہ کرنے والے' اپنے رب کی عبادت اور اسی کی حمد وثناء کرنے والے' اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا' اپنے بندے کی مدد کی اور اکیلے نے تمام احزاب کو شکست دی۔

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا اِذَا صَعِدْنَا كَبَّرْنَا وَاِذَا نَزَلْنَا سَبَّحْنَا (البخاری)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب ہم کسی اونچی جگہ پہ چڑھتے تو "اللہ اکبر" کہتے اور جب اترتے تو "سبحان اللہ" کہا کرتے تھے۔

سواری سے گرنے پر: اگر سواری یا جانور سے گر جائے تو "بسم اللہ" کہنا چاہئے۔ (ابوداؤد)

کسی بستی یا شہر میں داخل ہونے کی دعاء: اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا اَظْلَلْنَ' وَرَبَّ الْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ وَمَا اَقْلَلْنَ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا اَضْلَلْنَ وَرَبَّ الرِّيَاحِ وَمَا ذَرَيْنَ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ وَخَيْرَ اَهْلِهَا وَخَيْرَ مَا فِيْهَا۔ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا وَشَرِّ اَهْلِهَا' وَشَرِّ مَا فِيْهَا۔ سَنَدُهٗ حَسَنٌ (مستدرک حاکم)

"اے اللہ! ساتوں آسمانوں اور ان کے سایے میں تمام مخلوقات کے رب' اور ساتوں زمینوں اور ان کے سینے پر موجود ہر چیز کے رب! شیاطین اور ان کے

پیروکار کاروں کے رب' ہواؤں اور ان کے اندر اڑنے والی اشیاء کے رب' میں آپ سے اس بستی اور اس کے رہنے والوں اور اس میں موجود ہر چیز کی خیر مانگتا ہوں اور اس بستی اور اس کے باسیوں اور اس میں موجود ہر چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

سفر میں رات آجائے: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب دوران سفر رات آجاتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مندرجہ ذیل دعاء پڑھتے۔

يَا اَرْضُ رَبِّيْ وَرَبُّكِ اللّٰهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّكِ وَشَرِّ مَا فِيْكِ وَشَرِّ مَا يَدِبُّ عَلَيْكِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ اَسَدٍ وَّاَسْوَدَ وَمِنَ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ وَمِنْ شَرِّ سَاكِنِ الْبَلَدِ وَمِنْ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ (ابوداؤد)

"اے زمین! میرا اور تیرا رب اللہ ہے میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں تیرے شر اور ہر اس چیز کے شر سے جو تجھ میں ہے اور جو تیرے سینے پہ چلتی ہے۔ میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں' ہر قسم کے درندوں سے' شیر ہو یا سانپ اور بچھو اور اس شہر کے تمام باسیوں کے شر سے خواہ والدین ہوں یا اولاد۔

دوران سفر جب صبح طلوع ہو: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر میں رات گزارنے کے بعد صبح کرتے تو یہ دعاء پڑھتے۔

سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللّٰهِ وَحُسْنِ بَلَائِهٖ عَلَيْنَا۔ رَبَّنَا صَاحِبْنَا وَاَفْضِلْ عَلَيْنَا عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ۔ (مسلم)

اللہ کی تعریف اور ہم پر اس کی نعمتوں کا بیان سننے والے نے سن لیا۔ اے ہمارے پروردگار! میں آگ سے پناہ طلب کرتے ہوئے تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ تو ہمارا رفیق ہو اور ہم پر فضل فرما۔

دوران سفر جب کہیں پڑاؤ کریں: خولہ بنت حکیم رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی جگہ پر قیام کے وقت مندرجہ ذیل دعاء پڑھتا ہے جب تک وہ اس جگہ پہ ٹھہرا رہتا ہے اسے کوئی چیز تکلیف نہیں پہنچا سکتی۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔
(مسلم)

"میں اللہ تعالیٰ کے کلمات تامہ کے ساتھ پناہ مانگتا ہوں اس کی مخلوقات کے شر سے۔"

عید کی موقع پر مبارکباد: "حضرت ابوامامہ الباھلی اور دیگر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین سے مروی ہے کہ جب وہ نماز عید سے فارغ ہو کر واپس لوٹتے تو ایک دوسرے کو ان الفاظ میں عید مبارک کہتے "تَقَبَّلَ اللّٰهُ مِنَّا وَمِنْكَ" اللہ ہماری اور آپ کی نیکیاں قبول فرمائے۔" (احمد' باسناد' حسن)

شادی کے موقعہ پر مبارک باد: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی کو شادی کی مبارکباد دیتے تو فرماتے:

(1) بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ وَ بَارَكَ عَلَيْكُمْ وَ جَمَعَ بَيْنَكُمَا فِي خَيْرٍ (ابن ماجہ و ترمذی و ابوداود)

اللہ تعالیٰ آپ کے لئے بابرکت کرے اور آپ پر برکت نازل فرمائے اور

تمہارا یہ اتفاق خیرو برکت کا موجب ہو۔

(2) آپ ﷺ یہ دعاء بھی فرمایا کرتے:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَھُمْ وَبَارِكْ عَلَیْھِمْ (ابن ماجہ)

اے اللہ! ان کے لئے اس گھ جوڑ میں برکت فرما اور ان پر اپنی برکت نازل فرما۔

جب دلہن کو گھر لائے: حضرت عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی عورت سے شادی کرے یا کوئی غلام یا جانور خریدے تو اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعاء پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ خَیْرَھَا وَ خَیْرَمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ واَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا جَبَلْتَھَا عَلَیْهِ۔

(ابوداود' ابن ماجہ)

"اے اللہ! میں تجھ سے اس کی خیروبرکت اور اس کی فطری خصلت کی خیرو بھلائی کا طلبگار ہوں اور اس میں اور اس کی فطرت میں جو برائی ہے اس سے میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔

اور اگر اونٹ خریدے تو اس کی کوہان کی چوٹی پکڑ کر مذکورہ دعاء پڑھے۔

بچے کی پیدائش پر مبارکباد: رحمت عالم ﷺ کے پاس کسی نومولود کو لایا جاتا تو آپ اس کا نام رکھتے' اسے گھٹی دیتے اور اس کے لئے برکت کی دعاء فرماتے:

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ وُلِدَلِیْ غُلَامٌ

فَاَتَیْتُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّاهُ اِبْرَاهِیْمَ وَحَنَّکَهُ بِتَمْرَةٍ وَدَعَالَهُ بِالْبَرَکَةِ (البخاری)

"حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ہاں بیٹا پیدا ہوا تو میں اسے لے کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام ابراہیم رکھا اور اسے کھجور کے ساتھ گھٹی دی اور اس کے لئے برکت کی دعاء فرمائی۔"

حضرت حسن بصریؒ ان الفاظ کے ساتھ نومولود کی مبارکباد دیتے تھے:

بُوْرِکَ لَکَ فِی الْمَوْهُوْبِ وَشَکَرْتَ الْوَاهِبَ بَلَغَ رُشْدَهُ وَرُزِقْتَ بِرَّهُ (المغنی لابن قدامہ ۸/۶۴۹)

یہ بچہ آپ کے لئے باعث برکت ہو' آپ اللہ کے شکر گزار رہیں۔ یہ بچہ جوانیاں پائے اور آپ کا فرمانبردار ثابت ہو۔

کثیر بن عبید بیان فرماتے ہیں کہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا کے خاندان میں جب کوئی بچہ پیدا ہوتا تو وہ یہ نہیں پوچھتی تھیں کہ لڑکا ہے یا لڑکی؟ بلکہ دریافت فرماتیں کہ بچہ صحیح سالم پیدا ہوا؟ جب آپ کو بتلایا جاتا' جی ہاں تندرست اور صحیح سالم پیدا ہوا ہے تو فرماتیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو پرودگار عالم ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ لڑکا پیدا ہو یا لڑکی ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کیونکہ اولاد اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔

سلام کہنا: ملاقات کے وقت سلام کہنا ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کا حق ہے اور پہل کرنے والا زیادہ اجر و ثواب کا مستحق ہوتا ہے۔ اسی طرح سلام کا

جواب دینا بھی کہنے والے کا حق ہے۔ لہٰذا باہر سے آنے والا گھر یا کسی مجلس میں موجود لوگوں کو، سوار پیادہ کو، راہ گیر بیٹھے ہوئے لوگوں کو، کم لوگ زیادہ کو اور چھوٹے بڑوں کو سلام کہیں، جو شخص کسی کو سلام کہتے وقت یہ کلمات ادا کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ (تم پر سلامتی ہو) تو اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ (تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی اور رحمت ہو) کہنے سے بیس نیکیاں اور یوں کہنے والے کو تیس نیکیاں ملتی ہیں۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ (تم پر اللہ کی طرف سے سلامتی رحمتیں اور برکات نازل ہوں۔)

سلام کا جواب: سلام کا جواب دینا ضروری ہے، لیکن اگر پوری مجلس میں سے ایک شخص ہی جواب دے تو سب کی طرف سے کافی ہو گا، اور جوابی کلمات یہ ہیں وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اور تم پر بھی سلامتی اور اللہ کی طرف سے برکات و رحمتیں ہوں۔ (ترمذی و ابوداود)

کفار کو سلام کہنا: اہل کتاب یا دیگر کفار کو سلام میں پہل نہیں کرنی چاہیے لیکن اگر وہ کسی مسلمان کو سلام کہیں تو جواب میں صرف یوں کہنا چاہیے: وَعَلَيْكُمْ اور تم پر بھی۔ "یعنی جو تم نے ہمارے لئے کہا وہ تم پر بھی ہو"

(متفق علیہ)

مصافحہ کرنا: سلام کے ساتھ مصافحہ کرنا نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا، جب دو مسلمان ملاقات کے وقت مصافحہ کرتے ہیں تو ان کے الگ ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کے صغیرہ گناہ معاف کر دیتے ہیں۔

(ترمذی، ابن ماجہ)

مصافحہ دائیں ہاتھ سے اور ایک ہاتھ سے کرنا چاہئے' دو ہاتھوں سے مصافحہ کرنا یا جھک کر مصافحہ کرنا یا مصافحہ کرنے کے بعد سینے پر ہاتھ رکھنا شریعت میں اس کی کوئی اصل نہیں۔

مصافحہ کرتے وقت مندرجہ ذیل کلمات کہنا مسنون ہے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ یَغْفِرُاللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ (یعنی) تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں' اللہ تعالیٰ ہمیں بھی اور آپ کو بھی معاف فرمائے۔

معانقہ کرنا: دور سے آنے والے یا سفر سے واپس لوٹنے والے عزیز و اقارب یا دوست احباب سے معانقہ کرنا (گلے لگنا) سنت ہے۔ (صحیح الادب المفرد)

بچوں کے سر پر ہاتھ پھیرنا: سلمہ بن وردان بیان فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے مصافحہ کرتے ہوئے دیکھا' جب میری باری آئی تو مجھ سے فرمانے لگے آپ کون ہیں؟ میں نے عرض کی کہ میں بنی لیث کا غلام ہوں' تو انہوں نے تین مرتبہ میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعاء دی۔ بَارَکَ اللّٰہُ فِیْکَ اللہ تجھے برکت دے۔ (صحیح الادب المفرد)

اشارے کے ساتھ سلام کرنا: السلام علیکم کہے بغیر صرف اشارے سے ہاتھ وغیرہ ہلا کر سلام کرنا جائز نہیں' ہاں اگر کوئی دور سے کسی بھائی کو سلام کہنا چاہتا ہو تو السلام علیکم کہنے کے ساتھ ساتھ اشارہ کر سکتا ہے تاکہ جسے سلام کہا جا رہا ہے اسے معلوم ہو جائے۔ (ترمذی)

ملاقات کے وقت خیریت دریافت کرنا: جب کوئی ملاقات کے وقت خیریت دریافت کرے تو اسے یوں کہنا چاہئے۔ اَحْمَدُاللّٰہَ اِلَیْکَ میں آپ کے پاس اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ (صحیح الادب المفرد)

خوش آمدید کہنا: کسی کے استقبال کے وقت اسے مَرْحَبًا (بِفُلَانٍ) خوش آمدید کہنا سنت ہے۔ (صحیح الادب المفرد)

نیکی کرنے والے کو دعاء: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا اگر کوئی کسی کے ساتھ نیکی کرے (یعنی پانی پلا دے' اس کی کوئی خدمت بجالائے یا کوئی نیکی کا کام کرے) تو اس کے لئے بہترین دعاء یہ ہے۔
جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا' اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہتر بدلہ عطا فرمائے۔(الترمذی)

ہدیہ وصول کرتے وقت: ہدیہ وصول کرنے والا' ہدیہ دینے والے کو یوں دعاء دے "بَارَكَ اللّٰهُ فِيكُمْ" "اللہ آپ میں برکت کرے" اور ہدیہ دینے والا جواب میں کہے "وَفِيكُمْ بَارَكَ اللّٰهُ" اور اگر ہدیہ دینے والا دور ہو تو "وَفِيهِمْ بَارَكَ اللّٰهُ" کہنا چاہئے۔ (الاذکار للنووی)

اظہار محبت کرنے والے کے لئے: نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے کسی مسلمان بھائی سے اللہ کے لئے محبت کرے تو اسے اپنے بھائی کو آگاہ کر دینا چاہئے اور جسے یہ کہا جائے کہ میں آپ سے اللہ کی رضا کے لئے محبت کرتا ہوں تو اسے جواب میں یوں کہنا چاہئے أَحَبَّكَ الَّذِي أَحْبَبْتَنِي لَهُ اللہ تجھ سے محبت کرے جس کے لئے تو نے مجھ سے محبت کی۔ (ابوداؤد)

خوشحالی کے وقت: نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی خوش کرنے والی چیز پیش آتی تو فرماتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي بِنِعْمَتِهِ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے جس کے انعام سے اچھے کام انجام کو پہنچتے ہیں۔

اور جب کوئی ناپسندیدہ واقعہ یا کوئی چیز پیش آتی تو آپ فرماتے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ ہر حال میں اللہ کا شکر ہے۔ (حصن المسلم بحوالہ حاکم)

قرض کی ادائیگی کے وقت: قرض خواہ کو قرض ادا کرتے وقت یہ دعاء دینا مسنون ہے:

بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ فِی اَھْلِکَ وَمَالِکَ۔

"اللہ تعالیٰ آپ کے اہل اور مال میں برکت کرے۔"

(صحیح سنن ابن ماجہ ۲۸۲/۴)

سب و شتم کا کفارہ: جسے گالی دی ہو یا برا بھلا کہا ہو تو اس کے لئے یہ دعاء کرو:

اَللّٰھُمَّ فَاَیُّمَا مُؤْمِنٍ سَبَبْتُہٗ فَاجْعَلْ ذَالِکَ لَہٗ قُرْبَۃً اِلَیْکَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِo (البخاری مع الفتح ج۱۱ ص۱۷۵)

اے اللہ! جس مومن کو میں نے برا بھلا کہا ہو تو اسے اس کے لئے قیامت کے دن اپنی قربت کا ذریعہ بنا دے۔

چھینک لیتے وقت کیا کہنا چاہیئے: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی چھینک لے تو کہے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" یعنی تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سننے والا جواب میں کہے "یَرْحَمُکَ اللّٰہُ" یعنی اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے پھر چھینک لینے والا کہے "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت پہ رکھے اور آپ کی حالت درست کرے۔ (بخاری)

جمائی لیتے وقت: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص جمائی لے تو

حتی الامکان اسے روکنے کی کوشش کرے اور منہ پر ہاتھ رکھ لے اور آواز نکالنے سے اجتناب کرنا چاہیئے کیوں کہ جب کوئی جمائی لیتے وقت "آ" یا "ھا" کی آواز نکالتا ہے تو شیطان اس پر ہنستا ہے۔ (بخاری و مسلم)

غصہ دور کرنے کے لئے: نبی اکرم ﷺ کے پاس دو آدمی کسی بات پر الجھ پڑے تو آپ نے دیکھا کہ ایک کی آنکھیں غصہ سے سرخ اور رگیں پھول چکی ہیں تو آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک ایسا کلمہ معلوم ہے اگر یہ شخص اسے پڑھے تو اس کا غصہ کافور ہو جائے۔ وہ کلمہ یہ ہے۔ "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں۔

اگر غصہ کے وقت کھڑا ہو تو بیٹھ جانا چاہیئے اور اگر پھر بھی غصہ ختم نہ ہو تو لیٹ جانا چاہیئے۔ (بخاری' احمد' مسلم' ترمذی)

اگر کافر چھینک لے: اگر کافر چھینک لے تو ہمیں کہنا چاہیئے "یَھْدِیْکُمُ اللّٰہُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ" اللہ آپ کو ہدایت دے اور آپ کی حالت درست کرے۔ (ترمذی' احمد' ابوداود)

سجدہ تلاوت: سجدہ تلاوت سے مراد وہ سجدے ہیں جو تلاوت قرآن کریم کے دوران آتے ہیں۔ سجدہ تلاوت مندوب ہے یعنی کرنا افضل ہے لیکن اگر کبھی نہ بھی کیا جائے تو گناہ نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ نے بعض اوقات سجدہ تلاوت کیا اور بعض اوقات چھوڑ دیا تھا۔ اسی طرح اگر تلاوت کرنے والا سجدہ کرے تو سننے والے کو بھی کرنا چاہیئے لیکن اگر تلاوت کرنے والا خود نہ کرے تو سننے والے کو نہیں کرنا چاہیئے۔

اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں جائیں اور دوران سجدہ ان میں سے کوئی دعاء

پڑھیں اور پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سر اٹھائیں تشہد پڑھنے اور سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں۔ یاد رہے کہ سجدہ تلاوت ایک ہی سجدہ ہوتا ہے۔

سجدۂ تلاوت کی دعائیں: (1) سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (ترمذی' حاکم)

"میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہوا جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت و قدرت سے اس کے کان اور آنکھیں بنائیں۔ پس بابرکت ہے اللہ کی ذات جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے۔"

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ تلاوت میں یہ دعاء پڑھتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ أَنْتَ رَبِّي سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي شَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ (صحیح' ابن ماجہ)

"اے اللہ! میں تیرے سامنے سجدہ ریز ہوا اور تجھ ہی پر ایمان رکھتا ہوں اور تیرا ہی فرمانبردار ہوں تو ہی میرا رب ہے میرا چہرہ اس ذات کے سامنے جھکا جس نے اسے پیدا کیا اور اس کے کان اور آنکھیں بنائیں بابرکت ہے اللہ جو تمام بنانے والوں سے بہتر ہے۔

مرغ کی آواز سن کر: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مرغ کی آواز سن کر یہ دعاء پڑھو کیونکہ وہ فرشتوں کو دیکھ کر آواز نکالتا ہے۔

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ ۔

"اے اللہ! میں تجھ سے تیرا فضل مانگتا۔"

گدھے کی آواز یا رات کو کتوں کے بھونکنے پر: گدھے کی آواز سن کر یا کتوں کے بھونکنے پر یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ (بخاری، مسلم، ابوداؤد)

"میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں۔"

دشمن سے خطرے کے وقت: دشمن سے خطرہ ہو تو یہ دعاء پڑھنی چاہیے:

(1) اَللّٰهُمَّ اكْفِنِيْهِمْ بِمَا شِئْتَ (مسلم)

اے اللہ! جیسے تو چاہے ان کے مقابلے میں میرے لئے کافی ہو جا۔ (یعنی میری مدد کر)

(2) حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی قوم سے خطرہ محسوس کرتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُبِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ (احمد، ابوداؤد)

"اے اللہ! ہم تجھے دشمن کے مقابلے میں ڈھال بناتے ہیں اور ان کی شرارتوں سے تیری پناہ چاہتے ہیں۔"

(3) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی غزوے میں شریک ہوتے تو یہ دعاء پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِيْ وَنَصِيْرِيْ، بِكَ اَجُوْلُ وَبِكَ اَصُوْلُ وَبِكَ اُقَاتِلُ (ابوداؤد، ترمذی و صحیح الکلم الطیب)

"اے اللہ! تو ہی میرا یار و مددگار ہے، تیری ہی توفیق سے گھومتا پھرتا اور

تیرے ساتھ ہی حملہ آور ہوتا اور دشمن سے لڑتا ہوں۔"

(4) جنگ خندق کے موقع پر آپ ﷺ نے دشمن کے خلاف یہ بد دعاء فرمائی:

اَللّٰھُمَّ مُنَزِّلَ الْکِتَابِ سَرِیْعَ الْحِسَابِ اِھْزِمِ الْاَحْزَابَ اِھْزِمْھُمْ وَزَلْزِلْھُمْ۔ (البخاری مع الفتح ۱۱/۱۹۷)

"اے اللہ! کتاب کے اتارنے والے' جلد حساب لینے والے ان احزاب کو شکست دے۔ انہیں ناکام کر اور ان کے قدم متزلزل کر دے۔"

طوفان بادوباراں کے وقت: (1) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب آندھی آتی تو رسول اللہ ﷺ یہ دعاء پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَھَا وَخَیْرَمَا فِیْھَا وَخَیْرَمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّمَا فِیْھَا وَشَرِّمَا اُرْسِلَتْ بِہٖ (مسلم' ترمذی)

"اے اللہ! میں تجھ سے اس آندھی کی خیروبرکت اور جو کچھ اس میں ہے اس کی اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کی خیروبرکت کا سوال کرتا ہوں اور میں تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اس کے شر سے اور جو کچھ اس آندھی میں ہے اس کے شر سے اور جس کے ساتھ یہ بھیجی گئی ہے اس کے شر سے۔

(2) حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب بادل کے گرجنے کی آواز سنتے تو اگر باتوں میں مصروف ہوتے تو گفتگو چھوڑ دیتے اور یہ آیت پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِیْ یُسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلَائِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ (البخاری الادب المفرد)

"پاک ہے وہ ذات جس کی حمد کے ساتھ بادل بھی اس کی تسبیح بیان کرتے

اور اس کے خوف سے فرشتے بھی اس کے تسبیح خواں ہیں۔
اور پھر فرماتے یہ اھل زمین کے لئے شدید ڈانٹ ہے۔

(3) حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب تیز ہوا چلتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے اور یہ دعاء پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رَحْمَةً وَّلَا تَجْعَلْهَا عَذَابًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا رِيَاحًا وَّلَا تَجْعَلْهَا رِيْحًا۔ (الاذکار للنووی)

"اے اللہ! اس ہوا کو ہمارے لئے رحمت بنا اور زحمت نہ بنا۔ اے اللہ! اسے نفع بخش ہوا بنا نقصان دہ آندھی نہ بنا۔"

(4) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہوائیں اللہ کے حکم سے چلتی ہیں کبھی باعث رحمت اور کبھی زحمت بن کر آتی ہیں۔ اس لئے ہواؤں کو برا مت کہو بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی بہتری کا سوال کرو اور اس کے نقصانات سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔ (صحیح، ابوداود، ابن ماجہ)

(5) حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیز ہوا چلتی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَا قِحًا لَا عَقِيْمًا (الادب المفرد، ابن ماجہ)

اے اللہ! اسے برگ و بار لانے والی بنا اور اسے بانجھ ہوا نہ بنا۔

(6) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جب کبھی آسمان پر بادل نمودار ہوتے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رنگ تبدیل ہو جاتا اور بے قرار اور پریشان ہو جاتے حتی کہ بارش شروع ہو جاتی تو آپ مطمئن ہوتے۔ میں نے آپ سے اس کا سبب دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عائشہ رضی اللہ عنہا میں ڈرتا ہوں

کہ کہیں قوم عاد والا معاملہ نہ ہو وہ بھی بادل دیکھ کر خوش ہوئے تھے لیکن وہ ان کے لئے بارش نہیں عذاب لے کر آیا تھا " فَلَمَّا رَأَوْهُ عَارِضًا مُّسْتَقْبِلَ أَوْدِيَتِهِمْ قَالُوا هٰذَا عَارِضٌ مُّمْطِرُنَا " (بخاری ومسلم) (الاحقاف ۲۴)

(7) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ افق پر بادل نمودار ہوتا دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام کام ترک کر دیتے اور یہ دعاء کرتے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّهَا۔

"اے اللہ! میں اس کی تباہ کاریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

اور اگر بارش برسنے لگتی تو آپ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ صَيِّبًا هَنِيْئًا اور ایک روایت میں نَافِعًا کے لفظ ہیں۔

"اے اللہ! اسے نفع دینے والی بارش بنا۔"

(8) بارش کے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسد اطہر سے کپڑا ہٹا کر بارش سے لطف اندوز ہوتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ بارش برسنے لگی۔ آپ نے جسم سے کپڑا ہٹایا حتی کے باران رحمت کے قطرات آپ کے جسم کو چھونے لگے تو ہم نے سوال کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے ایسا کیوں کیا؟ تو آپ نے جواب دیا اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نئی نئی آئی ہے۔ (مسلم)

حضرت زید بن خالد الجہنی فرماتے ہیں کہ بارش برسنے پر یہ نہیں کہنا چاہئے کہ موسم ایسا تھا تو بارش ہوئی۔ فلاں ستارے کی وجہ سے بارش ہوئی بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہنا چاہے:

مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ (البخاری و مسلم)

"اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی۔"

حضرت انس رضی اللہ عنہ کی طویل روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ ایک شخص نے کھڑے ہو کر کہا' اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کثرت باراں کی وجہ سے مویشی ہلاک ہو رہے ہیں۔ کاروبار بند ہیں' راستے بھی بند ہو چکے ہیں اللہ سے دعاء کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بارش روک لے تو آپ نے یہ دعاء فرمائی:

اَللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَلَا عَلَيْنَا' اَللّٰهُمَّ عَلَى الْاٰكَامِ وَالظِّرَابِ وَبُطُوْنِ الْاَوْدِيَةِ وَمَنَابِتِ الشَّجَرِ (بخاری و مسلم)

"اے اللہ! ہمارے آس پاس برسا ہم پر نہیں۔ اے اللہ! ٹیلوں پر' اونچی جگھوں پر' پہاڑی نالوں پر اور جہاں درخت پیدا ہوتے ہوں وہاں برسا۔"

نیا چاند دیکھنے کی دعاء: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ وَالتَّوْفِيْقِ لِمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى' رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ۔ (حسن الدارمی ۴/۷)

اللہ اکبر' اے اللہ! اس ہلال تو کو ہم پر امن و ایمان اور سلامتی و اسلام کے ساتھ طلوع فرما اور اس کے دوران ہمیں اپنے پسندیدہ اعمال کی توفیق مرحمت فرما' (اے چاند!) ہمارا اور آپ کا رب اللہ ہے۔

دعائے عفت: پاک دامن رہنے کے لئے مندرجہ ذیل دعاء کرنی چاہئے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ وَطَھِّرْ قَلْبِیْ وَاَحْصِنْ فَرْجِیْ۔

"اے اللہ! میرے گناہ معاف فرما' میرے دل کی آلودگیاں صاف کر دے اور میری شرمگاہ کی حفاظت فرما۔" (مسند احمد)

غیبت اور اس کا کفارہ:

غیبت کا مفہوم: کسی کی عدم موجودگی میں کسی کے خلاف کوئی بات کرنا۔

حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِیْبَۃُ"؟ قَالُوا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ' قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ "ذِکْرُکَ اَخَاکَ بِمَا یَکْرَہُ" قِیْلَ اَفَرَأَیْتَ اِنْ کَانَ فِیْ اَخِیْ مَا اَقُوْلُ؟ قَالَ "اِنْ کَانَ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدِ اغْتَبْتَہٗ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ مَا تَقُوْلُ فَقَدْ بَھَتَّہٗ" (مسلم)

"کیا آپ جانتے ہیں کہ غیبت کیا ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول ہی بہتر جانتے ہیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "تیرا اپنے بھائی کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا جو اسے ناگوار ہوں غیبت کہلاتا ہے" آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا" اگر واقعی اس بھائی میں وہ چیز پائی جاتی ہو جو میں بیان کر رہا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا" اگر آپ نے اس میں پائی جانے والی خامی اس کی عدم موجودگی میں بیان کی تو آپ نے اس کی غیبت کی اور اگر وہ چیز اس میں نہ پائی جاتی ہو تو آپ نے اس پر بہتان لگایا ہے۔

غیبت کرنا کبیرہ گناہ ہے سورۃ حجرات میں اللہ تعالیٰ نے اسے مردہ بھائی کا گوشت کھانے سے تشبیہ دی۔ واضح طور پر کسی کا نام لے کر' آنکھوں یا ہاتھ

کے اشارے سے یا نام لئے بغیر ایسے انداز سے بات کرنا کہ سننے والے اس کی مراد سمجھ رہے ہوں' یا کسی کی نقل اتارنا' لنگڑا کر چلنا' ایسی ھیئت کذائی بطور استھزاء اپنانا وغیرہ سب غیبت کے زمرے میں آتا ہے۔

غیبت کا کفارہ: غیبت کا کفارہ توبہ ہے' چونکہ اس کا تعلق حقوق العباد سے ہے اس لئے توبہ کی باقی شروط (i) اس گناہ سے باز آنا (ii) اللہ کی بارگاہ میں ندامت کا اظہار کرنا۔ (iii) آئندہ وہ کام نہ کرنے کا عزم کرنا' ان کے ساتھ ساتھ چوتھی شرط یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہو اس سے معاف کروانا' لیکن اگر خدشہ ہو کہ متعلقہ آدمی کو بتانے سے معاملہ بگڑ جائے گا اور بہت زیادہ فساد کا خطرہ ہے تو ایسی صورت میں علماء امت کی دو آراء ہیں۔

(1) بہر قیمت متعلقہ شخص سے معاملہ صاف کرنا ہو گا یعنی اسے واضح طور پر آگاہ کرے کہ میں نے فلاں وقت آپ کی فلاں غیبت کی تھی۔ لہٰذا آپ مجھے معاف کر دیں۔ اس لئے کہ غیبت کرنا حقوق العباد میں سے ہے جب تلک صاحب حق معاف نہیں کرے گا معافی نہیں ملے گی۔ امام نوویؒ نے اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ (الاذکار للنووی ۲۹۷)

(2) چونکہ معاملہ بگڑنے کا ڈر ہے اس لئے جس کی غیبت کی گئی ہو اسے بتانا ضروری نہیں بلکہ اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کے لئے بخشش کی دعاء کی جائے اور جن مقامات پر اور جن لوگوں کے پاس اس کی غیبت کی ہو وہاں وہاں اس کی خوبیاں بیان کی جائیں کیونکہ اسے مالی حقوق پر قیاس کرنا بوجوہ درست نہیں۔

(i) مال واپس لوٹانے سے صاحب مال اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے' خود استعمال کرے یا صدقہ کر دے لیکن غیبت سے آگاہ کرنے پر صاحب حق کو فائدہ نہیں بلکہ تکلیف ہو گی۔

(ii) مال کی واپسی صلح کا پیش خیمہ ہو سکتی ہے جبکہ غیبت کا ذکر صاحب حق سے عداوت کا باعث بن سکتا ہے اور شریعت کا مقصد مفاسد کو ختم کرنا اور پیار و محبت کی فضا پیدا کرنا ہے۔ یہ رائے شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور ان کے تلمیذ رشید امام ابن القیم رحمھما اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس سلسلے میں ایک حدیث بھی ہے "كَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنِ اغْتَبْتَهُ" (الدعوات الکبیر) لیکن سنداً ضعیف ہے۔ (اذکار الیوم و اللیلہ لابن القیم) اور یہی رائے شیخ ابن باز حفظہ اللہ کی ہے۔

جائز غیبت: مندرجہ ذیل صورتوں میں کسی کی عدم موجودگی میں اس کے بارے میں بات کی جاسکتی ہے۔

(1) کسی کے ظلم کی شکایت کرنا۔ (رؤساء کے ہاں یا عدالت وغیرہ میں)

(2) برائی کو مٹانے کے لئے۔

(3) فتویٰ حاصل کرنے کے لئے۔

(4) کسی کے شر سے آگاہ کرنے کے لئے۔

(5) کسی فاجر کے ظلم و جور یا کسی کی بدعات کا ذکر لوگوں کو اس سے بچانے کے لئے۔

(6) کسی کا تعارف کرواتے وقت کہ فلاں شخص جو آنکھ سے بھینگا' پاؤں سے لنگڑا ہے وغیرہ۔ (دیکھئے مسلم و شرح النووی والاذکار)

جس طرح غیبت کرنا حرام ہے اسی طرح غیبت کا سننا بھی حرام ہے' اگر کوئی شخص اپنے کسی عزیز' یا مسلمان بھائی کی غیبت سنے تو اگر ممکن ہو تو اس کا دفاع کرے وگرنہ اس مجلس سے اٹھ جائے۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ" (الترمذی)

جس نے اپنے کسی بھائی کی عزت کا دفاع کیا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ سے محفوظ فرمائیں گے۔

چغلی کرنا: غیبت کی طرح چغلی کرنا بھی حرام اور کبیرہ گناہ ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے "ازراہ فساد لوگوں کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا یا کسی کے راز افشا کرنا"

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ" چغل خور جنت میں نہیں جائے گا۔ (مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں ان گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

استخارۃ: (1) لفظ "استخارۃ" باب استفعال ہے جس کا مفہوم یہ ہے "اللہ تعالیٰ سے وہ کام کرنے کی توفیق مانگنا جو انسان کے حق میں بہتر ہو۔"

(2) اہمیت: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تمام امور کے لئے استخارہ ہمیں اس طرح سکھاتے جیسا کہ قرآن کی کوئی سورت سکھاتے۔

(3) وقت: استخارہ کے لئے کوئی وقت خاص نہیں بلکہ سوائے ممنوع اوقات کے دن اور رات کسی وقت بھی انسان استخارہ کر سکتا ہے۔

(4) استخارہ سے متعلقہ امور: نیکی اور بھلائی کے کاموں یا فرائض و واجبات اور اسی طرح محرمات و مکروہات یعنی جو امور بالکل واضح ہیں کہ یہ نیکی کے کام ہیں اور یہ برائی ہے۔ ان میں استخارہ نہیں کیا جا سکتا۔ مثلاً نماز پڑھنے کے

لئے یا چوری کرنے کے لئے وغیرہ۔ ہاں اگر حج کرنے کا ارادہ ہو اور راستہ پر خطر ہو تو اس بارے میں استخارہ کیا جاسکتا ہے کہ اس سال حج کروں یا آئندہ سال' لیکن وہ کام جن کے متعلق انسان متردد ہو کہ یہ میرے لئے بہتر ہیں یا نہیں مثلاً کوئی کاروبار کرنا' کسی ملک کا سفر کرنا' رشتہ کرنا وغیرہ ایسے امور سے متعلق استخارہ کرنا سنت ہے۔

(5) دوسرے کی طرف سے استخارہ کرنا: استخارہ انسان کو خود کرنا چاہئے تاہم مالکی اور شافعی علمائے کرام نے نبی اکرم ﷺ کے فرمان مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ (مسلم) یعنی جو شخص اپنی کسی بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو تو اسے پہنچانا چاہئے" سے استدلال کرتے ہوئے دوسرے کی طرف سے استخارہ کرنے کو جائز قرار دیا ہے۔

قبولیت: استخارہ چونکہ اللہ سے دعاء ہے اس لئے ضروری نہیں کہ ضرور خواب میں ہی انسان کو کوئی اشارہ ملے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر انسان کے حق میں بہتر ہوا تو اس کو کوئی اشارہ مل جائے گا یا انسان کا دل مطمئن ہو گا یا پھر انسان وہ کام کرنا چاہے گا یا اللہ تعالیٰ اس کے اسباب پیدا فرما دیں گے۔ لیکن اگر اس کے حق میں بہتر نہیں ہو گا تو اللہ تعالیٰ کوئی رکاوٹ پیدا کر دیں گے۔ کوئی بھی صورت ہو سکتی ہے۔ لهٰذا استخارہ کرنے کے بعد اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے اس کام کی طرف پیش رفت شروع کر دینی چاہئے۔ استخارہ کرنے کے بعد تردد کرنا درست نہیں۔ اگر بہتر ہو گا۔ اسباب پیدا ہو جائیں گے ورنہ رکاوٹ پیدا ہو جائے گی اور جو صورت حال بھی ہو انسان کی اپنی خواہش کے مطابق ہو یا خلاف اس پر راضی رہنا چاہئے کیونکہ اللہ حکیم کے فیصلے حکمت پر مبنی ہیں صرف وہی

جانتا ہے کہ یہ چیز میرے بندے کے حق میں بہتر ہوگی یا کہ نہیں۔

استخارہ کرنے کا طریقہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص استخارہ کرنا چاہتا ہو وہ پہلے دو رکعت نفل نماز ادا کرے اور پھر یہ دعاء پڑھے اور ھٰذَا الْاَمْر کی جگہ اپنی ضرورت اور حاجت کا نام لے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَ اَسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ وَاَسْاَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّلِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَ مَعَاشِیْ وَ عَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْلِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ۔

(البخاری مع الفتح ۱۱/۱۸۷)

"اے اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کے ذریعے بھلائی طلب کرتا ہوں اور آپ کی قدرت کے ذریعے آپ سے طاقت چاہتا ہوں اور آپ کے فضل و کرم کی بھیک مانگتا ہوں کیونکہ آپ ہی قادر ہیں۔ میں تو عاجز ہوں۔ (ہر چیز کا انجام) میں نہیں جانتا آپ عالم الغیب ہیں۔ اے اللہ! اگر آپ کے علم میں یہ کام دین و دنیا کے لحاظ سے اور انجام کے اعتبار سے میرے لئے بہتر ہے تو یہ کام مجھ پر آسان کردے اور اس میں میرے لئے برکت پیدا فرما اور اگر آپ کے علم میں یہ کام دین و دنیا کے لحاظ اور انجام کے اعتبار سے میرے لئے نقصان دہ ہے تو مجھ سے اس کام کو دور رکھ اور مجھے اس کام سے باز رکھ اور میرے لئے بہتری میسر

فرما جہاں بھی ہو' پھر مجھے اس پر راضی اور مطمئن کر دے۔

نماز تسبیح: اس میں کثرت تسبیحات کی بناء پر اسے (صلاۃ التسبیح) نماز تسبیح کہا جاتا ہے کیونکہ اس میں تین سو تسبیحات زائدہ ہیں۔

فضیلت: "حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے (ان کے والد گرامی) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے فرمایا تھا۔ اے چچا جان! کیا میں آپ کو ایک نہایت ہی قیمتی چیز نہ بتاؤں؟ کیا میں آپ کو ایک بیش بہا تحفہ نہ دوں کیا میں آپ کو ایک شاندار عطیہ نہ دوں؟ اگر آپ اس پر عمل کریں تو آپ کو دس قسم کے فوائد حاصل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے پہلے اور پچھلے' پرانے اور نئے' غلطی سے ہونے والے یا جان بوجھ کر کئے ہوئے' چھوٹے اور بڑے اور پوشیدہ و ظاہر تمام گناہ معاف کر دیں گے۔ (ابوداود' ابن ماجہ) یعنی نماز تسبیح ایک بہت بڑا انعام اور گناہوں کی بخشش کا ذریعہ ہے۔

نماز تسبیح کا طریقہ: نماز تسبیح چار رکعت ہیں جنہیں ایک ساتھ بھی اور دو دو کر کے بھی پڑھا جا سکتا ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے۔ عام نمازوں کی طرح دل میں نیت کی جائے اور پھر اللہ اکبر کہہ کر سینے پر ہاتھ باندھ لیں۔ پہلے ثناء (یعنی سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ الخ یا (اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي (الخ) یعنی افتتاحی دعاؤں میں سے کوئی پڑھیں پھر اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ' اس کے بعد سورۃ فاتحہ اور پھر کوئی دوسری سورت پڑھیں اور قراءت کے بعد اور رکوع جانے سے پہلے پندرہ (۱۵) مرتبہ یہ تسبیح پڑھیں' (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اور پھر اللہ اکبر کہہ کر دونوں ہاتھ کندھوں

کے برابر تک اٹھائیں اور رکوع میں چلے جائیں۔ رکوع کی تسبیحات (سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ) کے بعد دس مرتبہ (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ) دس مرتبہ پڑھیں۔ پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہہ کر رکوع سے سر اٹھائیں اور دونوں ہاتھوں کو کندھوں کے برابر تک لے جائیں اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ پڑھنے کے بعد (سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ دس مرتبہ پڑھیں پھر سجدے میں چلے جائیں اور سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى کے بعد دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ پڑھیں پھر سجدے سے سر اٹھائیں اور دو سجدوں کے درمیان دعاء اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَارْحَمْنِيْ وَ عَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ پڑھنے کے بعد دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیحات پڑھیں پھر دوسرا سجدہ کریں اور سجدے کے تسبیحات کے بعد دس مرتبہ مذکورہ بالا تسبیحات پڑھیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں اور سیدھے بیٹھ جائیں (یعنی جلسہ استراحت) اور مذکورہ بالا تسبیحات دس مرتبہ پڑھیں۔ اس طرح ایک رکعت میں یہ تسبیحات (75) دفعہ ہوں گی اور اسی طرح چار رکعت نماز مکمل کر لیں اور کل تسبیحات تین سو (300) مرتبہ ہوں گی۔ درمیانے اور آخری تشہد کی تسبیحات' تشہد کی دعائیں مکمل کرنے کے بعد دس' دس مرتبہ پڑھی جائیں گی۔

نوٹ :۔ بہتر ہے کہ نماز تسبیح الگ الگ ادا کی جائے کیونکہ جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا کوئی ثبوت نہیں۔

نماز تسبیح کا وقت: نبی اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اگر

ہو سکے تو آپ نماز تسبیح ہر روز پڑھ لیا کریں اگر ایسا ممکن نہ ہو تو ہفتہ میں ایک مرتبہ اور اگر یہ بھی نہ کر سکو تو سال میں ایک مرتبہ اور اگر ایسے بھی نہ ہو سکے تو کم از کم پوری عمر میں ایک مرتبہ ضرور پڑھ لیں۔ (ابوداود' ابن ماجہ)

جہاں تک اس کے وقت کا تعلق ہے تو یہ رات اور دن میں کسی وقت بھی ادا کی جا سکتی ہے سوائے ان اوقات کے جن میں نماز پڑھنا منع ہے۔

تسبیح:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔

اللہ تعالیٰ کی ذات پاک اور تمام عیوب و نقائص سے منزہ ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور اس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور وہی سب سے بڑا ہے۔

اسلام کا طریقہ علاج: انسانی جسم ایک مشین کی مانند ہے۔ جس طرح ایک مشین میں خرابیاں پیدا ہوتی ہے اور ان کی اصلاح بھی ممکن ہوتی ہی کیونکہ اس کا موجد اس کی خرابی کے اسباب سے واقف ہوتا ہے جنہیں دور کر کے وہ اسے کار آمد بنا دیتا ہے اسی طرح انسانی جسم کو بھی بیماریاں اور تکالیف لاحق ہوتی ہیں اور اس کے خالق نے ہر بیماری کے لئے مناسب علاج بھی نازل فرمایا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهٗ شِفَاءً۔ (بخاری)

"اللہ تعالیٰ نے جو بھی بیماری نازل کی ہے اس کی دوا بھی نازل کی ہے۔"

بیماریاں اور تکالیف گنہگار مسلمانوں کے لئے کفارہ گناہ اور نیک و صالح مومنین کے لئے بلندی درجات کا باعث ہوتی ہیں۔ لہٰذا بیماری کے دوران صبر کا مظاہرہ اور اللہ تعالیٰ سے شفاء کی درخواست کرنی چاہیئے۔ بیماری کو گالیاں دینا او رمصیبت میں اللہ تعال کے گلے شکوے کرنا جائز نہیں اس نے تو بیماریاں ازراہ رحمت نازل فرمائی ہیں تاکہ بیماروں کے گناہ معاف ہوں اور صحت مندوں کو اپنی صحت کی قدروقیمت کا احساس ہو جو کہ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے:

نِعْمَتَانِ مَغْبُوْنٌ فِيهِمَا كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ، اَلصِّحَّةُ وَالْفَرَاغُ تندرستی اور فراغت دو ایسی عظیم نعمتیں ہیں جن سے بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

سوال: کیا علاج کروانا توکل کے منافی ہے؟

جواب: اس سوال کے جواب سے قبل ہمیں توکل کا مفہوم سمجھ لینا چاہیئے۔

توکل کا مفہوم: "ہر چیز کے لئے اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ اسباب کو یہ عقیدہ رکھتے ہوئے اختیار کرنا کہ ان اسباب میں تاثیر پیدا کرنا صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے توکل کہلاتا ہے" یعنی اللہ تعالیٰ جس نے مسببات کو اسباب کے ساتھ مربوط کیا ہے اگر ان اسباب میں تاثیر پیدا نہ فرمائیں تو یہ اسباب دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں جیسا کہ بعض اوقات اخذ اسباب کے باوجود مقصود حاصل نہیں ہوتا یا بعض اوقات دوائیں بے اثر ثابت ہوتی ہیں اور اسی نظریے کی تائید حدیث جابر رضی اللہ عنہ سے ہوتی ہے۔ لِكُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَإِذَا أُصِيْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرَأَ بِإِذْنِ اللّٰهِ کہ ہر بیماری کا علاج ہے جب مرض کے مطابق دوا مل جائے تو مریض اللہ کے حکم سے شفایاب ہو جاتا ہے۔ اس حدیث میں

بِاِذْنِ اللّٰہِ کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ اسباب میں تاثیر پیدا کرنا اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ (فتح الباری ۱۰/۱۴۲)

قرآن کریم اور احادیث مبارکہ میں اخذ اسباب کو ہی توکل قرار دیا گیا ہے

ارشاد باری ہے (1) فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ (الجمعہ ۱۰) "اور جب جمعہ کی نماز ختم ہو جائے تو تلاش رزق کے لئے زمین میں پھیل جاؤ۔" ہر مسلمان کا عقیدہ ہے کہ رزاق اللہ تعالیٰ ہے۔ اس کے علاوہ کوئی روزی رساں نہیں اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے تلاش رزق کے لئے محنت اور کوشش کرنے کا حکم دیا ہے۔

(2) وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ (الانفال ۶۰)

"اور تم اپنی استطاعت بھر کافروں سے مقابلہ کے لئے افرادی قوۃ اور گھوڑے تیار رکھو تاکہ اس سامان حرب سے اللہ کے اور تمہارے دشمنوں پر تمہاری دھاک بیٹھ جائے حالانکہ فتح و شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے لیکن اس کے باوجود اسباب کو اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔"

(3) حدیث پاک میں ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْقِلُهَا وَاَتَوَكَّلُ اَوْ اُطْلِقُهَا وَاَتَوَكَّلُ؟ قَالَ اِعْقِلْهَا وَتَوَكَّلْ (صحیح سنن الترمذی ۲۰۴۴)

"ایک شخص نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنی سواری کو باندھ کر اللہ کے سپرد کروں یا چھوڑ کر تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سواری کو باندھو اور پھر اللہ پر توکل کرو۔"

(4) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَوْ أَنَّكُمْ تَتَوَكَّلُونَ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهِ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يُرْزَقُ الطَّيْرُ تَغْدُو خِمَاصًا وَتَرُوحُ بِطَانًا۔

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ پر توکل کر لو تو وہ آپ کو ایسے رزق عطا کرے جیسا کہ وہ ان پرندوں کو دیتا ہے جو گھر سے خالی پیٹ نکلتے ہیں اور پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔"

پرندوں کا توکل بھی اسے کہا گیا کہ وہ گھونسلے میں نہیں بیٹھے رہتے بلکہ حصول رزق کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ ان تمام نصوص سے واضح ہے۔ کہ اسباب و وسائل اختیار کرنا شرعا جائز ہے اور توکل کے منافی نہیں۔ ہاں صرف اسباب پر ہی بھروسہ کر لینا کہ ہم نے ایسے کیا تو یہ ہو گیا اور ایسے کیا تو وہ ہو گیا درست نہیں بلکہ شرک ہے۔ عقیدہ یہ ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ کے حکم کے مطابق فلاں فلاں اسباب اختیار کئے اور اللہ تعالیٰ نے ہمارا یہ کام کر دیا یعنی اسباب بذات خود کوئی چیز نہیں جب تلک اللہ تعالیٰ ان میں تاثیر پیدا نہ فرمائیں۔

خلاصہ کلام: اسباب کو اختیار کرتے وقت انسان کا توکل اور بھروسہ مسبب الاسباب اللہ رب العزت پر ہونا چاہئے۔

باقی اسباب کی طرح علاج بھی ایک سبب ہے جس کا اختیار کرنا توکل کے منافی نہیں (بالکل ایسے ہی جیسے بھوک اور پیاس مٹانے کے لئے کھانا اور پینا توکل کے منافی نہیں) اور شریعت میں علاج معالجہ کروانا جائز ہے بلکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دلائی ہے بشرطیکہ وہ جائز طریقے اور حلال اشیاء کے ساتھ ہو۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ جَاءَتِ الْاَعْرَابُ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَتَدَاوٰى؟ قَالَ نَعَمْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ! تَدَاوُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ شِفَاءً غَيْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ قَالُوْا مَا هُوَ؟ قَالَ الْهَرَمُ۔

(احمد' ابوداود' ترمذی' ابن ماجہ)

"میں نبی اکرم ﷺ کے خدمت میں موجود تھا کہ کچھ دیہاتی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا ہم دواء (یعنی علاج معالجہ) کروا سکتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں' اے اللہ کے بندو! دوا لیا کرو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جو بیماری پیدا کی ہے اس کی دوا بھی پیدا کی ہے سوائے ایک بیماری کے' تو انہوں پوچھا وہ کونسی بیماری ہے تو آپ ﷺ نے جواب دیا بڑھاپا۔" اس حدیث کی شرح میں علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں:

فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اِثْبَاتُ الطِّبِّ وَالْعِلَاجِ وَاِنَّ التَّدَاوِيْ مُبَاحٌ غَيْرُ مَكْرُوْهٍ۔

"اس حدیث سے طب اور علاج معالجہ کا ثبوت ملتا ہے اور یہ کہ دواء لینا جائز ہے مکروہ نہیں۔"

اور علامہ عینیؒ فرماتے ہیں اس حدیث سے علاج معالجہ کا جواز ملتا ہے اور ان صوفیاء پر رد بھی جن کا نظریہ یہ ہے کہ علاج ولایت کے منافی ہے حالانکہ ان کا یہ نظریہ شریعت کے منافی ہے۔ (عون المعبود ۱۰/ ۲۴ کتاب الطب)

نبی اکرم ﷺ نے بہت سی بیماریوں کے علاج بیان فرمائے جو طب اسلامی کی کتابوں میں موجود ہیں یہاں مثال کے طور پر دو کا ذکر کیا جاتا ہے تاکہ شریعت کی رو سے علاج معالجہ کے جواز کی مزید وضاحت ہو جائے۔

عن ابی سعید الخدری رضی اللہ عنہ قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اخی استطلق بطنہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسقہ عسلا فسقاہ ثم جاء فقال سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال لہ ثلاث مرات ثم جاء الرابعۃ فقال اسقہ عسلا فقال لقد سقیتہ فلم یزدہ الا استطلاقا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدق اللہ وکذب بطن اخیک فسقاہ فبرأ۔

(متفق علیہ)

(1) ''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میرے بھائی کو اسہال (پیچس) کا مرض ہے تو آپ نے فرمایا اسے شہد پلاؤ۔ پھر وہ شخص دوبارہ حاضر ہوا تو عرض کرنے لگا کہ میں نے اسے شہد پلایا ہے لیکن اس سے تو اس کا مرض اور بڑھ گیا ہے۔ وہ پھر گیا اور تین مرتبہ آ کر یہی رپورٹ دیتا رہا کہ اس کا مرض اور بڑھ گیا ہے اور آپ ہر بار یہی فرماتے رہے کہ اسے اور شہد پلاؤ۔ جب وہ شخص چوتھی مرتبہ آیا تو آپ نے پھر شہد پلانے کے لئے کہا تو اس نے عرض کی کہ میں نے اسے پلایا ہے لیکن اس سے تو اس کے اسہال میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان سچا ہے (یعنی شہد میں شفاء ہے) لیکن آپ کے بھائی کا پیٹ ہی اتنا خراب ہے کہ ابھی تک قبول نہیں کر رہا (اسے پلاتے رہیے) اس نے پھر اسے شہد پلایا تو وہ شفایاب ہوگیا۔ اس حدیث پاک میں آپ نے شہد کے ساتھ علاج کرنے کا حکم دیا۔

(2) عن ام سلمه رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم رای فی بیتها جاریه فی وجهها سفعة یعنی صفرةً فقال استرقوا لها فان بها النظرة۔
(متفق علیہ)

"ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے گھر میں ایک بچی کو دیکھا جس کا رنگ پیلا پڑ گیا تھا تو آپ نے فرمایا اسے دم کرو۔ اسے نظر لگ گئی ہے۔" ان تمام احادیث اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے تعامل سے معلوم ہوتا ہے کہ دواء لینا یا دم کروانا شریعت میں جائز ہے اور توکل کے خلاف نہیں۔

طریقہ علاج: اسلام میں امراض و تکالیف کے علاج کے لئے دو طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

(1) ادویات کے ذریعے: یعنی ایسی ادویات کا استعمال کرنا جن میں کوئی حرام چیز شامل نہ ہو جیسا کہ حدیث پاک میں گزر چکا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا نعم 'یا عباد الله تداووا' ہاں' اللہ کے بندو! دوا استعمال کر لیا کرو۔

اور حرام اشیاء اور حرام اشیاء کی آمیزش والی ادویہ سے اس لئے منع کر دیا گیا ہے کہ حرام میں اللہ تعالیٰ نے شفاء نہیں رکھی حدیث پاک میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان الله لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم۔ (بخاری)

"اللہ تعالیٰ نے حرام اشیاء میں تمہارے لئے شفاء نہیں رکھی"۔ اور حضرت طارق بن سوید حضرمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی اکرم

ﷺ سے شراب تیار کرنے سے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں منع فرما دیا۔ تو انہوں نے عرض کیا کہ میں اسے دواء میں استعمال کرتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا انه لیس بدواء ولکنه داء "یہ شفاء نہیں بلکہ یہ تو بیماری ہے۔" (مسلم)

چونکہ اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں اس لئے اس موضوع پر تفصیلی معلومات کے لئے طب اسلامی کی کتب کی طرف رجوع فرمائیں۔

دم اور تعویذ کے ذریعے: اس کی دو صورتیں ہیں۔

(1) (رقیہ) یعنی قرآن کریم یا دیگر اذکار ماثورہ کے ذریعہ مریض کو دم کرنا۔

(2) (تمیمہ) یعنی تعویذ' کوئی چیز یعنی دھاگہ وغیرہ دم کر کے یا کاغذ وغیرہ پر لکھ کر مریض کے جسم کے ساتھ باندھنا یا گلے میں لٹکانا۔ جہاں تک دم کا تعلق ہے اگر اس میں کوئی شرکیہ کلمات نہ ہوں تو اس کے جواز میں کوئی اختلاف نہیں کیونکہ نبی اکرم ﷺ خود بھی دم کیا کرتے تھے اور آپ نے امت کو بھی اجازت دی ہے۔

حضرت عوف بن مالک الاشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

کنا نرقی فی الجاھلیة فقلنا یا رسول الله صلی الله علیه وسلم! کیف تری فی ذلک؟ فقال اعرضوا علی رقاکم لاباس بالرقی مالم یکن فیه شرک۔ (مسلم)

"ہم زمانہ جاہلیت میں دم کیا کرتے تھے۔ ہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اس کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے دم مجھے بتاؤ۔ جس دم میں شرکیہ کلمات نہ ہوں اس میں کوئی حرج نہیں۔"

علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں:

وكان عليه السلام قد رقى ورقى وامر بها واجازها فاذا كانت بالقرآن اوباسماء الله تعالى فهي مباحة اومامور بها وانما جاءت الكراهية والمنع فيما كان منها بغير لسان العرب فانه ربما كان كفرا اوقولا يدخله الشرك (معالم السنن)

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی دم کیا اور آپ کو کیا بھی گیا اور آپ نے دم کرنے کی اجازت بھی دی۔ لہٰذا اگر قرآنی آیات یا اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنٰی کے ساتھ دم کیا جائے تو یہ جائز اور مامور بہ ہے کراہت اور ممانعت اس دم سے ہے جو عربی زبان میں نہ ہو کیونکہ خدشہ ہے کہ کہیں اس میں کفریہ یا شرکیہ کلمات نہ ہوں۔

اس لئے علماء نے دم کے لئے شروط مقرر کی ہیں جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

اجمع العلماء على جواز الرقى عند اجتماع ثلاثة شروط ان يكون بكلام الله تعالى اوباسمائه وصفاته وباللسان العربي اوبما يعرف معناه من غيره وان يعتقد ان الرقية لا تؤثر بذاتها بل بذات الله تعالى۔ (فتح الباری ۱۰/۲۰۶)

"علماء کا اتفاق ہے کہ تین شرائط کی موجودگی میں دم کرنا جائز ہے۔ ورنہ نہیں۔

(1) قرآنی آیات سے یا اللہ تعالیٰ کے اسماء و صفات سے دم کیا جائے۔

(2) عربی زبان میں ہو یا پھر اگر کسی دوسری زبان میں ہو تو اس کا معنی و مفہوم معلوم اور واضح ہو۔

(3) یہ عقیدہ ہو کہ یہ دم بنفسہ موثر نہیں بلکہ اس میں تاثیر پیدا کرنے والا اللہ تعالیٰ ہے۔ اگر وہ تاثیر پیدا کرے گا تو فائدہ ہوگا۔

لہٰذا شرکیہ کلمات' مبہم الفاظ اور مجہول کلمات کے ذریعے دم کرنا درست نہیں وہ دم جائز ہوگا جس میں مذکورہ تینوں شرائط پائی جائیں گی۔

انسان کو چاہیے کہ تمام دعائیں خود یاد کرے اور بوقت ضرورت اپنے جسم پر دم کرے اور اگر ایسا نہ ہو تو کسی دوسرے سے دم کروانا جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے۔ **فمن استطاع منکم ان ینفع اخاہ فلیفعل** جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہنچا سکتا ہو اسے پہنچانا چاہیے۔ (مسلم) لہٰذا اگر کسی کو دم وغیرہ یاد ہوں تو اسے بخل نہیں کرنا چاہیے لیکن یاد رہے کہ دم کرنے اور کروانے والے دونوں کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے چونکہ دم ایک دعاء ہے اس لئے دم کرنے والا شخص جتنا زیادہ متقی اور پرہیز گار ہوگا اللہ تعالیٰ اتنا جلدی مریض کو شفاء عطاء فرمائیں گے۔

تعویذ: جہاں تک تعویذ لکھ کر گلے میں ڈالنے یا جسم پر باندھنے کا تعلق ہے تو اس سلسلے میں شرکیہ تعویذات' ہندسوں میں قرآنی آیات یا مبہم عبارتیں لکھنا بالاتفاق ناجائز ہے جیسا کہ بسم اللہ کی جگہ (۷۸۶) لکھنا یا ہندسوں سے خانے بنانا یا ویسے ہی لکیریں مارنا یا ابجد وغیرہ کے ذریعے اعداد و شمار نکالنا' لیکن جہاں تک واضح طور پر قرآنی آیات یا اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ یا ادعیہ ماثورہ کو لکھنے کا تعلق ہے اس بارے میں علمائے امت میں اختلاف پایا جاتا ہے اور مانعین و مجوزین نے ایک دوسرے کے خوب لتے لئے ہیں۔ بعض مانعین نے انتہائی تشدد سے کام لیا

جبکہ اکثر مجوزین نے تساھل کی انتہا کر دی ہے۔ لیکن یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ جب نصوص میں احتمال موجود ہو اس احتمال کی بناء پر علمائے امت اور مجتہدین کرام کی آراء مختلف ہوں تو پھر یہ مسئلہ کفرواسلام کا مسئلہ نہیں رہتا بلکہ یہ اختلاف اولویت (افضل و غیرافضل) میں ہوتا ہے لہٰذا فریقین کا ایک دوسرے پر کفروشرک کے فتوے لگانا مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

چونکہ تفصیل مطلوب نہیں اور نہ ہی تفصیل کا موقع ہے وگرنہ فریقین کی آراء پیش کی جاتیں ان کے دلائل کا جائزہ لیا جاتا۔ علماء نے اس موضوع پر مفصل مقالات لکھے ہیں جن کی طرف رجوع کیا جاسکتا ہے۔

خلاصہ بحث یہ ہے کہ تعویز لکھ کر گلے میں ڈالنے سے اجتناب کرنا افضل اور بہتر ہے لیکن اگر سخت مجبوری ہو مثلاً" مریض خود دعائیں یاد نہیں کر سکتا اور ہر روز یا بوقت ضرورت بار بار اس کا کسی دم کرنے والے کے پاس جانا آسان نہیں تو ایسی مجبوری کی حالت میں بعض علمائے کرام نے چار شروط کی موجودگی میں تعویذ لکھ کر پہننے کو جائز قرار دیا ہے۔

(1) وہ لکھا ہوا کاغذ کسی ڈبیا یا چمڑے وغیرہ میں بند ہو۔

(2) اس میں آیات قرآنی یا ادعیہ ماثورہ واضح طور پر لکھی ہوئی ہوں۔

(3) قضاء حاجت اور صحبت ازواج کے وقت اسے اتار لیا جائے۔

(4) اسے بیماری کے بعد استعمال کیا جائے نہ کہ بیماری سے قبل حفاظتی طور پر' کیونکہ اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں **ما تعلق بعد نزول البلاء فلیس من التمائم** کہ بیماری آجانے کے بعد اگر ایسی کوئی چیز لٹکائی جائے تو وہ تمیمہ نہیں کہلاتی۔ (تفسیر القرطبی (۱۰/۳۱۹، ۳۲۰)

اگر ان شروط کا خیال نہ رکھا جائے تو پھر جواز کی گنجائش نہیں۔ اسی طرح

جانور کے گلے میں قرآنی آیات لٹکانا جائز نہیں کیونکہ بے ادبی کا خدشہ ہے اور اسی طرح حفاظتی طور پر گھر میں یا دوکان میں تعویذ لکھ کر لٹکانا بھی درست نہیں۔

سورۃ فاتحہ کے ساتھ علاج: سورۃ فاتحہ کے ساتھ دم زہر کا تریاق اور ہر بیماری کا علاج ہے۔ اسی لئے اس کے ناموں میں الراقیہ اور الشافیہ بھی ہے۔

عن ابی سعید الخدری وابی ھریرۃ رضی اللہ عنھما قال قال رسول اللہ ﷺ "فاتحۃ الکتاب شفاء من السم"

"حضرت ابو سعید اور حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنھما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سورۃ فاتحہ ہر زہر کا تریاق ہے"۔

(اسنادہ حسن' موسوعہ فضائل سور و آیات القرآن ۱/۸۱)

اور ایک مرسل روایت جو کہ توابع و شواہد کے ساتھ حسن لغیرہ کے درجہ کو پہنچتی ہے اس میں ہے قال رسول اللہ ﷺ "فی فاتحۃ الکتاب شفاء کل داء" (الدارمی وشعب الایمان)

"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "سورۃ فاتحہ ہر بیماری کا علاج ہے"۔

زہر کا تریاق: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کا گزر ایک قبیلے کے پاس سے ہوا' جہاں انہوں نے پڑاؤ کیا لیکن قبیلہ والوں نے ان کی ضیافت کرنے سے انکار کر دیا' اسی اثناء میں قبیلے کے سردار کو سانپ نے ڈس لیا' اب قبیلے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پاس آئے اور دریافت کرنے لگے کیا آپ کے پاس کوئی دواء یا دم کرنے والا شخص ہے؟ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا آپ نے چونکہ ہماری مہمان نوازی

سے انکار کر دیا تھا لہٰذا اب بلا معاوضہ ہم اس کا علاج نہیں کریں گے چنانچہ کچھ بکریوں کے عوض بات طے ہوگئی۔ اس کے بعد ایک صحابی رضی اللہ عنہ گئے اور انہوں نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر اسے دم کیا اور اپنا لعاب دہن متاثرہ جگہ پر لگایا تو وہ شخص اٹھ کر ایسے چلنے لگا جیسے کہ اسے کوئی تکلیف تھی ہی نہیں۔ انہوں نے وعدہ کے مطابق بکریاں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے حوالے کر دیں تو بعض صحابہ نے کہا کہ انہیں تقسیم کر لیں۔ لیکن وہ شخص جس نے دم کیا تھا کہنے لگا ابھی نہیں پہلے ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلتے ہیں اور انہیں یہ سارا قصہ سناتے ہیں اس کے بعد فیصلہ کریں گے۔ چنانچہ یہ تمام ساتھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور پورا واقعہ بیان کیا تو آپ مسکراتے ہوئے فرمانے لگے۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ دم ہے۔ آپ نے درست کیا بکریاں آپس میں تقسیم کر لو اور مجھے بھی ان میں سے حصہ دینا۔

(بخاری و مسلم)

(4) **دیوانگی اور پاگل پن کا علاج:** حضرت خارجہ بن الصلت کے چچا بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہو کر واپسی پر ہمارا گزر ایک قبیلے پر سے ہوا۔ تو انہوں نے ہمیں کہا کہ آپ اپنے نبی سے بھلائی و بہتری کی باتیں سیکھ کر آئے ہیں اور ہمارے ہاں ایک آدمی کا دماغ چل گیا ہے جسے ہم نے باندھ رکھا ہے کیا آپ کے پاس اس کے لئے کوئی دواء یا دم وغیرہ ہے۔ ہم نے جواب دیا ہاں بالکل ہے تو وہ اس آدمی کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے تو میں نے اسے تین روز تک صبح و شام سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا تو وہ شخص ایسے صحیح و تندرست ہو گیا جیسا کہ کسی نے اس کے بندھن کھول دیئے ہوں۔ (مسند احمد ۲۵۰/۵)

عام درد کے وقت: حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میری ٹانگ میں درد تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور پھونک ماری جس میں آپ کی ہلکی سی تھوک مبارک بھی شامل تھی۔ (الطبرانی' حسن)

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ سے واضح ہے کہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر کسی بھی بیماری سے دم کیا جائے تو اللہ تعالیٰ شفاء عطاء کرتے ہیں۔

سورۃ الاخلاص اور معوذتین کے ذریعے دم: قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم کرنا۔

(1) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوتے تو اپنے آپ کو سورۃ اخلاص اور معوذتین پڑھ کر دم فرماتے اور اپنے جسم پر ہاتھ پھیر لیتے۔

(2) حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے جب آپ نے اپنے ہاتھ مبارک زمین پر رکھے تو بچھو نے آپ کے ہاتھ مبارک پر ڈس لیا۔ آپ نے اس بچھو کو تو وہیں قتل کر دیا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمانے لگے۔ اللہ اس بچھو پر لعنت کرے نہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ غیر نمازی کو' نہ کسی نبی کو دیکھتا ہے نہ غیر نبی کو' پھر آپ نے پانی اور نمک منگوایا اور ایک پیالہ میں پانی ڈال کر اس میں نمک ملایا اور اپنی انگلی مبارک اس میں رکھ کر قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس پڑھ کر دم فرماتے اور اس انگلی پر ہاتھ پھیرتے جاتے۔

(صحیح' البیہقی)

(3) جادو کا اثر: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ پر ایک یہودی نے جادو کر دیا جس کا اثر آپ ﷺ کی طبیعت پر کئی روز تک رہا۔ پھر جبرئیل امین علیہ السلام معوذتین لے کر نازل ہوئے تو انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو بتایا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے اس نے گرہیں دے کر فلاں کنوئیں میں رکھی ہیں۔ تو آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ وہ اسے نکال کر لائیں جب وہ لے آئے تو جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا کہ ایک ایک آیت پڑھے اور گرہیں کھولتے جایئے تو انہوں نے ایسے ہی کیا حتیٰ کہ نبی اکرم ﷺ سے اس کا اثر زائل ہو گیا۔ (صحیح' احمد' النسائی)

(4) ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب رات کو آرام کے لئے بستر پر لیٹتے تو تین مرتبہ یہ تینوں سورتیں پڑھتے اور ہر مرتبہ دونوں ہاتھوں میں پھونک مار کر جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر ہاتھ پھیرتے۔ (البخاری)

آسیب یا جنات کے اثرات کا علاج: جنات کے اثرات اور ان کے شر سے بچنے کے لئے بہترین دوا یہ ہے کہ نمازوں کی پابندی کرنا اور دیگر واجبات شرعیہ پر عمل کرنا اور محرمات سے اجتناب کرنا اور صبح و شام کے اذکار ہمیشہ پڑھتے رہنا قرآن کریم کی تلاوت کرنا اس سے انسان جنات اور شیاطین کے شر سے دور رہتا ہے۔ اور اگر انسان کی غفلت اور سستی کی وجہ سے اس پر جنات کا اثر ہو چکا ہو تو اس کا علاج یہ ہے:

(۱)۔ سورۃ فاتحہ (۲)۔ آیۃ الکرسی (۳)۔ سورۃ بقرہ کی آخری دو آیات اور تینوں "قل" یعنی سورۃ الاخلاص' سورۃ الفلق اور سورۃ الناس پڑھ کر تین مرتبہ اسے دم کیا جائے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ پڑھنے والوں کو بھی یقین کامل ہو

کہ اللہ نے قرآن میں شفاء رکھی ہے اور مریض کو بھی یقین ہو۔

دوسرا علاج: اگر ایسے مریض کے کان میں اذان دی جائے تو بھی درست ہے کیونکہ شیطان اذان سن کر بھاگ جاتا ہے۔

"ھذا ما عندنا واللہ اعلم بالصواب"

پھوڑے پھنسی یا زخم کا علاج: شہادت کی انگلی پر لعاب دہن لگا کر زمین پہ رکھیں اور یہ دعا پڑھیں اور انگلی کو زخم یا پھوڑے پھنسی پر لگائیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ تُرْبَةُ أَرْضِنَا بِرِيقَةِ بَعْضِنَا يُشْفٰى سَقِيمُنَا بِإِذْنِ رَبِّنَا (بخاری و مسلم)

اللہ کے نام سے دم کر رہا ہوں۔ یہ ہم میں سے کسی کے لعاب دہن کے ساتھ ملی ہوئی ہماری زمین کی مٹی ہے ہمارے رب کے حکم سے ہمارا مریض شفایاب ہوگا۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب کسی کو کوئی زخم لگتا یا پھوڑا پھنسی نکل آتا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسی طرح دم فرمایا کرتے تھے۔ (مسلم)

نظربد اور دیگر بیماروں کا علاج: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے تو جبرائیل امین علیہ السلام یہ دعاء پڑھ کر آپؐ کو دم فرماتے:

بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيكَ بِسْمِ اللّٰهِ أَرْقِيكَ (مسلم)

اللہ کے نام کے ساتھ میں آپ کو دم کرتا ہوں ہر اس چیز سے جو آپ کو

تکلیف دے اور ہر شریر نفس کی شرارت سے اور نظر بد کے حسد سے۔ اللہ آپ کو شفاء دے میں اللہ کے نام سے آپ کو دم کرتا ہوں۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی مریض کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے تو اس کے چہرے اور سینے پر ہاتھ پھیرتے اور یہ دعاء پڑھتے:

اَذْهِبِ الْبَأْسَ رَبَّ النَّاسِ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَاشِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ كَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا (بخاری و مسلم)

اے لوگوں کے رب! بیماری کو دور کر دے اور تیرے علاوہ کوئی شفا دینے والا نہیں تو اسے ایسی شفاء عطا فرما جس کے بعد کوئی بیماری نہ رہے۔

سانپ اور بچھو وغیرہ سے بچنے کی دعاء: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک ایسے شخص کو لایا گیا جسے بچھو نے ڈس لیا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص یہ دعا پڑھ لیتا تو بچھو وغیرہ سے محفوظ رہتا۔

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔

(مسلم)

میں تمام مخلوقات کے شر سے اللہ تعالیٰ کے کامل التاثیر کلمات کی پناہ میں آتا ہوں۔

فالج اور دیگر بیماریوں سے بچنے کی دعاء: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے حضرت ابان اپنے والد محترم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت تین مرتبہ یہ دعاء پڑھے گا اسے شام تک

کوئی مصیبت نہیں پہنچے گی اور اگر شام کے وقت پڑھے گا تو رات بھر ہر قسم کی تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

"بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ"۔

(ابوداود' ترمذی' ابن ماجہ)

اس اللہ کے نام سے جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی وہ سب کچھ سننے والا اور ہر چیز کو جاننے والا ہے۔

حضرت ابان ؒ کو آخری عمر میں فالج ہوگیا تھا' جب آپ نے یہ حدیث بیان کی تو سننے والا تعجب سے آپ کی طرف دیکھنے لگا۔ (خود ہی حدیث بیان کی ہے اور فالج زدہ بھی ہیں) تو حضرت ابان فرمانے لگے میری طرف کیا دیکھتے ہو' اللہ کی قسم نہ میں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ بولا اور نہ ہی انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جھوٹ بولا بلکہ ہوا یوں کہ جس روز مجھ پر فالج کا حملہ ہوا اس روز میں کسی بات پر غصہ میں آگیا اور یہ دعاء پڑھنا بھول گیا تھا۔ (ابوداود' ترمذی)

درد کا علاج: درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھیں اور پھر سات مرتبہ یہ دعاء پڑھیں:

"اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ"۔

(مسلم)

میں اللہ تعالیٰ کے جلال و قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس تکلیف کے شر سے جو میں محسوس کر رہا ہوں اور جس سے ڈرتا ہوں۔

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جب سے

اسلام قبول کیا ہے جسم میں ایک درد سی محسوس کرتا ہوں تو آپ نے فرمایا درد کی جگہ پر ہاتھ رکھ کر تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ مذکورہ بالا دعاء پڑھو۔ (مسلم)

فرماتے ہیں میں نے ایسے ہی کیا تو اللہ نے مجھے شفاء عطا کردی تب سے میں ہمیشہ اپنے اہل خانہ اور دیگر مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دلایا کرتا ہوں۔

(الموطا)

پھلبہری اور کوڑھ وغیرہ سے بچنے کی دعاء: حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعاء پڑھا کرتے تھے۔

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْبَرَصِ وَالْجُذَامِ وَالْجُنُوْنِ وَمِنْ سَیِّ ءِالْاَسْقَامِ۔"

اے اللہ! میں تیری پناہ میں آتا ہوں پھلبہری' کوڑھ' دیوانگی اور خطرناک بیماریوں سے۔ (صحیح 'ابوداود' والنسائی)

جنات اور شیاطین کے شر سے بچنے کی دعاء: حضرت جبرئیل علیہ السلام نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعاء سکھائی۔

"اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَا یُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا یَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَعْرُجُ فِیْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا یَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَشَرِّ الطَّوَارِقِ اِلَّا طَارِقٌ یَطْرُقُ بِخَیْرٍ یَا رَحْمٰنُ۔" (احمد وابو یعلی واسنادہ صحیح)

"میں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کی پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا تمام مخلوقات کے شر سے اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی اور آسمان کی طرف چڑھتی ہے اور جو زمین میں داخل ہوتی اور زمین سے نکلتی ہے اور شب و روز کے تمام فتنوں سے اور رات کو آنے والوں کے شر سے سوائے اس کے جو بھلائی لے کر آئے۔ اے رحمٰن!"

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيٰطِيْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ۔ (ابوداؤد' ترمذی)

"میں پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کے ساتھ اس کے غضب اور عقاب سے اور اس کے بندوں کے شر اور شیاطین کے وساوس سے اور ان کے حاضر ہونے کے شر سے۔"

نظر بد سے حفاظت کے لئے: (1) نظر بد کی تاثیر برحق جیسا کہ بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"کہ نظر بد کی تاثیر برحق ہے۔" لہٰذا جسے کوئی چیز اچھی لگے یا اسے خدشہ ہو کہ اس کی نظر لگ جاتی ہے اسے ایسی چیز (خواہ کوئی بچہ یا مکان' گاڑی' کاروبار' کھیتی باڑی کوئی چیز بھی ہو) جو دل کو اچھی لگے دیکھ کر مندرجہ ذیل کلمات کہنے چاہئیں جیسا کہ سورۃ کہف میں ہے۔

مَاشَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

(2) یا جیسا کہ حدیث پاک میں ہے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی نظر حضرت سہل بن حنیف کو لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عامر بن ربیعہ سے کہا اَلَا بَرَّكْتَ

عَلَيْهِ کہ تو نے برکت کی دعاء کیوں نہ دی (یعنی یوں کہنا چاہئے)۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلَيْهِ

اے اللہ! اسے برکت عطا کر۔ (الموطا)

(3) اور ایسے خوبصورت بچے جنہیں نظر بد لگ جانے کا خدشہ ہو انہیں وہ دعاء پڑھ کر دم کرتے رہنا چاہیے۔ جس کے ساتھ نبی اکرم ﷺ حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کو دم فرمایا کرتے تھے۔

اُعِيْذُكَ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ (ترمذی)

میں تجھے اللہ کی پناہ میں دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کلمات کاملہ کے ساتھ ہر شیطان اور زہریلے کیڑے مکوڑے اور ہر نظر بد سے۔

اور اگر بچی ہو تو اُعِيْذُكَ کی بجائے اُعِيْذُكِ پڑھیں باقی دعاء اسی طرح پڑھیں۔

(4) معوذتین پڑھ کر دم کرنا: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نظر بد سے بچنے کے لئے معوذتین (قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس) پڑھ کر دم فرمایا کرتے تھے۔

(صحیح الکلم الطیب)

نظر بد کی حقیقت اور اس کا علاج

نظر بد کی حقیقت: دیگر موذی اشیاء کے اثرات کی طرح نظر بد کی تاثیر بھی ایک حقیقت ہے۔ جس طرح سانپ یا بچھو کی زہر اور سورج اور آگ کی حرارت

کا انکار ناممکن ہے اسی طرح نظر بد کی تاثیر کا انکار بھی ایک حقیقت ثابتہ کو جھٹلانے کے مترادف ہے۔ اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے آپ ہپناٹائز کرنے والوں پہ غور کریں وہ محض قوت نظر سے کئی کام کر جاتے ہیں اسی طرح بعض سانپوں کا زہر اس قدر خطرناک ہوتا ہے کہ باوجود اس کے کہ اس سانپ نے انسان کو ڈسا تک نہیں' زہر ابھی سانپ کے جسم کے اندر ہی جوش مار رہا ہے بعض اوقات سانپ سے کافی فاصلے پر ہوتے ہوئے انسان اس کے زہر سے متاثر ہوتا ہے جیسا کہ نبی اکرم ﷺ نے دو سانپوں ابتر (دم کٹا) اور ذوالطفیتین (چیت کبرا) کے بارے میں فرمایا **انهما يلتمسان البصر ويسقطان الحبل** (البخاری) "کہ یہ دونوں انسان کی بینائی ضائع کر دیتے اور مادہ کا حمل گرا دیتے ہیں" جس طرح سانپ کے اندر زہر یا آگ کے اندر حرارت ہوتی ہے اسی طرح جس کی نظر لگتی ہے اس کے دل میں ایسے جذبات ہوتے ہیں جو کسی ایسی چیز کو دیکھ کر جو دل کو اچھی لگے بعض اوقات خوشی کی بنا پر اور اکثر اوقات حسد کی وجہ سے جوش مارتے ہیں جس سے مذکورہ چیز متاثر ہوتی ہے۔ امام قرطبی لکھتے ہیں "**قال الاصمعی وسمعته يقول اذا رأيت الشيء يعجبنی وجدت حرارة تخرج من عينی**" امام اصمعی کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص سے کہ جس کی نظر لگ جاتی تھی سنا: وہ کہتا تھا کہ میں جب کوئی ایسی چیز دیکھتا ہوں جو مجھے اچھی لگتی ہے تو مجھے ایسے لگتا ہے جیسا کہ میری آنکھوں سے شعلے نکل رہے ہوں۔ (تفسیر القرطبی ۱۴۸/۹)

امام ابن القیم ؒ نظر بد کی حقیقت کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ولشدة ارتباطها بالعين ينسب الفعل اليها

ولیست ھي الفاعلہ وانما التاثیر للروح نظر کے ساتھ شدت ارتباط اور تعلق کی بنا پر اسے نظر بد کا نام دیا گیا ہے حالانکہ اصل تاثیر نظر کی نہیں بلکہ روح کی ہوتی ہے۔ (زاد المعاد ۴/ ۱۵۳)

اس کے بعد فرماتے ہیں واصلہ من اعجاب العائن بالشيء ثم تتبعہ کیفیۃ نفسہ الخبیثۃ ثم تستعین علی تنفیذ سمھا بنظرہ الی المعین۔

(ص ۱۵۴)

نظر بد کی حقیقت یہ ہے کہ کسی کو کوئی چیز اچھی لگتی ہے تو اس کے جی میں اس چیز کے متعلق خیالات پیدا ہوتے ہیں جو بعض اوقات خطرناک زہر کی کیفیت اختیار کر لیتے ہیں۔ ان خیالات کے زہر کو وہ آنکھوں کے ذریعے اس چیز تک منتقل کرتا ہے۔ نظر کبھی بغیر ارادے کے بھی لگ جاتی ہے اور کبھی خود انسان کو اپنی ہی نظر لگ جاتی ہے اسی لیے تو حکم دیا گیا ہے کہ جسے کوئی چیز اچھی لگے اور دل کو بھائے وہ اسے دیکھ کر مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھے یا اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلَیْہِ کہے۔

اب آیئے کتاب و سنت کی روشنی میں اس حقیقت کا جائزہ لیں۔ اللہ تعالیٰ نے یعقوب علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ انہوں نے اپنے بیٹوں کو مصر بھیجتے وقت نصیحت کی تھی کہ وقال یبني لا تدخلوا من باب واحد وادخلوا من ابواب متفرقۃ وما اغني عنکم من اللہ من شيء ان الحکم الا للہ علیہ توکلت وعلیہ فلیتوکل المتوکلون (سورہ یوسف ٦٧)

"اور کہا (یعقوب علیہ السلام نے) اے میرے بیٹو! ایک ہی دروازے سے

داخل مت ہونا بلکہ الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا۔ میں تمہیں اللہ کی تقدیر سے نہیں بچا سکتا۔ حکم تو سب اللہ ہی کا ہے۔ میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور تمام بھروسہ کرنے والوں کو اسی پر بھروسہ کرنا چاہیے۔"

سوال یہ ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو مختلف دروازوں سے داخل ہونے کا حکم کیوں دیا تھا؟ حافظ ابن کثیرؒ فرماتے ہیں۔

"قال ابن عباس و محمد بن کعب و مجاهد و الضحاك و قتادة و السدی و غیر واحد: انه خشی علیهم العین" و ذلك انهم كانوا ذوی جمال و هیئة حسنه و منظر و بهاء فخشی علیهم ان یصیبهم الناس بعیونهم فان العین حق تستنزل الفارس عن فرسه۔ (تفسیر ابن کثیر ۷/۵۳۰)

"حضرت ابن عباس، محمد بن کعب، مجاہد، ضحاک، قتادہ، سدی اور دیگر بہت سے اہل علم رحمہم اللہ کا خیال ہے کہ یعقوب علیہ السلام نے نظر بد سے بچنے کے لئے انہیں الگ الگ دروازوں سے داخل ہونے کا حکم دیا تھا کیونکہ وہ پیغمبر زادے اور یوسف علیہ السلام کے بھائی تھے، خوبصورت اور قد آور نوجوان، اور گیارہ کے گیارہ اگر ایک ساتھ داخل ہوتے تو ہو سکتا تھا کہ کسی حاسد کی نظر کا شکار ہو جاتے کیونکہ نظر بد تو شہسوار کو گھوڑے سے گرا دیتی ہے۔

امام ابوبکر الجصاصؒ فرماتے ہیں: ماقالته الجماعة یدل علی ان العین حق کہ علمائے کرام کی جماعت نے جو کچھ فرمایا ہے اس سے واضح ہے کہ نظر بد کی تاثیر برحق ہے۔ (احکام القرآن ۳/۲۲۶)

اور امام قرطبیؒ فرماتے ہیں: لما عزموا علی الخروج

خشی علیہم العین فامرھم ان لایدخلوا مصر من باب واحد کہ جب وہ مصر روانہ ہونے لگے تو یعقوب علیہ السلام نے یہ خدشہ محسوس کرتے ہوئے کہ انہیں کسی کی نظر نہ لگے انہیں مختلف دروازوں سے داخل ہونے کا حکم دیا۔ (تفسیر القرطبی ۱۴۸/۹)

اور اس سے بعد والی آیت بھی اس کی وضاحت کرتی ہے "کہ ان کا مختلف دروازوں سے داخل ہونا انہیں اللہ کے فیصلے سے بچا نہیں سکتا تھا" الا حاجۃ فی نفس یعقوب قضاھا مگر یعقوب علیہ السلام کی ایک خواہش تھی جو انہوں نے پوری کی۔ (سورۃ یوسف ۶۸)

یہ خواہش کیا تھی؟ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ خواہش " دفع اصابۃ العین " بیٹوں کو نظر بد سے بچانے کی خواہش تھی۔ (تفسیر ابن کثیر ۵۳۰/۷)

اور ساتھ یہ عقیدہ بھی بیان کر دیا کہ انسان کا کام تو اپنی سمجھ کے مطابق حفاظتی تدابیر کرنا ہے لیکن اصل فیصلہ اور اصل حفاظت تو اللہ کی ہی ہے۔

احادیث مبارکہ میں بھی اس موضوع کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

(1) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی علیہ وسلم العین حق (البخاری و مسلم)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نظر کا لگ جانا برحق ہے۔"

(2) عن عائشہ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: استعیذوا باللہ من العین فان العین حق۔

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا نظر بد سے اللہ کی پناہ مانگو اس کی تاثیر برحق ہے۔

(3) عن اسماء بنت عميس رضی الله عنها قالت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان بنى جعفر تصيبهم العين افاسترقي لهم فقال نعم فلو كان شيء سابق القضاء لسبقته العين (صحیح، احمد، الترمذی)

اسماء بنت عمیس روایت کرتی ہے کہ میں نے نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا کہ اے اللہ کے رسول ﷺ! اولاد جعفر رضی اللہ عنہ کو نظر لگ جاتی ہے تو کیا میں انہیں دم کر دیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں، اس لئے کہ اگر کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو وہ نظر بد ہوتی۔

(4) عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العين تدخل الرجل القبر وتدخل الجمل القدر (ابو نعیم وحسنہ الالبانی)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نظر بد انسان کو قبر میں اور اونٹ کو ہنڈیا میں داخل کر دیتی ہے۔ (یعنی دونوں کی موت کا سبب بنتی ہے)۔

(5) عن جابر رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى عليه وسلم اكثر من يموت من امتي بعد قضاء الله وقدره بالعين۔

(البخاری فی التاریخ وحسنہ الالبانی، صحیح الجامع)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا قضاء و قدر کے بعد میری امت کے زیادہ تر لوگوں کی موت کا سبب نظر بد بنتی ہے۔

نظربد کا علاج: جب معلوم ہو جائے کہ فلاں شخص کی نظر لگی ہے تو اس سے وضوء یا غسل کروا کے وہ پانی متاثرہ شخص پر اس کی پچھلی جانب سے اچانک پھینکا جائے تو اللہ تعالیٰ اسے شفاء عطا فرماتے ہیں۔

حضرت ابو امامہ بن سھل بن حنیف بیان کرتے ہیں کہ میرے باپ سھل بن حنیف رضی اللہ عنہ (جن کا رنگ سفید اور جسم بہت خوبصورت تھا) نے مدنیہ کے باہر خرار نامی وادی میں غسل کرنے کے لئے جب قمیض اتاری تو حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ جو انہیں دیکھ رہے تھے کہنے لگے کہ میں نے اتنا خوبصورت جسم تو کبھی نہیں دیکھا یہ کہنے کی دیر تھی کہ حضرت سھل رضی اللہ عنہ کو بخار چڑھنا شروع ہو گیا جس کی شدت میں اضافہ ہی ہوتا جا رہا تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی گئی تو آپ نے فرمایا کیا آپ کو معلوم ہے کہ کس کی نظر لگی ہے؟ تو لوگوں نے کہا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور سخت ناراض ہوئے اور فرمایا تم میں سے کیوں کوئی اپنے بھائی کو قتل کرنا چاہتا ہے تو نے اس کے لئے برکت کی دعاء کیوں نہ کی؟ اب اس کے لئے غسل کرو تو حضرت عامر نے غسل کیا اور وہ پانی ایک پیالے میں ڈال کر پچھلی جانب سے حضرت سھل پر پھینکا گیا تو حضرت سھل اسی وقت اللہ کے حکم سے تندرست ہو گئے۔

(احمد 'نسائی 'ابن ماجہ 'السلسلہ الصحیحہ)

جس کے بارے شک ہو یا معلوم ہو جائے کہ اس کی نظر لگی ہے تو اگر اسے وضوء یا غسل کے لئے کہا جائے تو اسے انکار نہیں کرنا چاہیے اور ایسے ہر شخص کو مجرم بھی نہیں سمجھنا چاہیے۔ بعض اوقات نظر غیر اختیاری طور بھی لگ جاتی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال قال رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العین حق ولو کان شیء سابق القدر لسبقتہ العین واذا استغسلتم فاغتسلوا (مسلم)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر کا لگ جانا برحق ہے اور کوئی چیز تقدیر پر سبقت حاصل کر سکتی ہوتی تو وہ نظر بد تھی اور جب تم سے غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو غسل کر دیا کرو۔"

عن عائشہ رضی اللہ عنہ قالت کان یومر العائن فیتوضا ثم یغتسل منہ المعین (ابوداود باسناد صحیح)

اماں عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جس کی نظر لگتی اسے وضوء کرنے کے لئے کہا جاتا تو وہ وضوء کرتا پھر اس پانی سے وہ شخص غسل کرتا جسے نظر لگی ہوتی۔

دوسرا طریقہ: اگر مذکورہ طریقہ علاج ممکن نہ ہو یعنی غسل یا وضوء کروانا بایں صورت (عائن) جس کی نظر لگی ہو کا علم نہ ہو سکے یا وہ غسل سے انکار کر دے یا غسل یا وضوء کروانا ناممکن ہو تو ایسی صورت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ دیگر اذکار وادعیہ کے ذریعے دم کر کے علاج کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً

(1) مریض کے سر پر دایاں ہاتھ رکھ کر تین یا پانچ یا سات یا نو مرتبہ یہ دعاء پڑھیں: بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُؤْذِیْکَ وَمِنْ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ (مسلم)

(2) اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُ کَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا۔

(البخاری)

(3) تکلیف کی جگہ پہ ہاتھ رکھ کر مندرجہ ذیل تینوں سورتیں تین یا سات بار پڑھیں قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس۔

(4) برتن میں پانی منگوا کر سورۃ الاخلاص' الفلق اور الناس پڑھیں پھر ۳ مرتبہ اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْھِبِ الْبَأْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاءُکَ شِفَاءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا پڑھیں اور تین مرتبہ ہی بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ مِنْ کُلِّ دَاءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ کُلِّ نَفْسٍ اَوْعَیْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ پڑھیں پھر یہ دم کیا ہوا پانی پچھلی جانب سے مریض کے سر پر اس طرح ڈالیں کہ سارے جسم پر پھیل جائے۔ اللہ کے حکم سے مریض شفایاب ہو گا۔ (الصارم البتار ص ۱۳۵)

جادو (السحر) اور اس کا علاج

<u>السحر (جادو):</u> عربی زبان کا لفظ ہے جس کا اطلاق ایسی چیز پر ہوتا ہے جو انتہائی لطیف ہو اور اس کا سبب پوشیدہ ہو اور سحر کا استعمال در حقیقت کسی چیز کو اس کی اصل حقیقت سے دوسری چیز کی طرف پھیر دینے کے لئے ہوتا ہے۔ گویا کہ جادو گر جب باطل کو حق کی صورت میں پیش کرتا ہے تو وہ ایک حقیقت کو غیر حقیقت کی طرف پھیر دیتا ہے اور سحر کو سحر (جادو) اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ صحت کو مرض اور بغض کو محبت میں بدل دیتا ہے۔ (لسان العرب طب)

اصطلاحی طور پر مختلف علماء نے اس کی کئی تعریفات کی ہیں لیکن خلاصہ یہاں ایک ہی تعریف ذکر کی جاتی ہے۔ ھو اتفاق بین ساحر و شیطان

علی ان یقوم الساحر بفعل بعض المحرمات اوالشرکیات فی مقابل مساعدۃ الشیطان لہ وطاعتہ فیما یطلب منہ (الصارم البتار ص۸)

جادوگر اور شیاطین کے مابین معاہدہ کہ جادوگر حرام اور شرکیہ امور کا ارتکاب کرے گا جس کے مقابلے میں شیاطین اس کے کاموں میں اس کی مدد کریں گے اور اس کے مطالبات پورے کریں گے جادو کہلاتا ہے۔

اس تعریف سے جادو کی حقیقت واضح ہوتی ہے۔

(1) جادوگر اور شیاطین کا باہمی تعاون۔

(2) جادوگر کا حرام اور شرکیہ کاموں کا ارتکاب کرنا جو کہ شیطان کی اصل منشاء ہے۔

(3) شریعت کی مخالفت (جس کی وجہ سے جادو کو کالا علم کہتے ہیں) حتیٰ کہ جادوگر قرآن کریم اور دیگر اسلامی شعائر کی بے حرمتی کا ارتکاب بھی کرتا ہے۔

(4) جنات کا اس کی مدد کرنا جنہیں "موکل" کہا جاتا ہے۔

(5) شیاطین سے برے کاموں میں ہی معاونت لی جا سکتی ہے جس سے جادوگر کا دائرہ عمل واضح ہوتا۔

یہی سبب ہے کہ جمہور فقہاء و محدثین کے نزدیک جادو سیکھنا اور سکھلانا کفر ہے' کیونکہ قرآن کریم میں ہے کہ وہ فرشتے سیکھنے والے سے کہتے **انما نحن فتنہ فلا تکفر** نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اکبرا لکبائر میں بیان کیا ہے۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: اجتنبوا السبع الموبقات:

قالوا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وما ھن؟ قال: الشرک باللہ' والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربا واکل مال الیتم والتولی یوم الزحف و قذف المحصنات المومنات الغافلات۔ (بخاری ومسلم)

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات تباہ کن چیزوں سے بچو۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! وہ کونسی ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (۱) اللہ کے ساتھ شرک کرنا (۲) جادو (۳) ناحق کسی کو قتل کرنا (۴) سود کھانا (۵) یتیم کا مال ہڑپ کر جانا (٦) میدان جہاد سے پیٹھ پھیر بھاگ جانا۔ اور پاکباز مومنہ عورتوں پر تہمت اور بہتان لگانا۔ چونکہ جادوگر معاشرے میں فساد بپا کرتا ہے' خاندانوں میں پھوٹ ڈالتا' بدگمانیاں پیدا کرتا اور معاشرے کے امن و سکون کو تہہ و بالا کرتا ہے اس لئے شریعت اسلامی میں اس کی سزا قتل ہے لیکن یہ سزا دینا عام لوگوں کا نہیں بلکہ حکومت کا کام ہے یاد رہے کہ علم نجوم' پامسٹری کہانت' کتاب کھولنا' فال نکالنا' زائچے بنانا' وغیرہ یہ جادو ہی کا حصہ ہیں۔ (چونکہ اس وقت ہمارا یہ موضوع نہیں مقصد صرف جادو کا علاج بیان کرنا ہے اس لئے ہم اسی پر اکتفاء کرتے ہیں)

جادو کا علاج: انسان اگر نمازوں کی پابندی کرے اور کتاب و سنت کے مطابق زندگی بسر کرے اور صبح و شام اور مختلف اوقات میں وہ ذکر اور دعائیں پڑھتا رہے جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتائی ہیں تو انسان جادو وغیرہ کے اثرات سے محفوظ رہتا ہے۔ مثلاً صبح و شام تین تین مرتبہ قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس پڑھے تین مرتبہ

بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم پڑھے' ہر نماز کے بعد اور رات کو سوتے وقت آیۃ الکرسی' اور اس طرح شام کے وقت سورۃ بقرہ کی آخری آیات پڑھے۔

لیکن اگر کوئی اس مرض میں مبتلا ہو چکا ہو اور جادو کا اثر اس پر ہو چکا ہو تو اس کے علاج کے دو طریقے ہیں۔ (دیکھیے فتح المجید ص ۲۶۴)

(1) جادو کا علاج جادو کے ذریعے: یہ ناجائز اور حرام ہے حدیث پاک میں ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے "النشرۃ" (یعنی جادو کے ذریعے جادو کا علاج کرنا) کے متعلق پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **ھی من عمل الشیطان** یہ شیطانی عمل ہے۔ اسی طرح کالا بکرا یا مرغا جنات کے تقرب کے لئے ذبح کرنا یا جادو گر کو بطور سر صدقہ دینا یا اسی طرح کے شرکیہ کام حرام ہیں۔

(2) شرعی علاج: اس کی بہتر صورت تو یہ ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ جادو کر کے کہاں دفن کیا گیا ہے مثلاً" تعویذ' یا کسی چیز پر پڑھ کر اسے گانٹھیں دے کر وغیرہ تو اسے وہاں سے نکال کر ضائع کر دیا جائے۔

(3) قرآنی آیات اور ادعیہ ماثورہ کے ساتھ جادو کا علاج: امام قرطبی نے وھب بن منبہ سے یہ علاج ذکر کیا ہے۔ "بیری کے سات سبز پتے لے کر انہیں باریک کر لیں اور کسی برتن میں ڈال کر اس میں اتنا پانی ڈال لیں جو نہانے کے لئے کافی ہو اور اس پر آیہ الکرسی پڑھیں اور پھر اس سے تین گھونٹ پی لیں اور باقی سے غسل کر لیں تو ان شاء اللہ اس سے جادو کا اثر زائل ہو

جائے گا۔ (تفسیر القرطبی ۲/۳۵)

شیخ ابن باز حفظہ اللہ نے آیت الکرسی کے ساتھ ان آیات کا اضافہ کیا ہے۔
تینوں قل یعنی قل ھو اللہ احد' قل اعوذ برب الفلق' قل اعوذ برب الناس اور سورۃ عراف کی آیات وَ اَوْحَيْنَا اِلٰى مُوْسٰى اَنْ اَلْقِ عَصَاكَ فَاِذَا هِيَ تَلْقَفُ مَا يَاْفِكُوْنَ فَوَقَعَ الْحَقُّ وَبَطَلَ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔ فَغُلِبُوْا هُنَالِكَ وَانْقَلَبُوْا صَاغِرِيْنَ اور سورۃ یونس کی آیات "وَقَالَ فِرْعَوْنُ ائْتُوْنِيْ بِكُلِّ سَاحِرٍ عَلِيْمٍ فَلَمَّا جَاءَ السَّحَرَةُ قَالَ لَهُمْ مُّوْسٰى اَلْقُوْا مَا اَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ فَلَمَّا اَلْقَوْا قَالَ مُوْسٰى مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُصْلِحُ عَمَلَ الْمُفْسِدِيْنَ وَيُحِقُّ اللّٰهُ الْحَقَّ بِكَلِمَاتِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُجْرِمُوْنَ" اور سورۃ طٰہ کی آیات "قَالُوْا يَا مُوْسٰى اِمَّا اَنْ تُلْقِيَ وَاِمَّا اَنْ نَّكُوْنَ اَوَّلَ مَنْ اَلْقٰى قَالَ بَلْ اَلْقُوْا فَاِذَا حِبَالُهُمْ وَعِصِيُّهُمْ يُخَيَّلُ اِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ اَنَّهَا تَسْعٰى فَاَوْجَسَ فِيْ نَفْسِهٖ خِيْفَةً مُّوْسٰى قُلْنَا لَا تَخَفْ اِنَّكَ اَنْتَ الْاَعْلٰى وَاَلْقِ مَا فِيْ يَمِيْنِكَ تَلْقَفْ مَا صَنَعُوْا اِنَّمَا صَنَعُوْا كَيْدُ سَاحِرٍ وَلَا يُفْلِحُ السَّاحِرُ حَيْثُ اَتٰى"۔

(4) مندرجہ ذیل دعائیں تین تین بار پڑھ کر ایسے مریض کو دم کیا جائے۔

(i)۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّاسِ اَذْهِبِ الْبَاْسَ وَاشْفِ اَنْتَ الشَّافِيْ لَا شِفَاءَ اِلَّا شِفَاؤُكَ شِفَاءً لَّا يُغَادِرُ سَقَمًا۔

(ii) بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنٍ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ۔

ان شاء اللہ مریض اللہ کے حکم سے شفایاب ہو جائے گا۔

رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں اے اہل ایمان! تم بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجو۔

اللہ تعالیٰ اور فرشتوں کا درود: ابو العالیہؒ فرماتے ہیں:

صَلَاةُ اللّٰهِ ثَنَاؤُهُ عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَ صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ الدُّعَاءُ لَهُ۔

اللہ کے درود سے مراد کہ اللہ تعالیٰ کا فرشتوں کے ہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف کرنا ہے اور فرشتوں کا درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے دعاء کرنا ہے۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ان کے درود سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے برکت کی دعاء کرنا ہے۔ (البخاری مع الفتح ۸/۳۹۳)

حضرت سفیان ثوری اور دیگر اہل علم سے مروی ہے کہ اللہ کا درود نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمت نازل کرنا ہے اور فرشتوں کا درود آپ کے لئے استغفار کرنا

ہے۔

اہل ایمان کا درود و سلام: "حضرت کعب رضی اللہ عنہ بن عجرة فرماتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کہ ہم آپ اور آپ کے اہل بیت پر درود کیسے بھیجیں؟ اللہ تعالیٰ نے ہمیں سلام بھیجنے کا طریقہ تو سکھا دیا ہے' تو آپ ؐ نے فرمایا:

(1) قُولُوا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ۔ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (البخاری مع الفتح ۶/۴۰۷)

"درود یوں بھیجو' اے اللہ! رحمت نازل فرما محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پہ رحمت فرمائی تو حمد و ستائش کے لائق اور بزرگی والا ہے۔ اے اللہ! تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برکتیں عطا فرما جیسا کہ تو نے ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام کو برکتیں عطا فرمائیں۔ بے شک تو حمد و ستائش کے لائق اور بزرگی والا ہے۔"

اور سلام سے مراد وہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد میں پڑھنے کے لئے سکھایا یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ (البخاری مع الفتح ۸/۳۹۳)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درود پاک کے مختلف الفاظ اور صیغے احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں لہٰذا ان کی موجودگی میں مسلمان کو کسی نئے درود کی ضرورت محسوس نہیں کرنی چاہیے کیونکہ جو جامعیت اور معنویت اور حسن و چاشنی نبی رحمت

ﷺ کی زبان اقدس سے نکلے ہوئے الفاظ میں ہے۔ کسی ادیب و شاعر کے کلام میں نہیں پائی جا سکتی ہے کیونکہ آپ ﷺ ناطق بالوحی اور افصح العرب تھے اور دوسری بات یہ کہ جو آپ ﷺ کے بتائے ہوئے درود پاک کو چھوڑ کر کوئی اور درود جو کسی اور انسان نے بنایا ہو' اختیار کرتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یا تو وہ اس درود کو نبی اکرم ﷺ کے درود سے بہتر سمجھتا ہے اور یا اس کے نزدیک (اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ' مَعَاذَ اللّٰہِ) نبی اکرم ﷺ کا سکھایا ہوا درود ناقص تھا اس لئے نئے درود کی ضرورت پیش آئی۔ بہر حال ہمارا ایمان و عقیدہ تو یہ ہے آپ جو فرماتے ہیں' اللہ کے حکم سے فرماتے ہیں جس طرح آپ ﷺ کی ذات بابرکات تمام مخلوقات سے افضل و اعلیٰ ہے اسی طرح آپ ﷺ کی بات بھی تمام باتوں سے اعلیٰ وبالا ہے۔ اس لئے ؎

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہیں گے ہم

درود پاک کے دیگر الفاظ: یعنی مذکورہ درود کے علاوہ دیگر الفاظ جو آپ ﷺ سے ثابت ہیں۔

(2) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِهٖ وَ ذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (بخاری و مسلم)

"اے اللہ! تو رحمتیں نازل فرما جناب محمد ﷺ پر اور آپ کی ازواج مطہرات اور اولاد پاک پر' جس طرح کہ تو نے رحمت کی آل ابراہیم علیہ السلام پر' اور برکتیں عطا فرما محمد ﷺ' آپ کی ازواج مطہرات اور اولاد پاک کو جیسا

کہ تو نے برکت عطا کی آل ابراہیم علیہ السلام کو بے شک تو حمد و ستائش کے لائق بزرگی والا ہے۔

(3) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَآلِ اِبْرَاهِيْمَ (بخاری)

"اے اللہ! تو اپنے بندے اور رسول جناب محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما کہ جس طرح تو نے ابراہیم علیہ السلام پر رحمت فرمائی اور برکتیں عطا فرما محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کو جس طرح تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل فرمائیں۔

(4) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (مسلم)

"اے اللہ! تمام جہانوں میں محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ پر رحمتیں نازل فرما کہ جیسا کہ تو نے آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمتیں کیں اور محمد ﷺ اور آل محمد ﷺ کو اسی طرح برکتیں عطا کر جس طرح تو نے آل ابراہیم علیہ السلام کو عطا کیں' بے شک تو حمد ستائش کے لائق اور بزرگی والا ہے۔

(5) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَ بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَ آلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ (الطحاوی بسند صحیح)

"اے اللہ! تو رحمت فرما جناب محمد ﷺ اور آپ کی آل پر اور برکتیں عطا کر محمد ﷺ کو اور آپ کی آل کو جس طرح تو نے رحمت و برکت فرمائی ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر۔ بے شک تو لائق تعریف اور بزرگی والا ہے۔

(6) اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

(نسائی، باب کیف الصلوۃ علی النبی ﷺ صححہ الالبانی)

"اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں نازل فرما۔"

فضائل درود: محسن انسانیت، رحمت عالمیان، اور رؤف و رحیم نبی ﷺ کی اپنی امت پر کمال شفقت، ان کی نجات کی حرص تمام اور اہل جہاں کی ازبس خیر خواہی کا تقاضا یہ ہے کہ ہم حبیب کبریا، شافع روز جزاء، خیرالوریٰ اور سیدالانبیاء جناب محمد ﷺ کی ذات اقدس پہ بکثرت درود بھیجیں اور ان کے اس عظیم احسان کا شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے زخم کھا کے، جسم لہولہان کروا کے، طعن و تشنیع اور سب و شتم برداشت کر کے ہجرتوں کے صدمے اٹھا کے الغرض ہر قسم کے مصائب و مشاکل کا سامنا کرتے ہوئے یہ دین حنیف ہم تک پہنچایا، ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا اور کامرانی کا اک اک گر سکھایا فجزاہ اللہ عنا و عن الاسلام خیرا وصلی علیہ دائما وابدا۔

آپ ﷺ کی ذات گرامی پہ درود ہم اپنے بھلے کے لئے اپنے گناہوں کی بخشش، بلندی درجات اور آپ کی شفاعت کے حصول کی خاطر پڑھتے ہیں وگرنہ نبی اکرم ﷺ ہمارے درود کے محتاج نہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے جو مرتبہ عطا کیا

ہے وہاں مراتب کی بس اور درجات کی انتہاء ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ نے فرمایا:

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا۔

جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔ (مسلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من صلی علی واحدۃ صلی اللہ علیہ عشرا وحط عنہ عشر خطیئات۔

جو مجھ پر ایک بار درود پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف کر دیتے ہیں۔ (صحیح الادب المفرد و نسائی)

اور ایک روایت میں ہے۔

ورفع لہ عشر درجات اور اللہ تعالیٰ کے دس درجے بلند فرماتے ہیں (صحیح الادب المفرد) یعنی ایک مرتبہ درود بھیجنے والے پر اللہ تعالیٰ دس رحمتیں نازل کرتے' اس کے دس گناہ معاف اور دس درجے بلند فرماتے ہیں۔

حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کے وقت دس مرتبہ اور دس مرتبہ شام کے وقت مجھ پر درود بھیجتا ہے قیامت کے روز اسے میری شفاعت نصیب ہو گی۔ (حسن الطبرانی)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہو گا جو مجھ پر سب سے زیادہ درود بھیجنے والا ہو گا۔ (الترمذی) اور سنن ابن ماجہ میں بسند حسن مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک کوئی مسلمان مجھ پر درود بھیجتا رہتا ہے

فرشتے اس کے لئے دعاء کرتے رہتے ہیں اب آدمی کی مرضی زیادہ دعائیں لے یا کم۔ کتنے بلند بخت اور سعادت مند تھے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور محدثین عظام جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین سنتے اور سناتے اور بات بات پر درود پڑھتے **سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم' رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم' قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اور کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو آج بھی کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کو پڑھتے' پڑھاتے اور لوگوں کو سناتے اور اسی کو مشعل راہ بناتے ہیں۔ ان کی مجلسوں' محفلوں' اجتماعات و دروس اور خطبات سے یہی صدائیں بلند ہوتی ہیں: **قال اللہ عزوجل اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** اور وہ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نامکمل ہے وہ نماز جس میں درود نہ ہو۔ نامنظور ہے وہ دعاء جو درود سے خالی ہو' بے برکت ہے وہ مجلس جس میں آپ ﷺ پر درود نہ بھیجا جائے۔

جعلنا اللہ منهم و حشرنا فی زمرتهم یوم القیامة۔ آمین' اور جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اور اسم گرامی سن کر آپ پر درود نہیں بھیجتے ان کا بھیانک انجام بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ بخیل' اللہ کی رحمت سے محروم اور خلد بریں سے دور ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

البخیل الذی ذکرت عنده فلم یصل علی

(الترمذی' البخاری)

"بخیل ہے وہ شخص جس کے پاس میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔"

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پہ چڑھتے ہوئے تین مرتبہ آمین' آمین' آمین کہا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے استفسار کیا کہ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ! آپ نے منبر پہ چڑھتے تین مرتبہ آمین کس لئے فرمایا؟ تو آپ نے جواب ارشاد فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام نے آکر کہا:

"جس شخص کی زندگی میں رمضان المبارک آیا وہ بخشش حاصل نہ کر سکا اور جہنم کا ایندھن بن گیا' اللہ اسے تباہ و برباد کر دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین کہئے تو میں نے کہا آمین' اور جس نے اپنی زندگی میں اپنے والدین یا دونوں میں سے کسی ایک کو پا لیا پھر ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا اللہ اسے بھی تباہ کرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آمین کہئے تو میں نے کہا آمین' پھر اس نے کہا کہ جس کے پاس آپ کا ذکر کیا جائے تو وہ آپ پر درود نہ پڑھے۔ اللہ اس کو ہلاک کرے تو میں نے کہا آمین۔

قارئین خود ہی اندازہ فرمالیں کہ جبرئیل امین علیہ السلام بددعاء کرنے والے ہوں اور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم آمین کہیں تو جس کے بارے میں بددعاء ہو اس کا کیا بچے گا۔

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

من نسی الصلاۃ علی خطی طریق الجنہ۔

(حسن' ابن ماجہ)

"جس نے مجھ پر درود بھیجنا فراموش کر دیا وہ راہ جنت سے بھٹک گیا۔"

لہٰذا ہر مومن کے لئے ضروری ہے کہ جب بھی نبی اکرم ﷺ کا اسم گرامی اس کی زبان پہ آئے یا کسی سے سنے یا لکھے یا پڑھے تو اسے کہنا چاہیے۔

صلی اللہ علیہ والہ وسلم ۔

"اللہ تعالیٰ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پہ رحمت فرمائے۔

لیکن انگوٹھے چومنے کی رسم خلاف سنت ہے اس لئے کہ ایک تو یہ نبی اکرم ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے یعنی آپ نے درود کا حکم دیا انگوٹھے چومنے کا نہیں۔

ایسا کرنا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تابعین عظام اور آئمہ دین سے ثابت نہیں بلکہ اس کے متعلق مشہور کی جانے والی روایت کو محدثین نے من گھڑت قرار دیا ہے۔ (تیسیر المقال' المقاصد الحسنہ) اور اذان سے قبل درود وسلام گیارھویں' تیجا' ساتواں' چالیسواں دفن کے بعد قبر پر اذان وغیرہ کی طرح بعد کی ایجاد ہے جس کا شریعت سے کوئی تعلق نہیں۔ لہٰذا ہمیں اس سے اجتناب کرنا اور پیارے نبی ﷺ کے فرمان کے مطابق درود پڑھنے کی سنت پر عمل کرنا چاہیے۔

قرآنی دعائیں

(1) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ۔ (الحشر:۱۰)

"اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے ہیں بخش دے اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ۔ اے ہمارے رب! تو بڑا شفقت کرنے والا مہربان ہے۔

(2) رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيَّاتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا (الفرقان:۷۴)

اے ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیویوں اور اپنی اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیز گاروں کا امام بنا۔

(3) رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَدْخِلْنِیْ بِرَحْمَتِكَ فِیْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِیْنَ۔ (النمل:۱۹)

"اے میرے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے اس احسان کا جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کیا ہے، شکر ادا کروں اور ایسے نیک کام کروں جو تو پسند کرے اور مجھے اپنی رحمت سے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما۔"

(4) رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِیْنَ۔ (یونس ۸۵۔۸۶)

اے ہمارے پرودگار! ہمیں ظالم لوگوں (کے ہاتھ) سے آزمائش میں نہ ڈال اور اپنی رحمت سے ہم کو کافروں سے نجات عطا فرما۔

(5) رَبَّنَا ظَلَمْنَا اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ (الاعراف:۲۳)

اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو نے ہمیں نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ کیا تو یقیناً ہم تباہ ہو جائیں گے۔

(6) رَبَّنَا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ (آل عمران ۱۹۳)

اے ہمارے رب! تو ہمارے گناہ معاف فرمادے اور ہم سے ہماری برائیاں

دور کر دے اور ہمارا خاتمہ نیک لوگوں کے ساتھ فرما۔

(7) رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِي اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ (آل عمران:۱۴۷)

"اے ہمارے پروردگار! ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہمارے کام میں ہوئیں، معاف فرما اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(8) رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ۔

(المومنون:۱۱۸)

"اے میرے رب! (مجھ سے) درگزر فرما اور (مجھ پر) رحم فرما اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔"

(9) رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ ○ وَيَسِّرْلِيْ اَمْرِيْ ○ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِيْ ○ يَفْقَهُوْا قَوْلِيْ ○ (طٰه ۲۵-۲۸)

"اے میرے رب! میرا سینہ کھول دے اور میرے کام کو میرے لئے آسان کر دے اور میری زبان کی گرہ کھول دے تاکہ (لوگ) میری بات سمجھ سکیں۔"

(10) رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا وَ اَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَالَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِيْنَ ○

(البقرہ ۲۸۶)

"اے ہمارے رب! ہم سے بھول چوک میں جو قصور ہو جائیں ان پر

گرفت نہ کر، پروردگار! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالے تھے، اے ہمارے رب! جس بار کو اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں ہے۔ وہ ہم پر نہ رکھ ہم سے درگزر فرما۔ ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مولیٰ ہے۔ کافروں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما۔"

(11) رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ (آل عمران:۸)

"اے ہمارے پروردگار! جب تو ہمیں ہدایت کر چکا ہے تو پھر ہمارے دلوں کو کجی میں مبتلا نہ کر دیجیو اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما۔ بے شک تو ہی سب کچھ دینے والا ہے۔"

(12) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ (البقرہ ۲۰۱)

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

(13) لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ.

(سورۃ الانبیاء ۸۷)

"نہیں کوئی معبود مگر تو، تیری ذات پاک ہے بیشک میں گنہگاروں میں سے ہوں۔"

(14) رَبِّ اجْعَلْنِي مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّيَّتِي رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِ رَبَّنَا اغْفِرْلِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ○ (ابراہیم:۴۰۔۴۱)

"اے میرے پرودگار! مجھے نماز قائم کرنے والا بنا اور میری اولاد میں سے

بھی۔ اے ہمارے پروردگار! میری دعاء قبول فرما۔ اے ہمارے رب! مجھے اور میرے والدین اور سب ایمان والوں کو اس دن معاف کر دیجیو جس دن کہ حساب قائم ہو گا۔"

(15) رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيْرًا۔

(بنی اسرائیل:۲۴)

"اے میرے پرودگار! ان دونوں (والدین) پر رحم فرما جس طرح انہوں نے مجھے بچپن میں (شفقت کے ساتھ) پالا تھا۔"

(16) رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ ○ وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ أَنْ يَّحْضُرُوْنِ ○ (المومنون:۹۷۔۹۸)

اے میرے پرودگار! میں شیطانوں کے وسوسوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی اے ہمارے رب! تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ میرے پاس آئیں۔

(17) اَللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ۔

(آل عمران:۲۶)

"اے اللہ! سلطنت کے مالک تو جس چاہے حکومت دے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے بھلائی تیرے ہی اختیار میں ہے۔ بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے۔"

(18) رَبِّ لَا تَذَرْنِي فَرْدًا وَأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ۔

(سورۃ الانبیاء:۸۹)

اے میرے پرودگار! مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب سے بہتر وارث ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعائیں

(1) اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِی الْاُمُوْرِ كُلِّهَا وَاَجِرْنَا مِنْ خِزْیِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ (مسند احمد)

"اے اللہ! تمام معاملات میں ہمارا انجام بہتر بنا اور ہمیں دنیا کی رسوائیوں اور آخرت کے عذاب سے محفوظ فرما۔"

(2) رَبِّ اغْفِرْلِیْ خَطِيْئَتِیْ وَجَهْلِیْ وَاِسْرَافِیْ فِیْ اَمْرِیْ كُلِّهٖ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ خَطَايَایَ وَعَمَدِیْ وَهَزْلِیْ وَجِدِّیْ وَكُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَاَنْتَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ۔ (البخاری)

"اے میرے پروردگار! میری غلطیاں' نادانیاں اور معاملے میں زیادتیاں اور میرے وہ گناہ جنہیں تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے معاف کر دے اے اللہ! جو گناہ بھول چوک میں ہوئے یا میں نے جان بوجھ کر کئے' ہنسی و مذاق میں کئے یا ارادہ' الغرض یہ سب کچھ میری طرف سے ہوا تو مجھے معاف کر دے۔ اے اللہ! میرے پہلے اور پچھلے پوشیدہ اور ظاہر تمام گناہ معاف کر دے تو ہی مقدم و موخر اور ہر چیز پر قادر ہے۔"

(3) اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَلَا تُشْمِتْ بِیْ عَدُوًّا وَلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ

خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَائِنُهُ بِيَدِكَ
(حسن' الحاکم)

"اے اللہ! اٹھتے' بیٹھتے' آرام کرتے ہر حال میں مجھے اسلام پہ قائم رکھ اور مجھ پر میرے دشمنوں اور حاسدوں کو مت ہنسا۔ اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی بھلائی مانگتا ہوں جس کے خزانے آپ کے پاس ہیں اور ہر قسم کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں جس کے خزانے آپ کے ہاتھ میں ہیں۔"

(4) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ أَعْمَلْ (مسلم)

"اے اللہ! میں ہر اس عمل کے شر سے جو میں نے کیا اور جو ابھی تک نہیں کیا تیری پناہ میں آتا ہوں۔"

(5) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ (مسلم)

"اے اللہ! تیری نعمتوں کے زوال اور تیری عطا کردہ عافیت کے رخ موڑ لینے' تیری اچانک گرفت اور تیری ہر قسم کی ناراضی سے تیری پناہ پکڑتا ہوں۔"

(6) اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ (البخاری)

"اے اللہ! میں فکر و غم' بیچارگی اور کاہلی و بخل اور بزدلی (کم ہمتی) قرض کے بوجھ اور لوگوں کے دباؤ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

(7) رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

"اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا و آخرت کی بھلائی عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔"

(8) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَ مِنْ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا (مسلم)

"اے اللہ! میں نفع سے خالی علم اور خشوع سے عاری دل' دنیا کے لالچی نفس' اور نہ قبول ہونی والی دعاء سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

(9) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِلَّةِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ (ابو داود' نسائی)

"اے اللہ! میں فقرو تنگ دستی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور قلت مال' بے قدری اور یہ کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر ظلم کرے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

(10) اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ ظَلَمَنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَأْرِیْ۔ (الترمذی)

"اے اللہ! مجھے میری سماعت و بصارت سے فائدہ پہنچا اور میرے بعد بھی اس کا فیض جاری رکھ اور مجھ پر ظلم کرنے والے کے خلاف میری مدد فرما اور اس سے میرا بدلہ لے۔"

(11) اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِیْ رُشْدِیْ وَاَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔ (ترمذی)

"اے اللہ! مجھے رشد و ہدایت عطا فرما اور مجھے میرے نفس کے شر سے

بچا۔"

(12) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی (مسلم)

"اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت' پارسائی' عفت و پاکدامنی' اور بے نیازی (یعنی دوسروں کا محتاج نہ ہونے) کا سوال کرتا ہوں۔

(13) اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ هُوَ عِصْمَةُ اَمْرِیْ وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَاشِیْ وَ اَصْلِحْ لِیْ آخِرَتِیْ الَّتِیْ فِیْهَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاةَ زِیَادَةً لِّیْ فِیْ كُلِّ خَیْرٍ وَاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَةً لِّیْ مِنْ كُلِّ شَرٍّ (مسلم)

"اے اللہ! میرے لئے میرے دین کو سدھار دے جو میرے کام کی عصمت ہے اور میرے لئے میری دنیا درست کر دے جس میں میری روزی اور گزران ہے اور میرے لئے میری آخرت بہتر بنا دے جس میں لوٹ کر جانا ہے اور زندگی میرے لئے نیکی و بھلائی میں اضافے کا باعث بنا اور موت کو میرے لئے ہر برائی سے راحت بنا دے۔"

(14) اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاةَ خَیْرًا لِّیْ وَ تَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰهُمَّ وَاَسْأَلُكَ خَشْیَتَكَ فِی الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ وَاَسْأَلُكَ كَلِمَةَ الْاِخْلَاصِ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَ اَسْأَلُكَ الْقَصْدَ فِی الْفَقْرِ وَ الْغِنٰی وَاَسْأَلُكَ نَعِیْمًا لَا یَنْفَدُ وَاَسْأَلُكَ قُرَّةَ عَیْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَ اَسْأَلُكَ الرِّضَا بِالْقَضَاءِ وَ اَسْأَلُكَ

بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ اِلٰى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِيْنَةِ الْاِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِيْنَ (صحیح' نسائی' حاکم)

"اے اللہ! تو اپنے علم غیب کے مطابق اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ذریعے مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک تیرے علم میں میرا زندہ رہنا بہتر ہے اور جب تیرے علم میں میری موت بہتر ہو تو مجھے دنیا سے اٹھا لے۔ اے اللہ! میں جلوت و خلوت میں تیرا خوف چاہتا ہوں۔ اور خوشی و ناخوشی حق بات کہنے کی توفیق مانگتا ہوں اور فقیری و امیری دونوں حالتوں میں تجھ سے میانہ روی کا سوال کرتا ہوں۔ اور تجھ سے لازوال نعمتوں اور آنکھوں کی دائمی ٹھنڈک کا طالب ہوں۔ اور تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے قضاء و قدر پر راضی رہنے کی توفیق بخش' اور تجھ سے مرنے کے بعد کی زندگی میں آسودگی اور راحت کا سوال کرتا ہوں' اور اے اللہ! میں تجھ سے تیرے چہرہ انور کے دیدار کی لذت اور تیری ملاقات کے شوق کا طالب ہوں۔ بغیر کسی تکلیف دہ مصیبت اور گمراہ کن فتنے کے۔ اے اللہ! ہمیں زینت ایمان سے مزین کردے اور ہمیں ہدایت یافتہ اور ہدایت کی طرف دعوت دینے والا بنا"۔

(15) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدَمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ يَّتَخَبَّطَنِيَ الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا (صحیح الجامع الصغیر)

"اے اللہ! میں بلندی سے گر کر' دیوار کے نیچے دب کر' پانی میں ڈوب کر

اور آگ میں جل کر مرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں کہ موت کے وقت شیطان مجھے بدحواس کردے اور اس سے بھی کہ تیری راہ میں لڑتے وقت میدان سے پیٹھ پھیر کر بھاگتے ہوئے میری موت آئے اور اس سے بھی کہ میں سانپ یا بچھو کے ڈسنے سے فوت ہوں۔"

(16) اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا یَحُوْلُ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ وَمِنْ طَاعَتِکَ مَا تُبَلِّغُنَا بِہٖ جَنَّتَکَ وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا یُھَوِّنُ عَلَیْنَا مَصِیْبَاتِ الدُّنْیَا، وَمَتِّعْنَا بِاَسْمَاعِنَا وَاَبْصَارِنَا وَ قُوَّتِنَا مَا اَحْیَیْتَنَا وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا، وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا، وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا، وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا اَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَا یَرْحَمُنَا○ (صحیح الجامع، صحیح الکلم الطیب)

"اے اللہ! ہمیں اپنے خوف سے اتنا حصہ عطا کر جو ہمارے اور تیری نافرمانیوں کے درمیان حائل ہو جائے اور اسقدر فرمانبرداری کی توفیق بخش جس کے ذریعے تو ہمیں اپنی جنت تک پہنچا دے اور یقین کی ایسی قوت عطا فرما جو ہم پر دنیا کی مصیبتیں آسان کردے اور تا زندگی ہمیں اپنے کانوں، آنکھوں اور قوت بدن سے فائدہ اٹھانے کی توفیق مرحمت فرما اور مرنے کے بعد بھی اس کا فیض باقی رکھ اور جو کوئی ہم پر ظلم کرے تو اس سے ہمارا بدلہ لے اور ہمارے دشمنوں کے مقابلے میں ہماری مدد فرما اور ہمارے دین کے بارے ہمارا امتحان نہ لے اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا مقصد اور ہمارے علم کا منتہا او رمنزل مقصود نہ بنا اور ہم پہ

ایسے لوگ مسلط نہ کر جو ہم پر ترس اور رحم نہ کریں۔"

(17) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَاءِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ۔ (صحیح الجامع الصغیر)

"اے اللہ! میں بیچارگی، کاہلی، بزدلی، بخیلی، بڑھاپے کی زحمت، قساوت قلبی، غفلت و سستی، محتاجی، ذلت و رسوائی اور مسکینی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں فقر و فاقے، کفر، فسق و فجور، باہمی اختلاف، منافقت جھوٹی شہرت (بدنامی) اور ریاکاری سے اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں، بہرے اور گونگے پن، دیوانگی، کوڑھ کے مرض، پھلبہری اور ہر خطرناک بیماری سے۔"

(18) اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِيْ وَ آمِنْ رَوْعَتِيْ وَاقْضِ عَنِّيْ دَيْنِيْ (صحیح الجامع الصغیر)

"اے اللہ! میرے عیوب پر پردے ڈال دے اور میرے خدشات دور کر دے اور میرا قرض ادا کر دے۔"

(19) اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ (ترمذی)

"اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے اور میرے لئے میرے گھر میں وسعت پیدا کر دے اور میرے رزق میں برکت عطا فرما۔"

(20) اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْاَخْلَاقِ

وَالْاَعْمَالِ وَالْاَهْوَاءِ وَالْاَدْوَاءِ (صحیح الجامع الصغیر)

"اے اللہ! میں برے اخلاق و اعمال' خواہشات اور بیماریوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

(21) اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ مُنَزِّلَ التَّوْرَاۃِ وَالْاِنْجِیْلِ وَالْقُرْآنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰی اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِیَتِہٖ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الظَّاھِرُ لَیْسَ فَوْقَکَ شَیْءٌ وَاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَکَ شَیْءٌ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ۔

(احمد' مسلم' ابوداود)

"الٰہی! ساتوں آسمانوں اور عرش عظیم کے رب' ہمارے اور ہر چیز کے رب' تورات و انجیل اور قرآن کو نازل فرمانے والے' دانے اور گٹھلی کو پھاڑنے والے' ہر اس چیز کے شر سے' تیری پناہ میں آتا ہوں جس کی پیشانی تیرے قبضے میں ہے۔ تو وہ اول ہے جس سے پہلے کوئی چیز نہیں اور وہ آخر ہے کہ جس کے بعد کوئی چیز نہیں تو وہ غالب ہے کہ جس سے بالا کوئی چیز نہیں اور تو وہ باطن ہے جس سے ماوراء کوئی چیز نہیں۔ میرا قرض اتار دے اور فقر سے مجھے غنی کر دے۔"

(22) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ۔

(حسن' ترمذی)

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت اور تجھ سے محبت کرنیوالوں کی محبت اور ایسے عمل کا طالب ہوں جو تیری محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔ اے اللہ! تو میرے دل میں اپنی محبت کو میری جان' میرے اہل و عیال اور گرمیوں کے موسم میں ٹھنڈے پانی کی محبت سے فائق کر دے۔"

(23) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ بِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰی نَفْسِكَ

(مسلم)

"اے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا اور تیری سزا سے تیرے عفو اور تیرے جلال سے تیری پناہ مانگتا۔ تیری کما حقہ تعریف کرنے کی مجھ میں سکت نہیں تو ویسا ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی۔"

(24) اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَاَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ۔

(ابو داؤد' احمد)

"اے اللہ! میں تیری رحمت کا امیدوار ہوں پس لحہ بھر بھی تو مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر اور میرے تمام معاملات کی اصلاح فرما دے۔ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔"

25) يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ۔ (بخاری)

"اے ہمیشہ زندہ اور قائم رہنے والے میں تیری رحمت کے ذریعے فریاد رسی چاہتا ہوں۔"

(26) اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَکَ مِنْهُ نَبِیُّکَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَیْکَ الْبَلَاغُ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ (حسن' ترمذی)

"اے اللہ! میں تجھ سے ہر اس خیرو بھلائی کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی محمد ﷺ نے مانگی اور ہر اس چیز سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے تیری پناہ حاصل کی اور تو ہی ہے جس سے مدد طلب کی جا سکتی ہے ہم کو مقاصد تک پہنچانا تیرا ہی کام ہے اور کسی مقصد کے حصول کے لئے طاقت و قوت اللہ ہی سے ملے گی۔"

(27) رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ (سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ ۵۵۶)

"اے میرے پروردگار! میرے گناہ معاف کر دے اور میری توبہ قبول فرما' بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا بخشنے والا ہے۔"

(28) یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِکَ۔

(حسن' الترمذی)

"اے دلوں کو پھیرنے والے میرا دل اپنے دین پہ ثابت اور قائم رکھ۔"

(29) اَللّٰهُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِکَ (مسلم)

"اے اللہ! دلوں کو پھیرنے والے میرے دل کو اپنی اطاعت میں مشغول رکھ۔"

(30) اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ بِرَحۡمَتِکَ الَّتِیۡ وَسِعَتۡ کُلَّ شَیۡ ءٍ اَنۡ تَغۡفِرَلِیۡ۔ (ابن ماجہ)

"اے اللہ! میں تجھ سے تیری اس رحمت کے ساتھ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز پر وسیع ہے کہ تو مجھے بخش دے۔"

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم وتب علینا انک انت التواب الرحیم وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وذریتہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین۔

کتبہ العبدا الفقیر الی رحمۃ اللہ

عبدالخالق محمد صادق

۸ جمادی الثانیہ ۱۴۱۹ھ بمطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۹۸ء

ملنے کا پتہ:

چاندنی چوک ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ